فتح المبین ۱۳۰۱

تنبیہ الوہابیین

مولوی محمد منصور علی رحمۃ اللہ علیہ





النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی
لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	فتح المبین تنبیہ الوہابیین
مؤلف	مولوی محمد منصور علی
طباعتِ اوّل	شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ جون 2013ء
ناشرین	محمد مصطفیٰ اشرف قادری رضوی
	محمد مختار اشرف قادری رضوی
باہتمام	حاجی محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

دار النور

اهل السنة والجماعة

یطلب من

دار النور

دکان نمبر 4 مرکز الاویس دربار مارکیٹ، لاہور۔ پاکستان

042-37247702

0300-8539972

0314-4979792

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان

فتح المبین تنبیہ الوہابیین ۱۳۰۱ھ

مع ضمیمہ

فتح المبین تنبیہ الوہابین تصنیف: محمد منصور علیؒ۔ جب یہ کتاب ۱۳۰۱ھ میں چار برس کی کوشش کے بعد چھپکر جلوہ ظہور میں آئی تو بسببِ کثرت تقاریر و مواہیر علمار مشاہیر کے ایسی قبولیت پائی کہ مقلدوں نے ہاتھوں ہاتھ خرید لی بلکہ غیر مقلدوں نے بھی خریدی، جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثروں نے ترکِ تقلید سے توبہ کی۔ آج تک دُنیا میں کوئی دین کی کتاب اسقدر کثرتِ تقاریظ و مواہیر کے ساتھ دیکھنے میں نہیں آئی جنکی تعداد ۴۶۶ تک پہونچ گئی اور درحقیقت سمجھو تو ان عُلماء دین اور مفتیانِ شرح متین کی عمدہ عمدہ تحریریں اور چیدہ چیدہ تقریریں مقلدوں کے احقاقِ حق اور غیر مقلدوں کے ابطالِ باطل میں بجائے خود عموماً اہلِ اسلام کے واسطے یہ ایک کتاب مستند ہے اور خصوصاً مقلدوں کے لئے ایک مجموعہ قابل الشد ہے۔ جو ہزاروں روپے صرف کرنے سے بھی تمام دُنیا کے عُلماء اور فضلاء کا ایسا مُہری فتاویٰ میسّر نہیں ہوسکتا۔ اور پھر اس مجموعہ میں رسالہ دبوس المقلدین جواب الجواب فؤس المحققین بھی کئی جُز کا بدلائل روشن واجوبۂ دندان شکن زیادہ کیا گیا اور بعد اس رسالۂ ہدایت مقالہ کے تنبیہ الأسی علیٰ تشنیع الأناسی پر کتاب کا اختتام ہوا جسمیں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کو تارکِ الدرایۃ فاقد الروایۃ قلیل العربیہ کہنے والوں کو مدلّل اور مسکت جواب دیا۔

ادارہ نوریہ رضویہ نے اس نایاب کتاب کو مکمل شائع کیا ہے۔ دوسرے اداروں نے زمانہ قدیم کے بڑے بڑے عُلمار کرام کی تقاریظ اور انکے ساتھ جو مفید مضامین تھے وہ نکال کر کتاب کو نصف طبع کر دیا تھا۔

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

اسواسطے کہ یہ سب ناری ہین ایک پر اسواسطے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دوزخ مین
ہونگے ایک نہین اور وہ ایک مرد ہی کہ جو چنگل مارے ساتھ رسی قرآن صحیح کے اور حدیث صحیح کہتی صحابہ کرام علیہ السلام پر طعن
وافترا کرتا ہی حضرت علی مرتضی یا امیر معاویہ یا حضرت صدیقہ کو مصداق آیہ کریمہ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ
جَهَنَّمُ الآیۃ اور حدیث قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ کا ٹھیراتا ہی صفحہ ۶۹ مین لکھتا ہی اس آیت مین برائی ہی راے شخص کی
کہ مقابلہ کرے ساتھ اسکے کلام رسول مقبول کو اسواسطے کہ بیشک ہر نبی معصوم ہین اور غیر انکے معصوم
نہین ہی اور لینا قول اور فعل انکا رحمت کا ہو یا غضب کا سنت ہی واسطے امت انکے کے اور قول و
فعل امت کا انکے نہین سنت کسی کے واسطے جیسے جنگ صفین اور جنگ معاویہ اور علی کا اور جنگ
جمل اور جنگ علی اور عائشہ کا اور قتل عثمان کا اور حسین کا اور گالی عباس کی علی کو اور کینہ فاطمہ کا ابو بکر صدیق کو
اور کینہ عمر کا علی کے ساتھ اور سواے اسکے بہت قصے ہین کہ چاہیے بہت سا و فرمایا اللہ تعالی نے جسنے قتل
کیا مومن کو جان بوجھکر پھر بدلا اسکا جہنم ہی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قتل کرنا مسلمان کا کفر ہی اور گالی
دینا اسکا فسق ہی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کینہ زائد تین دن سے بد ہی انتہی بلفظہ نماز تراویح
کو بدعت سیئہ عمریہ لکھتا ہی اور حضرت عمرؓ کو مبتدع ضال ناری ٹھیراتا ہی معاذ اللہ من ہذہ الکفریات صفحہ ۱۰ مین لکھتا ہی
اور سوا اسکے اور کرتے ہین بدعت مانند نماز معکوس اور تراویح کے اور نہ پڑھا اسکو ابو بکرؓ نے اور کہا اسکو
عمرؓ نے بدعت اور نہ پڑھا عثمانؓ و علیؓ نے مگر جیسا کہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعت اعتکاف
مین انتہی پھر صفحہ ۹۰ مین لکھتا ہی بدعت گمراہی ہی اور ہر گمراہی دوزخ مین ہی یعنی ہر بدعتی دوزخی ہی اور بدعت
اُسے کہتے ہین کہ جو زمانہ رسول اللہ مین نہو مصداق اُسکا قول عمر کا ہی تراویح مین نعم البدعۃ بڑی بدعت کہ
تراویح روایت کیا اُسکو بخاری نے انتہی بلفظہ اور اسی طرح کے بہت کلمات کفریات و لغویات رسالہ مذکورہ
مین لکھتا ہی صفحہ ۱۹ مین ہی نہ ثابت ہوا استنجا پتھر اور پانی کا واسطے پیشاب مرد اور عورت کے رسول صلعم سے اور
تھے ابن عباس ہمیشہ پیشاب کرتے جگہ پیشاب کرنے رسول خدا صلعم کے جب تک جیتے رہے انتہی بلفظہ
صفحہ ۹۵ مین ہی اور قول دور کرنے والا قیاس کا یہ کہ پہلے جسنے قیاس کیا ابلیس تھا اور صفحہ ۹۰ مین ہی اور
بارہ امام اُنہین سے امام باقر و جعفر و موسیٰ کاظم وغیرہ ہین انکے تابعدارون کو شیعہ کہتے ہین مقابل سنی کے
(پھر لکھا) انہین اور اُنہین اتنا فرق ہی بموجب مثل مشہور کے کہ سگ زرد برادر شغال کیونکہ ان دونون مین
اب کفر و شرک اور بدعت اور زنا اور غصب وغیرہ کثرت سے ہی نام کو اسلام مین داخل ہین (دیہا تنک کہا)

اور یہ سب امام کسی کا مذہب نرکھتے تھے سواے أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ کے پھر ان سب تابعدارون کو چاہیے کہ
یہ بھی کسی کا مذہب نرکھین لا مذہب ہون بموجب قول سعدی شیرازی کے اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ سب لوگ اپنے
دین بادشاہون پر ہووین اور مذہب رکھنا بدعت ہی مصداق اُسکا یہ حدیث صحیح نسائی مین ہی كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ اور صفحہ ۹ مین اور جو یہ آیا ہی کہ بہتر فرقے دوزخ مین جائینگے اور ایک بہشت مین اور وہ جسپر
رسول اللہ صلعم تھے اور انکے سب صحابی تھے اور جو ان دونون کے بعد اسپر جو قائم رہیگا پھر ان چار مذہبون مین سے
ایک کو جب لوگے تو ایک ہی بموجب فرمان رسول مقبول کے بہشتی ہی اور باقی دوزخی اور اسی طرح سے شیخ
سید مغل پٹھان کو بھی فرض کر لو اور چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ وغیرہ کو ایسے ہی جان لو آگے صفحہ ۱۲ فصل
چوتھی جمع تقدیم نماز کی گھر مین اور جمع تاخیر نماز کی گھر مین اور دلیل اس بات کی حدیث ابن عباس کے ہی کہ روایت
کیا اُسکو مسلم نے صفحہ ۱۳ جسنے خاص کیا اکٹھا کرنا نمازون کا عرفات مین پس اُس شخص سے خطا ہی خطاؤن سے
اسواسطے کہ بیشک رسول اللہ صلعم نے اکٹھا کیا نمازون کو سب جگہ انتہیٰ مختصراً من معیار الاعتصام السنۃ اور نیز تمام
بیان فتواے جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد کو حسب وعدہ سابقہ درج کیے دیتے ہین تا ناظرین کو
ان لوگون کا جھوٹا وعدہ انعام کرنا اُن مسائل اور احکام کے وجہ ثبوت مین ظاہر ہو جاے اور نیز ہر شخص جو اسکو
ملاحظہ کرے غیر مقلدون کے عقائد فاسدہ و مسائل کاسدہ سے بخوبی ماہر ہو جاے کہ اس فتواے جامع الشواہد
کے مفتی لبیب اور فقیہ ادیب نے بقید ہندسہ صفحہ و نام کتاب اُنکے عقائد و اعمال کو انہین کے اقوال سے ثابت
کر کے دکھا دیا بلکہ زبان خود زیانچ دکا انکو مصداق بنا دیا اور غرض اس سے یہی ہی کہ برادران دینی اسکو دیکھکر ضلالت
اور گمراہی سے بچین اور سلف صالح کا طریقہ جو بالکل طریقہ سنت نبوی اور عین اتباع شریعت مصطفوی ہی
اختیار کرین اور اسمین کوئی طعن و اعتراض اہل حدیث پر نہ سمجھین کہ سلف کے اہل حدیث تو اکثر فقہا مقلدین مین
نہ آجکل کے سفہاے محدث الدین جسپر اگر کوئی صاحب کہین کہ ہم اہل حدیث سے ہین نہ ہمارے یہ عقائد ہین اور نہ ہمارے یہ
اعمال ہماری طرف انکا انتساب محض تہمت اور بہتان ہی تو ہم یہ کہینگے کہ یہی ہماری مراد ہی کہ تم ان باتون سے بچو اور دور رہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

(۱) علماے اہل سنت و جماعت اس مسئلے مین کیا فرماتے ہین کہ یہ گروہ وہابیین یعنی فرقہ غیر مقلدین
بہیات کذائی داخل ہی اہل سنت و جماعت مین یا خارج ہی رافضے مثل دیگر فرق ضالہ کے (۲) اور ہم مقلدون کو

اُنکے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور اُنکو اپنے مساجد مین باوجود خوف فتنہ و فساد کے آنے دینا درست ہی یا نہین (۳) اور اُنکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہی بَیِّنُوْا بِالتَّفْصِیْلِ تُوْجَرُوْا بِالْاَجْرِ الْجَزِیْلِ

جوابِ سوالِ اول

وہابیہ غیر مقلدین (کہ قطع نظر عقائد کے جنکی علامات ظاہری اس ملک مین بحیثیت مجموعی یا باعتبار افرادی ائمہ اربعہ مین سے کسی کی تقلید نکرنا اور فقہ کو مخالف حدیث کے کہنا اور مقلدون کا نام مشرک اور بدعتی رکھنا اور اپنے تئین موحد اور محمدی ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑھنا اور نفس انعقاد مجلس میلاد خیر العباد اور فاتحہ خوانی وعرس اولیاء اللہ کو شرک و بدعت کہنا اور بغیر کسی امام کی تقلید کے نماز مین آمین پکار کے کہنا اور وقت رکوع اور قومہ کے رفع یدین کرنا اور نماز مین ناف سے اوپر بلکہ سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا اور جو ایسا نکرے اُسکو برا کہنا) مثل دیگر فرقِ ضالہ رافضی و خارجی وغیرہما کے اہل سنت و جماعت سے خارج ہین کیونکہ اُنکے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف اہل سنت و جماعت کے ہین چنانچہ بموجب تحریر انھین کی کتابون کے چند عقائد اور مسائل بقید نام کتاب و ہندسۂ صفحہ کے بطور نمونہ بیان کیے جاتے ہین تاپھر کسی منکر کو اُنکے ثبوت مین گنجایش انکار اور شبہے کی باقی نہ رہے

علامات ظاہری غیر مقلدین کی

پہلے اُنکے عقائد سنیئے

تفصیل عقائد غیر مقلدین

اول یہ کہ خدای پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہین چنانچہ صفحہ ۵ کتاب صیانۃ الایمان مطبوعۂ مرادآباد تصنیف مولوی شہود الحق شاگرد مولوی نذیر حسین مین مندرج ہی دوم انبیا علیہم السلام سے احکام دینی مین بھول چوک کے قائل ہین جیسا کہ مولوی حسین خان صفحہ ۱۲ کتاب رد تقلید بکتاب المجید مطبوعۂ مطبع فاروقی دہلی مین اس مضمون کا اقرار کرتے ہین اور طرہ یہ کہ اُسکی صحت پر مولوی نذیر حسین و شریف حسین وغیرہما اکابر غیر مقلدین کی مہرین بھی ثبت ہین حال آنکہ انبیا علیہم السلام تبلیغ احکام مین بالاتفاق معصوم ہین سوم یہ کہ آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہین چنانچہ یہ مضمون صفحہ ۲ و ۱۴ نصر المومنین مصنفۂ اخوند صدیق پشاوری شاگرد رشید مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہی کہ اُنھون نے خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ کے الف لام کو عہد خارجی کا لکھا ہی جسکے معنی یہ ہین کہ بعض کے خاتم ہین نہ سب کے حال آنکہ آپ کل انبیا کے خاتم اور نبی آخر الزمان ہین کہ بعد آپ کے کوئی نبی نہوگا چہارم کہتے ہین کہ حدیث آحاد سے یعنی سوائے حدیث متواتر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ثابت نہین ہوتا جسکا یہ مطلب ہوا کہ آنحضرت سے سوای ایک دو معجزون کے زیادہ صادر

نہوے کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزات حدیث متواتر سے ثابت نہین ہوتے چنانچہ یہ مضمون کتاب دلیل محکم مطبوعۂ دہلی تصنیف مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہی پنجم اجماع کل امت کا جسکی سند ہمکو معلوم نہو حجت شرعی نہین ہی جیسا کہ صفحہ ۱۲۱ کتاب معیار الحق مطبوعۂ لاہور مصنفۂ مولوی نذیر حسین مین و صفحہ ۴۸ کتاب اعتصام السنہ مطبوعۂ کانپور تصنیف مولوی عبد اللہ محمدی معروف بجھاؤ ساکن مئو مین موجود ہی ششم مجتہد کا قیاس شریعت مین قابل اعتبار کے نہین ہی چنانچہ اُسی کتاب معیار الحق کے صفحہ ۹۰ مین اور اعتصام السنہ کے صفحہ ۴۰ مین مرقوم ہی ہفتم کتاب دراسات اللبیب مطبوعۂ لاہور مصنفۂ ملا معین کے صفحہ ۲۱۹ مین لکھا ہی کہ حضرت امام مہدی کے زمانے مین رجعت ہوگی یعنی جو لوگ اُنکی محبت مین بدون ملاقات کے مرگئے ہین اور نہ پایا اُنھون نے زمانۂ امام کو تو بحکم خدای تعالی قبرون سے قبل قیامت کے زندہ ہوکر اُنسے مستفید ہونگے چنانچہ اصل عبارت عربی اُس کتاب کی یہ ہی مَنْ مَاتَ عَلَی الْحُبِّ الصَّادِقِ لِلْاِمَامِ الْمَعْصُوْمِ الْمَهْدِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَلَمْ یُدْرِكْ اَوَانَهٗ اَذِنَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنْ یُّحْیِیَهٗ فَیَفُوْزُ فَوْزًا عَظِیْمًا فِیْ حُضُوْرِهٖ وَهٰذِهٖ رَجْعَتُهٗ فِیْ عَهْدِهٖ حال آنکہ مسئلہ رجعت کا نزدیک اہل سنت جماعت کے مردود ہی چنانچہ امام نووی شارح مسلم لکھتے ہین کہ رجعت باطل ہی اور معتقد اسکے رافضی ہین پس معلوم ہوا کہ یہ طریقہ رافض کا ہی نہ اہل سنت کا ہشتم کہتے ہین کہ بارہ امام اور حضرت فاطمہ زہرا معصوم ہین یعنی اُنسے خطا کا ہونا محال ہی اور حضرت ابوبکر صدیق اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم کہ مخالف ہوے حضرت علی کی بیعت خلافت مین اور حضرت فاطمہ کے ارث دینے مین وہ سب کے سب خطاوار ہین اور نیز یہ کہتے ہین کہ عصمت آنحضرت کی عقلی ہی اور عصمت امام مہدی کی نقلی چنانچہ یہ مضمون اُسی کتاب دراسات کے صفحہ ۲۱۲ مین مرقوم ہی حالانکہ یہ عقیدہ بھی خاص رافضیون کا ہی کہ بارہ امام اور چودہ معصوم اُنکے یہان مقرر ہین اور ہمارے یہان تو سوای پیغمبرون کے کوئی دوسرا معصوم نہین جیسا کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تحفۂ اثنا عشریہ کے باب دہم مین لکھتے ہین۔ مذہب اہل سنت نیست کہ کسی را غیر نبی معصوم دانند انتہی نہم اُسی کتاب دراسات مین حدیث اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ کو بمقابلۂ عصمت اہل بیت کے موضوع قرار دیا ہی اور حدیث اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ سے جو اقتدای شیخین کا قائل ہوا ہی اور وجوب و استحباب کو بالکل اُٹھا دیا چنانچہ عبارت عربی اُسکی یہ ہی وَالْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ مَوْضُوْعٌ وَلَوْ لَا لَكَانَ قَوْلُهٗ اهْتَدَیْتُمْ فِیْهِ خَاصَّةً مِمَّا یَدُلُّ عَلَی الْعَدَمِ خَطَائِهِمْ وَالثَّانِیْ مِثْلُهٗ جَوَازٌ

اَلْاِقْتِدَاءِ بِہِمَا وَھُوَ لَا یَقْتَضِیْ عَدَمَ خَطَائِہِمَا باوجودیکہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے
اپنی کتاب سیف المسلول مین حدیث اَصْحَابِیْ کی نسبت لکھا ہی کہ مِنْہُ مَشْہُوْرٌ وَقَدْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ
بِاَسَانِیْدَ مُتَنَوِّعَۃٍ یَرْتَقِیْ بِہَا اِلٰی دَرَجَۃِ الْحَسَنِ دوسری حدیث اس موقع پر ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے مین نہین جانتا
کہ زندگی میری کتنی ہی پس اقتدا کرو تم ابو بکر اور عمرؓ کی چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۳۶۵ مین فاضل صدر مولانا و استاذنا محمد عبد العلی صاحب نے اسی
اس حدیث کی پوری تخریج اسناد لکھدی اور توثیق روات کردی ہو تم حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت فاطمۃ الزہرا کے ساتھ اور حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کے ساتھ
معاذ اللہ عداوت اور کینہ رکھتے تھے چنانچہ صفحہ ۶۹ کتاب اعتصام السنہ مذکور مین مسطور ہی یازدہم چارون
امامون کے مقلد اور چارون طریقون کے متبع یعنی حنفی شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ و
مجددیہ وغیرہ سب لوگ مشرک اور کافر ہین چنانچہ اسی کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۷۰ مین لکھا ہی اور مولوی
محمد یسین نے رسالہ اشعار الحق جواب رسالہ تنویر الحق مین سب مقلدون کو اخوان یزید اور رافضی پلید اور شیطان
و کافر لکھا ہی اور اسی طرح مولوی محی الدین نو مسلم کتب فروش لاہوری نے بھی کتاب ظفر المبین مطبوعہ لاہور
مورخہ ۷ رمضان ۱۳۰۹ھ ہجری کے صفحہ ۱۸۹ و ۲۳۰ و ۲۳۲ مین تقلید کو شرک اور حرام اور مقلدین حنفیہ کو مشرک
اور کافر لکھا ہی اور چارون اماموں کے مصلون کو ضلالت اور بدعت قرار دیا ہی جسکا جی چاہے دیکھلے نعوذ باللہ منہا اسی طرح
نواب صدیق حسن خان نے فقہ کو جعلسازی و مکاری اور فقہا و مقلدین کو مشرک و بدعتی و دغاباز لکھا ہی چنانچہ صفحہ ۳۰۲
و ۳۰۳ ترجمان وہابیہ مطبوعہ مفید عام آگرہ مین یہ عبارت موجود ہی کہ سرچشمہ سارے جھوٹے حیلون اور مکرون کا اور
کان تمام فریبون اور دغابازیون کی علم فقہ وراے ہی اور مہاجال ان سب خرابیون کا فقہا اور مقلدین کی
بول چال ہی اور ساری خرابی ڈالی ہوئی ان ملاؤن کی ہی جو دام تقلید مین گرفتار ہین اور نشہ شرک و بدعت
مین سرشار اور تمام عالم کا فساد اور ساری خرابیون کی بنیاد گروہ مقلدین سے ہی اور اُسی کتاب کے صفحہ ۹۲
مین لکھا ہی کہ کثرت نوافل نماز و وظائف اور صدقات طعام وغیرہ واسطے ثواب رسانی اموات کے موافق
طریقہ ہنود کے ہی انتہی اور نیز نواب صاحب نے نصب الذریعہ الی تعدید علوم الشریعہ مطبوع مفید عام آگرہ
۱۳۰۴ھ کے صفحہ ۸۸ مین لکھا ہی کہ علم شرعی عبارت ہی تفسیر و حدیث و فقہ سنت و فرائض سے رہی فقہ مصطلح
سو یہ علوم دنیا سے ہی نہ علوم آخرت سے انتہی بلفظہ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ فقہ اور فقہا سے اس شخص کو کسقدر
تعصب ہی کہ فقہ مصطلح کو دکہ عبارت ہی حرام و حلال کے مسائل کو کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے استنباط
کرنا اور کتب فقہ سے بلحاظ مالہ و ماعلیہ کے فتوی دینا علوم دنیاوی سے شمار کیا تنبیہ مقام عبرت ہی اور

کتنی بڑی جرات ہی کہ جب انھون نے علماے مقلدین اور اولیای کاملین کو بے دھڑک مشرک اور کافر لکھدیا تو
اب اِنکے کفر و الحاد مین کیا شک باقی رہگیا افسوس صد افسوس اِن ناعاقبت اندیشون اور بیخبرون کو اتنی
بھی خبر نہین کہ ہماری اس بیہودہ تقریر اور ناشایستہ تحریر سے خود ہمارے امام المحدثین اور مقتداے عالمین
حضرت امام بخاری علیہ رحمۃ الباری بھی معاذ اللہ کافر و مشرک ہوے جاتے ہین بدین وجہ کہ وہ بھی مقلد
ہین امام شافعی رحمہ اللہ کے اور داخل ہین زمرۂ مقلدین شافعیہ مین جیسا کہ زبدۃ المحدثین عمدۃ المفسرین عارف
باللہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف مین لکھا ہی وَمِنْ
ہٰذَا الْقَبِیْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ الْبُخَارِیُّ فَاِنَّہٗ مَعْدُوْدٌ فِیْ طَبَقَاتِ الشَّافِعِیَّۃِ وَمِمَّنْ ذَکَرَہٗ فِیْ طَبَقَاتِ
الشَّافِعِیَّۃِ الشَّیْخُ تَاجُ الدِّیْنِ السُّبْکِیُّ وَقَالَ اِنَّہٗ تَفَقَّہَ بِالْحُمَیْدِیِّ وَالْحُمَیْدِیُّ تَفَقَّہَ بِالشَّافِعِیِّ
وَاسْتَدَلَّ شَیْخُنَا الْعَلَّامَۃُ عَلٰی اِدْخَالِ الْبُخَارِیِّ فِی الشَّافِعِیَّۃِ بِذِکْرِہٖ فِیْ طَبَقَاتِہِمْ
وَکَلَامُ النَّوَوِیِّ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ شَاہِدٌ لَّہٗ اِنْتَہٰی یعنی جس طرح ابو جعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہین
اسی طرح امام محمد بن اسمعیل بخاری بھی مقلدین شافعیہ مین شمار کیے گئے ہین اور جس شخص نے اُنکو طبقات شافعیہ
مین ذکر کیا ہی وہ امام تاج الدین سبکی ہین اور اُنھون نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکھا ہی امام حمیدی
سے اور حمیدی نے امام شافعی سے اور دلیل لاے ہین ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ
مین ساتھ مذکور ہونے اُنکے کے طبقات شافعیہ مین اور کلام امام نووی کا جو ذکر کیا ہمنے اُسکو ابھی گواہی دیتا ہی
اس بات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہین انتہی پس جب ایسے بڑے امام المحدثین نے بدون تقلید کے
دین مین چارہ نہ دیکھا ناچار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب ان لامذہبون کو بتقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے
ضرور چاہیے کہ کسی مذہب کو اختیار کرین اور اپنی لامذہبی پر ہزار بار نفرین اور پھٹکار کرین دوازدہم جو شخص
ایمان باللہ والیوم الآخر و تصدیق بما جاء بہ النبی رکھے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اُس شخص کو
غیر مقلدین مسلمان متقی اور مصداق اس آیت کا جانتے ہین اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُتَّقُوْنَ
چنانچہ یہ مضمون رسالہ ثبوت الحق الحقیق تصنیف مولوی نذیر حسین مطبوعہ چشمہ فیض دہلی محلہ پیپل مہادیو کے صفحہ
اول مین مندرج ہی حالانکہ صرف موصوف بالایمان ہونے اور تصدیق بما جاء بہ النبی کرنے سے مسلمان متقی کذائی
نہین ہو سکتا ورنہ باوجود مرتکب ہونے محرمات قطعیہ کے اور تارک ہونے واجبات حتمیہ کے متقی اور مصداق
ہونا اس آیت کا لازم آتا ہی اور یہ بالاتفاق تمام علماے اہل سنت کے نزدیک باطل ہی بلکہ متقی کذائی ہونے مین

اتصاف بالحسنات اور احتراز عن السیآت بھی ضرور ہو اور مصداق آیۂ مذکورہ کے وہی لوگ ہین جو باوجود موصوف بالایمان ہونے کے موصوف بالفضائل العملیہ بھی ہون جیسے بذل اموال وایتای زکوٰۃ واقامت صلوٰۃ و اداے صوم و حج وایفاے عہود ومواثیق وصبر واستقلال بوقت مصیبت و ملال غرض کہ جملہ ضروریات دین اور حسنات اسلام پر بھی عمل ہو تنبیہ دہم اسی کتاب ثبوت الحق الحقیق کے صفحہ ۳۰۴ و ۳۰۵ مین مولوی نذیر حسین نے تقلید کو بدعت مذمومہ اور مخالف طریق اسلام قرار دیا ہی اور ائمہ مجتہدین کو مثل احبار ورہبان یعنی علماے یہود وترسا کے بنایا ہی اور حضرات مقلدین کو مصداق ان آیات کا ٹھیرایا ہی اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا حال آنکہ یہ آیتین یہود ونصاریٰ وکفار مشرکین کی شان مین وارد ہین افسوس کہ مصداق اُسکے مومنین ومجتہدین اسلام ٹھیرائے جائین اس سے بڑھکر تعصب اور گمراہی کیا ہوگی ؎ ازبرون طعنہ زنی بربایزید ٭ وز درونت ننگ میدارد یزید ٭ خیال کرنا چاہیے کہ تفسیر آیات سے ظاہر ہوتا ہی کہ بنی اسرائیل نے جو تحریم ما احل اللہ اور تحلیل ماحرم اللہ مین اپنے احبار ورہبان کا اتباع کیا تو کافر ومشرک ہو گئے ہم پوچھتے ہین کہ وہ تحلیل اور تحریم محرمات ومباحات یقینیۂ ضروریہ کی تھی یا ایسے محرمات ومباحات کی کہ جنکی حرمت واباحت مین اختلاف اور ضرورت اجتہاد کی ہی پس درصورت اول مولوی صاحب کو ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کی نسبت بھی تحلیل و تحریم محرمات ومباحات یقینیۂ ضروریہ کی ثابت کرنا چاہیے حتی کہ اُنکے مقلدین بسبب اتباع کرنے کے ایسی تحلیل وتحریم مین مشرک وکافر قرار دیے جائین اور بدون اثبات اس امر کے مقلدین ائمہ کو مشرک قرار دینا قیاس ناروا اور اجتہاد بیجا ہی اور درصورت ثانی معاذ اللہ صحابۂ کرام کا مشرک وکافر ہونا لازم آتا ہی کیونکہ انھون نے لفظ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا سے طلقات ثلاثہ واقع ہونے مین حضرت عمر کا اتباع کیا ہی بلکہ نعوذ باللہ خود بدولت اور اُنکے اکابر کا مثل قاضی شوکانی وابن القیم وغیرہم کے لازم آتا ہی اسواسطے کہ انھون نے لفظ مذکور سے طلقات ثلاثہ نہ واقع ہونے مین ابن تیمیہ وداؤد ظاہری وابن حزم کی تقلید کی ہی پس شق اول تو بدیہی البطلان ہی کہ صحابہ سے تحریم ما احل اللہ ہرگز نہین ہوسکتی اور شق ثانی بزعم مولوی صاحب کے متعین ہو گئی اب اسکا کیا جواب ہی کیون ایسی بات کہیے کہ اُلٹا الزام اُسکا اپنے اوپر لیجیے چہاردہم رسالۃ الاحتوا علی مسألۃ الاستوا تصنیف نواب صدیق حسن خان امیر بھوپال مطبوعہ گلشن اودھ لکھنؤ مین لکھا ہی کہ خدا عرش پر بیٹھا ہی اور عرش اُسکا مکان ہی

اور دونون قدم اپنے کرسی پر رکھے ہین اور کرسی اُسکے قدم رکھنے کی جگہ ہی اور ذات خدا کی جہت فوق اور طرف علو مین ہی اور اُسکو فوقیت جہت کی ہی نہ فوقیت رتبے کی اور وہ عرش پر رہتا ہی اور اُترتا ہی ہر شب کو طرف آسمان دنیا کے اور اُسکے لیے دہنا بایان ہاتھ اور قدم اور ہتیلی اور اُنگلیان اور دو آنکھین اور منہ اور پنڈلی وغیرہ سب چیزین بلاکیف ثابت ہین اور جو آیتین اس بارے مین ہین سب محکمات ہین آیات متشابہات نہین اور اُن آیات واحادیث مین تاویل نکرنا چاہیے سب آیتین اور حدیثین اپنے ظاہر معنی پر محمول ہونگی اور اسی ظاہر معنی پر عمل اور اعتقاد رکھنا چاہیے انتہی حاصلہ آنکہ یہ مذہب فرقۂ مجسمہ و مشبہہ وجہلۂ حنابلہ کا ہی اور مخالف ہی اہل توحید وارباب تنزیہ سنت جماعت کے چنانچہ اس رسالے کے رد مین رسالۃ استیلاء علی الاحتوا مطبع مصطفائی لاہور مین چھپ چکا ہی اور دوسرا رسالہ بھی اسکے جواب مین مسمی بہ ضوء الایمان فی تنزیہ الرحمن مطبع رحیمی لودھیانہ مین مطبوع ہوا ہی ان دونون رسالون مین مذہب اہل حق کو خوب تفصیل سے لکھا ہی اور نواب صاحب کے عقائد کا رد بخوبی کیا ہی کہ وہ حق تعالی کے صفات ارادہ فی الشرع پر ہرگز ایمان نہین لائے ہین بلکہ ظواہر معنی متشابہات پر اپنی رائے اور تاویل اور تفسیر کے موافق ایمان لائے ہین اور اس سے مصداق زائغین اور متعمقین فی الدین کے بنگئے ہین جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ یعنی جن لوگون کے دلون مین کجی اور گمراہی ہی سو وہ پیروی کرتے ہین ظواہر معنی آیات متشابہ کی بغرض فتنہ انگیزی اور واسطے جاننے اُسکی حقیقت کے حال آنکہ حقیقت اُسکی اللہ ہی جانتا ہی پس اس بارے مین مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہی کہ آیات واحادیث صفات باری تعالی باعتبار الفاظ اور کلمات کے محکم ہین یعنی صاف اور واضح الدلالہ ہین اور باعتبار مفاہیم اور معانی کے متشابہ ہین یعنی اُنکے کئی کئی معنی ہین اور اجمالاً اُسکے ظاہر الفاظ پر ایمان لانا کافی ہی اور بلا ضرورت اُسکی تفسیر اور تاویل نکرین اور حق تعالی کو اُن مضمون کے حقائق سے پاک اور منزہ جانین اور اُسکے مرادی معنون کو علم الٰہی کے سپرد کردین اور اُسکی کیفیت سے ساکت اور خاموش رہین اور اُسکے کسی معنی کو معین نکرین مثلاً یہ نہ کہین کہ استوا بمعنی استقرار یا جلوس کے ہی یا ید بمعنی قدرت یا جارحہ کے ہی یا وجہ بمعنی ذات یا مونہہ کے ہی بلکہ اتنا کہنا کافی ہی کہ اللہ تعالی عرش پر مستوی ہی اور صاحب ید اور صاحب وجہ ہی کیونکہ ظاہر معنی متشابہات کے لینے سے اللہ تعالی کے واسطے جسم اور صورت اور جہت تحتانی وفوقانی اور مکان وزمان وجوارح ودیگر لوازم جسمیت من صفات الحوادث والممکنات ثابت ہوتے ہین حال آنکہ اللہ تعالی قدیم ہی اور ان چیزون سے منزہ اور پاک ہی

اور اُسکا نہ مونہہ ہو اور نہ ہاتھ ہو اور نہ وہ چڑھتا ہی اور نہ اُترتا ہی اگرچہ بے کیف سہی خَاتِمَۃُ وَخَاتِمَۃُ مَذْهَبِ عَقَائِدِ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا تَكُنْ مِنَ الظَّاهِرِيَّةِ وَالْغَيْرِ الْمُقَلِّدِيْنَ پانزدہم بیس رکعت تراویح کو بدعت اور ضلالت جانتے ہین اور اس بارے مین حضرت عمرؓ کو صریح خاطی اور مخترع بدعت ضلالہ کا ٹھیراتے ہین چنانچہ نواب صدیق حسن خان امیر بھوپال نے کتاب الانتقاد الرجیح مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صفحہ ۶۲ و ۶۳ مین حضرت عمرؓ کو نہایت بیباکی سے صاف خاطی اور بدعت ضلالہ کا مخترع لکھا ہی چنانچہ عبارت اُسکی یہ ہی اَمَّا قَوْلُهُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ فَلَيْسَ فِي الْبِدْعَةِ مَا يُمْدَحُ بَلْ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اِلَّا طَرِيْقَتُهُمُ الْمُوَافِقَةُ بِطَرِيْقَتِهٖ مِنْ جِهَادِ الْاَعْدَاءِ وَتَقْوِيَةِ شَعَائِرِ الدِّيْنِ وَنَحْوِهَا وَمَعْلُوْمٌ مِنْ قَوَاعِدِ الشَّرِيْعَةِ اَنَّهٗ لَيْسَ لِخَلِيْفَةٍ رَاشِدٍ اَنْ يَّشْرَعَ طَرِيْقَةً غَيْرَ مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ثُمَّ اَنَّ عُمَرَ نَفْسَهُ الْخَلِيْفَةُ الرَّاشِدُ سَمّٰى مَا رَاٰهُ مِنْ تَجْمِيْعِ صَلَاتِهٖ لَيْلَ رَمَضَانَ بِدْعَةً وَلَمْ يَقُلْ اِنَّهَا سُنَّةٌ اس تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ نواب بھوپال نے جماعت تراویح کو مخالف حکم آنحضرت کے سمجھکر اُسپر اطلاق سنت کا ناجائز خیال کیا ہی حال آنکہ قول و فعل صحابۂ کرام بھی سنت ہی جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اور سوائے اسکے اس بیس رکعت تراویح کو بدعت عمری کہنا رافضیون کا قول ہی کما ذکرہ السیوطی فی جوامعہ اور آٹھ رکعت تراویح کو سنت کے بہانے سے راحت نفس کی سمجھکر پڑھنا اور بیس رکعت کو بدعت عمری کہکے مشقت کے سبب سے چھوڑ دینا تو صریح اسمین تقلید خواہش نفسانی ہے نہ اتباع سنت رسول رحمانی بلکہ آنحضرت کی سنت فعلی کو بنظر تخفیف محنت کے لینا ہی اور سنت قولی کو تو بباعث مشقت کے چھوڑ دینا ہی سبحان اللہ دعوی یہ کہ ہم پوری سنت پر عمل کرتے ہین اور عمل یہ کہ آدھی سنت پر چلتے ہین اور وہ آدھی بھی پوری نہین اسواسطے کہ آن حضرت نے نماز تراویح ایک مرتبہ تہائی شب تک پڑھی اور دوسری مرتبہ نصف شب تک پڑھی اور تیسری مرتبہ یہان تک پڑھی کہ وقت صبح کا قریب ہو گیا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہی پس غیر مقلدین اس طرح طول قیام کے ساتھ کہان پڑھتے ہین تا کہ پوری پوری سنت قولی کی تعمیل ہو اور اُسپر طرہ یہ کہ جو تمام امت محمدیہ شرق سے غرب تک بیس رکعت تراویح کی پڑھتے ہین اور سنت قولی و فعلی دونون پر عمل کرتے ہین (یعنی بیس رکعت تو موافق سنت قولی کے ادا کرتے ہین اور آٹھ رکعتین سنت فعلی کی تو بیس کے اندر آگئین) بدعتی اور تارک سنت نبوی ہو جائین اور خود جو نیم سنت پر چلتے ہین عامل بالسنہ کہلائین یہ بھی عجیب دھوکے کی بات ہی جو پیرو سنت

کہلاتے ہین وہ راہ سنت پر نہین آتے ہین اور جو سنت کو بجا لاتے ہین وہ بدعتی کا خطاب پاتے ہین کیا اندھیر ہی اور کیسا اُلٹ پھیر ہی کہ غیر مقلد نے صرف آٹھ رکعت پڑھکے فراغت پائی تخفیف عبادت کی راحت اُٹھائی اور مقلد نے ہر چند کہ بیس رکعت ادا کرنے مین بار مشقت اُٹھایا لیکن ہر دو سنت کے میدان تکمیل پیروی سے قدم نہ ہٹایا

۵ سوا قمار عشق مین شیرین سے کوہکن	بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا	کس مُنہ سے پھر تو آپ کو کہتا ہی عشقباز
اے روسیاہ تجھسے تو یہ بھی نہ ہو سکا		

شانزدہم کتاب منجی المومنین مطبوعہ مطبع محمدی لاہور تصنیف قاضی محمد حسین ساکن اچرا ضلع مالوان کے صفحہ ۹ تا ۱۰ مین لکھا ہی کہ یا شیخ عبد القادر الجیلانی شیئاً للہ کہنے والا کافر اور مشرک ہی کہ اُسنے یہ تینون شرک کیے اشراک فی العلم اور اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادۃ اور اسیطرح سے یا رسول اللہ کہنے والا بھی کافر اور مشرک ہی حال آنکہ یہ کہنا بالکل تعصب اور نفسانیت سے بھرا ہی اور خود معترض علم معرفت سے بے بہرہ ہی ہفدہم اُسی کتاب کے صفحہ ۱۱۹ مین لکھا ہی جو کوئی اذان مین وقت سننے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے انگوٹھون کو چوم کے آنکھون پر رکھے وہ بدعتی ہی اور جسقدر اس بارے مین حدیثین ہین وہ سب موضوع اور بناوٹی ہین اور عمل کرنا اُنپر موجب ضلالت ہی حال آنکہ یہ کہنا بھی بالکل حماقت اور جہالت ہی ہیجدہم اُسی کتاب کے صفحہ ۱۲۶ سے تا ۱۲۸ مین مرقوم ہی کہ آنحضرتؐ کا عالم برزخ مین احوال اور اعمال امت پر واقف ہونا بدیہی البطلان ہی اور اعتقاد اُسپر موجب شرک جلی اور مستلزم اثبات علم غیب کو کہ یہ خاصہ علام الغیوب کا ہی اور جو بواسطۂ ملائکہ کے احوال امت پر آپ مطلع کیے جاتے ہین سو یہ بھی غیر متیقن اور غیر مثبت ہی اور قابل اعتبار کے نہین ہی کہ سوائے ارباب سیر کے کسی نے معتبرین اہل حدیث سے اسکو نقل نہین کیا بلکہ حدیثین اسکے خلاف پر وارد ہین حال آنکہ احادیث سے یہ بات ثابت ہی کہ قبر شریف مین آنحضرت پر احوال و اعمال امت پیش کیے جاتے ہین جن لوگون کے اعمال صالحہ ہوتے ہین تو آپ خوش ہوتے ہین اور جنکے اعمال بد ہوتے ہین تو آپ اُنکے حق مین دعا و استغفار فرماتے ہین نوزدہم اُسی کتاب مین صفحہ ۱۴۰ سے تا ۱۴۳ لکھا ہی کہ میت کو ادراک اور سماع ثابت نہین ہی ارواح مفارقہ کو تعلق اور حیات صرف بقدر مَا يَتَأَلَّمُ وَيَتَلَذَّذُ بِهٖ حاصل ہی اور جو حدیثین کہ شرح الصدور مین در بارۂ اثبات سماع موتیٰ کے وارد ہین وہ قابل تمسک نہین کہ اکثر حدیثین اُسمین رسائل جلال الدین سیوطی کی طبقۂ رابعہ سے لکھی ہین اور احادیث طبقۂ رابعہ اس قابل نہین ہین کہ کسی عقیدے یا عمل کے اثبات مین قابل سند و تمسک ہون حال آنکہ عقیدۂ اہل سنت اسمین یہ ہی کہ ادراک اور سماع اموات کو حاصل ہی اور یہ بات قرآن و حدیث سے ثابت ہی بستم اُسی کتاب کے صفحہ ۱۴۴

مین مرقوم ہی کہ ارواح انبیاے کرام واولیاے عظام سے خلق اللہ پر کسی طرح کا فیض نہین ہی اور افعال اختیاریہ
وغیر اختیاریہ مین استفاضہ اُنسے شرعًا وعقلًا ناجائز بلکہ بدیہی البطلان ہی ورنہ بعثت انبیا کی مرۃ بعد اخرے
بیکار اور بیفائدہ ہوجاتی ہی اور ایک ہی وجود شریف حضرت آدم علیہ السلام کا قیامت تک کافی ہوجاتا اور وہ
آثار افادہ واستفادہ وتعلیم وتعلم کے جو آنحضرت سے بعد انتقال کے زمانہ صحابہ مین پائے گئے وہ سب بے اصل
معلوم ہوتے ہین ورنہ اگر قبر شریف سے تعلیم وافادہ ہوتا تو آپ سے تعیین کفن وکیفیت دفن وغسل ودیگر مسائل
عبادات ومعاملات مین فیما بین صحابہ اختلاف نہ پڑتا اور نوبت محاربات ومنازعات ومشاجرات صحابہ کی نہ آتی اور اسی طرح اختلاف
تابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین ومفسرین ومحدثین کا ہرگز نہ ہوتا بلکہ کارخانہ قیاس واجتہاد واستنباط
مسائل وتتبع روایات احادیث وفقہ کا درہم برہم ہوجاتا انتہی خدا بچائے ایسی سوء عقیدت اور بدگمانی سے کہ صریح
اس سے معجزات انبیا اور کرامات اولیا کا انکار پایا جاتا ہی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بست ویکم اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۵
مین مرقوم ہی کہ استمداد اہل قبور سے باین طور کرنا کہ یا حضرت واسطے حصول مطالب کے دعا فرمائیے یہ خلاف شرع بلکہ موجب
شرک ہی کہ یا حضرت کہنا سماع کو چاہتا ہی اور ادراک وسماع اہل قبور سے بالکل منتفی ہی اور نیز واسطے دعای اہل قبور
کے کوئی اثر مترتب نہین ہی پس دعا کرانا اُنسے لغو ہی انتہی پس یہ عقیدہ بھی خلاف اہل سنت کے ہی بست ودوم
اور اُسی صفحہ ۱۳۵ مین لکھا ہی کہ سفر کرنا بقصد تحصیل برکت کے امکنہ ثلاثہ یعنی مسجد نبوی ومسجد حرام ومسجد بیت المقدس
کی طرف بحکم حدیث لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الخ منصوص ہی اور بجز ان مقامات کے اور کسی
قبر نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا ناجائز ہی کہ خود حدیث صحاح کی موجود ہی کہ فرمایا آنحضرت نے لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ
وَثَنًا اور دعا مانگی آپ نے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یعنی ای اللہ نہ بنا میری قبر کو بت کہ لوگ اُسکی
پرستش کرین اور بیان سے معلوم ہوا کہ وثن صنم سے عام ہی کہ صورت وغیر صورت دونون پر بولا جاتا ہی اور بھی یہ بات
دریافت ہوئی کہ قبر بھی بر تقدیر پرستش کے داخل اوثان ہی اور مصنف ابو بکر بن شیبہ مین مروی ہی کہ ایک شخص آنحضرت
کی قبر شریف کے پاس کھڑا ہوکے کچھ عرض حال کر رہا تھا پس زین العابدین علی بن حسین نے اُسکو منع کیا اور کہا
کہ رسول اللہ نے فرمایا ہی لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا پس یہان سے یہ بات نکل آئی کہ جس طرح بت پرست بتون کے
آگے عرض حال کرتے ہین اسطرح کسی قبر کے آگے نہ کیا جائے ورنہ وہ قبر حد اوثان مین داخل ہوجائیگی اور اجتناب
اُس سے واجب ہوگا اسی واسطے خواجہ بہاء الدین نقشبند نے فرمایا ہے تو تا کی گور مردان را پرستی ۞ بگرد کار
مردان کن درستی ۞ اِنْتَهَتْ خُلَاصَةُ مَا فِیْ مِنْحِ الْمُؤْمِنِیْنَ بَلْ هٰذِهٖ مُهْلِکَةٌ مِنَ الْاِضْلَالِ الْعَوَامِّ

المقلدین آب ان غیر مقلدون کا کیا کہنا کہ جسطرح محمد بن عبد الوہاب نجدی نے آنحضرت کے مزار شریف کو اسی کج فہمی
کے سبب صنم اکبر قرار دیکر انہدام کا حکم لگا دیا تھا یہ بھی ویسا ہی کیا چاہتے ہین اور یہ خبر نہین کہ خود حق تعالی مانعین زیارت
نبوی پر لعنت فرماتا ہی اسواسطے کہ جب یہ حدیث صحیح دربارہ وعید غیر مجوزین زیارت نبوی کے وارد ہوگئی مَنْ حَجَّ
وَلَمْ یَزُرْ قَبْرِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ یعنی جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی میری قبر کی سو اُسنے بے شک مجھپر ظلم کیا جب
اللہ تعالی مطلق ظالمون کے حق مین ارشاد فرماتا ہی کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ پس جو لوگ کہ آنحضرت پر ظلم کرنا
جائز رکھینگے وہ تو اللہ کے نزدیک بہت بڑے پکے ملعون ہونگے بست وسوم ختم پنج آیت وسوم میت ومصافحہ
جمعہ ومعانقہ عیدین ومجلس میلاد خیر العباد وعمل اسقاط میت وغیرہ یہ سب امور بدعت اور ضلالات ہین چنانچہ یہ مضمون
کتاب تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام تصنیف ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام علی مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر
مورخہ سنہ ۱۲۹۰ھ کے صفحہ ۱۵ مین مرقوم ہی بست وچہارم اسی کتاب کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ مین لکھا ہی کہ تاثیر اوراد واعمال
سلب امراض وافاضہ توبہ عاصی وتصرف خیال وآگاہی نسبت اہل اللہ واطلاع خطرات قلبیہ وکشف وقائع آیندہ
ودیگر تصرفات اولیاء اللہ وکشف قبور وکشف ارواح وتعویذات وطریق دفع بلیات وغیرہ من اعمال المشایخ الصوفیۃ
سب شرک اور بدعت ہین اور خلاف حدیث وسنت اور صفحہ ۲۹ مین بعد انکار ورد بیعت صوفیہ کے لکھا ہی کہ بہت
بڑا استدلال اس بیعت کے حرام ہونے پر یہ ہی کہ بیعت مروجہ یعنی پیری مریدی دین اسلام مین اسقدر فتور اور فسادات
پڑے ہین کہ جنکا شمار امکان سے باہر ہی شرک فی الالوہیت وشرک فی الربوبیت وشرک فی الدعاء جسقدر اقسام شرک
کے ہین سب اسی سے پیدا ہوے ہیں اور صفحہ ۲۸ مین لکھا ہی کہ سچ پوچھو تو یہی بیعت مروجہ باعث ہوتی ہی کلمات
کفریہ واعتقادات حلولیہ کی جسکو فنا فی اللہ اور فنا فی الشیخ سے تاویل کرتے ہین انتہی مقام حیرت اور جای عبرت ہی
کہ اس شخص نے بتقلید نفس پلید بلکہ باتباع خبث یزید کے حضرات صوفیہ کرام کی شان مین کیسی کیسی صریح بے ادبیان
کی ہین کہ گویا گالیان دی ہین منتقم حقیقی اسکا بدلا لے یا اسکو توفیق ہدایت دے بست وپنجم اسی کتاب کے صفحہ ۳۳
مین لکھا ہی کہ درود مستغاث اور دلائل الخیرات وکبریت احمر ودرود اکبر وغیرہ کتب درود سب بے اصل اور محض
اختراعی ہین بلکہ یہ درود ہی نہین انتہی خدا بچائے ایسے خیالات واہیہ اور مقالات بیہودہ سے کہ بالکل خباثت
اور آنحضرت سے صاف عداوت معلوم ہوتی ہی بست وششم اسی کتاب کے صفحہ ۴۰ و ۴۱ مین فرط محبت
عقلی کو آنحضرت کے ساتھ شرک لکھا ہی اور آپکے ساتھ زیادہ محبت رکھنے والے کو مشرک کہا ہی نعوذ باللہ منہا اور اسی
بنا پر صفحہ ۴۳ مین حضرت مولانا نظام الدین گنجوی کو مشرک لکھدیا ہی کہ انہون نے بہ سبب فرط محبت کے سکندر نامہ مین

یہ بیت بیہودہ ہی ہے ۔ چہ گویم کہ عیسے بہ کوکب رسان ۔ بہار و نیش خضر و موسی دوان ۔ اور لکھا ہی کہ اس فرط مدح مین دوسرے پیغمبرون کی تحقیر اور توہین ہوئی جاتی ہی حال آنکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو ایسے سید المرسلین خاتم النبیین کی سواری معراج کے ساتھ ساتھ جلو مین ہونا پیغمبرون کا موجب کمال تعظیم اہل موکب ہی اور نہایت عزت و تکریم ہمراہیان کا سبب ہی اور احادیث سے ثابت ہی کہ شب معراج مین آپ بمقام بیت المقدس سب پیغمبرون کے پیشوا اور امام ہوئے اور سبھون نے آپکے پیچھے اقتدا کی اور نماز پڑھی اسی طرح ع آسمانون مین بھی پیغمبرون نے بتعظیم تمام آپکا استقبال کرکے ملاقات کی اور اپنی اپنی حد اختیار تک آنحضرتؐ کی سواری کے ساتھ رہے اسمین تو کوئی توہین پیغمبرون کی نہین نکلتی ہان البتہ بزرگی اور سرداری آپکی سب پیغمبرون پر ظاہر ہوتی ہی اسمین کیا قباحت کہ خود حق تعالی نے آپکو سارے پیغمبرون کا سردار اور بادشاہ بنا کے بھیجا اور سب اہل اسلام کا بھی یہی اعتقاد ہی کہ آپ افضل الانبیا اور سید المرسلین ہین پس ایک خارج کی معمولی شال دیکھو ہم قصوری صاحب سے پوچھتے ہین کہ جب دولھا برات مین گھوڑے پر سوار ہو کے جاتا ہو اور اسکے ساتھ ساتھ براتی بڑے بڑے بزرگ مثل باپ اور دادا اور نانا اور چچا اور استاد اور پیر وغیرہ کے پیادہ پا چلتے ہون تو کیا اس دولھا کے یہ سب بزرگ خدمتگار اور سئیس کہلا ئینگے اور کیا دولھا کے ہمرکاب ہونے سے ان بزرگون کی تحقیر اور توہین لازم آئیگی حاشا و کلا ہرگز نہین پس اس شعر کے سبب حضرت نظامی کو مشرک کہنا قصوری صاحب کی عقل کا قصور ہی اور دماغ مین انکے بالکل فتور ہی ۲۸ بست و ہفتم اسی کتاب کے صفحہ ۴۸ سے صفحہ ۴۹ تک لکھا ہی کہ الہام صرف دل کے خیال کو کہتے ہین خواہ خدا کی طرف سے ہو خواہ شیطان کی جانب سے خواہ وہ خیر ہو خواہ شر اور الہام ہر ایک کو ہوتا ہی مکھی سے لیکر انسان تک اور کافر سے لیکر مسلمان تک اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہی اس الہام کو اولیاء اللہ کا خاصہ سمجھنا خطا ہی بلکہ ہر ایک مومن اولیاء اللہ ہی اور الہام کسی کا خاصہ نہین انتہی کلامہ دیکھو اب کیا پوچھنا ہی کہ مکھی مچھر اور مشرک و کافر کو بھی الہام ہونے لگا اور ہر مومن خواہ فاسق ہو یا فاجر مورد الہام ہی لاحول ولا قوۃ ایسی سمجھ کے آدمی سے خدا بچائے اور کسی مسلمان کو انکے دام وسوسۂ شیطانی مین نہ پھنسائے ظاہر ہی کہ وسوسہ امور شر مین شیطان کی طرف سے ہوتا ہی اور الہام امور خیر مین رحمن کی جانب سے ہوتا ہی جیسا کہ علمانے بیان کیا ہی اَلْاِلْهَامُ اِلْقَاءُ مَعْنًى فِي الْقَلْبِ بِطَرِيْقِ الْفَيْضِ مِنَ الْخَيْرِ لِيَخْرُجَ الْوَسْوَسَةَ ۲۹ بست و ہشتم اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ و ۴۵ مین لکھا ہی کہ سب افعال اور اقوال آنحضرت صلعم کے تشریعی اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ آپکے واسطے ثابت نہین ہی ورنہ صحابہ آپکی بعض خطاؤن پر اعتراض نہ کرتے انتہی خلاصۃ کلامہ تیاں تو ملا قصوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی

خوش عقیدہ نہین ہی اور انکو پیغمبر معصوم نہین سمجھتا ہی اور آپ کے بعض قول و فعل کو خلاف شرع اور نامحمود بناتا ہی اور انھین کی امت مین ہو کر انھین پر اعتراض جاتا ہی اور نسبت اسکی صحابہ کی طرف لگاتا ہی معاذ اللہ اگر کوئی بادشاہ دین ہوتا تو اس گستاخی اور بے ادبی کی ضرور سزا دیتا اور دائرۂ اسلام سے خارج کرکے بدلا اسکا قرار واقعی لیتا خیر اب ہم ملا قصوری کے اس قصور سراپا فسق و فجور کو منتقم حقیقی کے سپرد کرتے ہین کہ وہ اپنے حبیب پر افترا اور اعتراض کرنے والون کو خوب سمجھیگا جو چاہیگا اسکی سزا دیگا حال آنکہ عقیدہ اہل سنت کا آنحضرتؐ کی نسبت یہ ہی کہ جملہ افعال و اقوال آپکے محمود اور مشروع ہین اور مطلق عصمت آپکو حاصل ہی سب صحابہ آپ کے حکم کے تابع اور فرمان بردار تھے کسی نے آپ پر اعتراض نہین کیا بلکہ بعض معاملات مین بطریق مشورہ اور بتقضائی مصلحت وقت کے عرض حال کرتے تھے اور آپ کو ہر کام مین امام مطلق اور پیشوای برحق سمجھتے تھے اور کسی نے مخالفت اور عدول حکمی آپکی نہین کی کیا سر یہ آیت واضح الدلالۃ ناطق ہی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا یعنی نہین لائق ہی واسطے کسی مومن کے اور نہ مومنہ کے جب کہ مقرر کردے اللہ اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے انکے اختیار اپنے کام سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور اسکے رسول کی سو وہ بالکل گمراہ ہو گیا ۲۹ بست و نہم اسی کتاب کے صفحہ ۵۵ مین تضمین اور اقتباس قرآنی کو کفر اور ممنوع لکھا ہی اسی بنا پر شیخ سعدیؒ و حضرت جامیؒ و حافظؒ ایسے بزرگون کو کہ جنکی جلالت و منزلت و ثقاہت متفق علیہ زمانہ ہی کافر بنا دیا اور انپر تکفیر کا فتوے لگا دیا صرف اس قصور پر کہ سعدی نے گلستان مین ۔ زنہار از قرین بد زنہار ۔ وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اور جامی نے زلیخا مین ۔ شد از تسبیح ایشان گردون صدا دہ ۔ کہ سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ ۔ اور حافظ نے اپنے دیوان مین ۔ چشم حافظ زیر بام قصر آن حور سرشت ۔ شیوۂ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ داشت ۔ کو آیات سے تضمین کرکے قرآن کو سیاق سے نکالکر اپنے جنس کلام سے کیون کر دیا اسواسطے کہ یہ آیتین جس محل اور مورد پر وارد ہوئی تھین اسکے خلاف یہان وارد کیا ہی اس لیے کہ قرین بد کو عذاب نار قرار دیا اور سُبْحَانَ الَّذِيْ الخ کو حق تعالی نے اپنی تعریف مین فرمایا ہی نہ یہ کہ وقت معراج نبوی کے فرشتون سے اسکے پڑھنے کو کہا ہی اور حافظ نے معشوق کے محل کو جنت اور اپنی آنکھوں کو نہر قرار دیا پس کتنی بڑی تحریف قرآن کی ہی حال آنکہ پہلے شعر مین تضمین آیت کی نہیں ہی کیونکہ آیت تو فقط وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہی یا فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہی پس قصوری صاحب کا فہم قرآن میں سراسر قصور ہی اسواسطے کہ یہ پہلا مصرعہ سعدی علیہ الرحمہ کی تصنیف سے

ٹھیرا اور آیت شریف ہونا اسکا قصوری صاحب کو بالکل یاد نہ رہا سچ تو یہ ہی کہ دروغگو را حافظہ نباشد ورنہ کبھی اسکو آیت قرار دیکر ایسے بزرگ کی تکفیر پر مستعد ہوجاتے اور یہ سمجھنا کہ شعر جامی مین آیت سیاق سے نکل گئی صرف نشانی سوء فہمی اور عقل کی کمی کی ہی کوئی عاقل اسکو نہ کہیگا کہ یہ آیت اپنے سیاق سے نکل گئی کیونکہ اس شعر کا صرف یہی مطلب ہی کہ جب آنحضرت شب معراج مین آسمان پر پہونچے تو ملائکہ نے آپ کا یہ عروج اور مرتبہ دیکھکر اس آیت کو جو خاص بیان معراج مین وارد ہی زبان حال سے بطور تسبیح کے ادا کر دیا یا بزبان قال بعینہ پڑھ دیا جیسے احادیث مین وارد ہی کہ آنحضرت صلعم بوقت افتتاح صلوٰۃ کے آیت اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ الخ جو خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق مین وارد ہی بعینہ پڑھا کرتے تھے اور نیز بخاری شریف مین وارد ہی کہ پہلے آسمان سے اخیر تک فرشتے شب معراج مین مَرْحَبًا بِهٖ وَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ کہتے تھے اور ظاہر ہی کہ یہ کلمہ واسطے اظہار قدر و منزلت حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے تھا اور جائز ہی کہ یہ خاص تسبیح سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی الخ کی فرشتون کو لوح محفوظ سے پونہچی ہو کہ اسکے عموم مورد سے بزبان حال المقال ہر مخلوق کا تسبیح کرنا ثابت ہی پس خصوصیت تسبیح آیۂ مذکورہ کی ہرگز سیاق و نظم قرآنی کے خلاف نہین ہوسکتی کما فی قولہ تعالیٰ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ اور علی ہذا القیاس شعر حافظ مین بھی جو استعارہ لطیف عارفانہ و تشبیہ بلیغ شاعرانہ ہی وہ ہرگز منافی سیاق آیت کے نہین ہی جو شاعر ہی وہ اسکے مضمون باریک سے ماہر ہی اور جو قصوری ہی وہ اس نازک خیال کے فہم سے قاصر ہی اسواسطے کہ لفظ شیوہ سے یہ بات ظاہر ہی کہ حافظ نے اپنے معشوق کے مکان اور اپنی آنکھون کی تشبیہ مضمون آیت سے دی ہی نہ یہ کہ الفاظ آیت کا مصداق حقیقی مکان اور آنکھون کو بنایا ہو اور کیا عجب کہ مراد معشوق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہون اور نیز قصوری صاحب علم معنی بیان اور فن بدیع بلاغت سے بالکل کورے ہین ورنہ حدیث و قرآن کے اقتباس کو کفر نہ جانتے اور مقتبس کو کافر نہ کہتے پس اقتباس کے لغوی معنی نور استفاضہ لینا و روشنی لینے کے ہین جیسا کہ قرآن مجید مین ہی نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ اور اصطلاحی معنی قرآن و حدیث کو بدون اشارت کے اپنی عبارت مین واسطے برکت حاصل کرنے کے لانا اور یہ نظم و نثر مین سلفًا و خلفًا برابر لاتے ہین اور فیض اٹھاتے ہین اس سے کلام مستحسن سمجھا جاتا ہی وَهُوَ حِلْيَةُ الْبُلَغَاءِ اَنْ یُّضَمِّنَ الْکَلَامُ نَثْرًا کَانَ اَوْ نَظْمًا شَیْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِیْثِ لَا عَلٰی اَنَّهٗ مِنْهُ اَیْ عَلٰی وَجْهٍ لَا یَکُوْنُ فِیْهِ اِشْعَارٌ بِاَنَّهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوِ الْحَدِیْثِ وَهٰذَا احْتِرَازٌ عَمَّا یُقَالُ فِیْ اَثْنَاءِ الْکَلَامِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَذَا وَقَالَ النَّبِیُّ صلعم

كَذَا اَوْ فِي الْحَدِيْثِ كَذَا اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ وَهُوَ ضَرْبَانِ اَحَدُهُمَا مَا لَمْ يُنْقَلْ فِيْهِ الْمُقْتَبَسُ عَنْ مَعْنَاهُ الْاَصْلِيِّ فَمِنَ الْمَنْثُوْرِ قَوْلُ الْحَرِيْرِيِّ فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ وَمِنَ الْمَنْظُوْمِ قَوْلُ الْاٰخَرِ

اِنْ كُنْتِ اَزْمَعْتِ عَلٰى هَجْرِنَا	مِنْ غَيْرِ مَا جُرْمٍ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ
وَاِنْ تَبَدَّلْتِ بِنَا غَيْرَنَا	فَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

وَالثَّانِيْ مَا نُقِلَ فِيْهِ الْمُقْتَبَسُ عَنْ مَعْنَاهُ الْاَصْلِيِّ كَقَوْلِ ابْنِ الرُّوْمِيِّ ؎

لَئِنْ اَخْطَأْتُ فِيْ مَدْحِكَ مَا اَخْطَأْتَ فِيْ مَنْعِيْ	لَقَدْ اَنْزَلْتُ حَاجَاتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ

اَرَادَ بِقَوْلِهٖ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ جَنَابًا لَا خَيْرَ فِيْهِ وَلَا نَفْعَ وَاُرِيْدَ فِي الْقُرْاٰنِ بِذٰلِكَ مَكَّةُ اِذْ لَا مَاءَ فِيْهَا وَلَا نَبَاتَ وَلَا بَأْسَ فِي اللَّفْظِ الْمُقْتَبَسِ اَنْ يَقَعَ تَغْيِيْرٌ يَسِيْرٌ لِلْوَزْنِ كَمَا فِيْ شِعْرِ الْحَافِظِ الْمَذْكُوْرِ وَقَعَ جَنَّاتٍ بِلَا تَنْوِيْنٍ فَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِلْاِقْتِبَاسِ اَحَدٌ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَالْمُتَاَخِّرِيْنَ مَعَ شُيُوْعِهٖ فِيْ اَعْصَارِهِمْ وَاسْتِعْمَالِ الشُّعَرَاءِ لَهٗ قَدِيْمًا وَحَدِيْثًا وَقَدْ تَعَرَّضَ لَهٗ بَعْضٌ فَسُئِلَ عَنْهُ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّيْنِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ فَاَجَازَهٗ وَاسْتَدَلَّ بِمَا وَرَدَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا وَجَّهْتُ وَجْهِيَ الخ وَقَوْلِهٖ اَللّٰهُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَهٰذَا كُلُّهٗ اِنَّمَا يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِهٖ فِيْ مَقَامِ الْمَوَاعِظِ وَالثَّنَاءِ وَالدُّعَاءِ وَفِيْ شَرْحِ الْبَدِيْعِيَّةِ لِابْنِ حِجَّةَ الْاِقْتِبَاسُ ثَلٰثَةُ اَقْسَامٍ مَقْبُوْلٌ وَهُوَ مَا كَانَ فِي الْخُطَبِ وَالْمَوَاعِظِ وَالْعُهُوْدِ وَمُبَاحٌ وَهُوَ مَا كَانَ فِي الْغَزَلِ وَالرَّسَائِلِ وَالْقِصَصِ وَمَرْدُوْدٌ وَهُوَ عَلٰى ضَرْبَيْنِ اَحَدُهُمَا مَا نَسَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى نَفْسِهٖ مِمَّنْ يَنْقُلُهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَالثَّانِيْ تَضْمِيْنُ اٰيَةٍ فِيْ مَعْنٰى هَزْلٍ

اور پھر اسکے عملیات دیکھیے

اوّل یہ کہ پانی اگرچہ نہایت ہی قلیل ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہین ہوتا جب تک کہ رنگ اور بو اور مزہ اسکا نہ بدلے اور پانی پاک ہی اور پاک کرنے والا چنانچہ یہ مضمون طریقۂ محمدیہ ترجمہ دررِ بہیہ مصنفہ قاضی شوکانی مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۴۷ مین نواب صدیق حسن خان امیر بھوپال نے لکھدیا ہی اور یہ وہ کتاب ہی کہ جسپر خود مولوی نذیر حسین نے اپنی مہر لگا کر لکھا ہی کہ سب موحدین بے دھڑک عمل کرین اور دیباچے مین خود نواب مترجم لکھتے ہین کہ تبع سنت اسپر آنکھ بند کرکے عمل کرے اور اپنی اولاد اور بی بیون کو

پڑھانے اور یہی مضمون کتاب فتح المغیث بفقہ الحدیث مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ۹ مین بھی مندرج ہی یہی کتاب طریقہ محمدیہ ہی کہ جسکا نام بدل کے نواب بھوپال نے دوبارہ اور سہ بارہ بھوپال اور لاہور مین چھپوا دیا غرض مطلب اُسکا یہ ہوا کہ کسی کنوین مین سور یا کتا یا بلی ڈوب مرے کہ جس سے پانی کے اوصاف ثلاثہ مین تغیر نہ آیا ہو یا ایک لوٹے یا ایک پیالے پانی مین یا ایک گھڑے مین اسقدر گو یا موت یا شراب یا کوئی نجس شئے پڑجائے جس سے اُسکا رنگ اور بو اور مزہ نہ بدلنے پائے یا اُسمین کتا یا سور مونہ ڈالے تو وہ پانی پاک اور پاک کرنے والا ہی اُس سے وضو نماز درست ہی اور پینا اُسکا جائز اگرچہ بخالف ہی نص صریح کے اور منافی ہی اس حدیث صحیح کے اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ یعنی جب کتا کسی برتن مین منہ ڈالے تو اُس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے مگر غیر مقلدین ظاہر یہ شاید اسکا یہ جواب دین کہ یہان حدیث مین صرف کتے کے منہ ڈالنے سے برتن دھونے کا حکم آیا ہی نہ پانی ناپاک ہونے کا اور نہ ذکر ہی کتے کے پینے کا جیسا کہ داؤد ظاہری نے فرمایا کہ بموجب اس حدیث کے لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ پانی مین پیشاب کرنا درست نہین ہی مگر پاخانہ پھرنا جائز ہی کیونکہ حدیث مین اسکی ممانعت نہین آئی دوئم گو اور موت آدمی کا اور لعاب اور لینڈ کتے کا اور خون حیض اور نفاس کا اور گوشت سور کا یہ سات چیزین نجس اور پلید ہین اور سوائے انکے بول پسر شیرخوار کا اور پیشاب اور گو سور کا اور بول کتے کا اور گدھے اور گھوڑے اور خچر اور بندر اور ریچھ اور بھیڑیئے اور بلی اور شیر وغیرہ حیوانات کا بول و براز اور چربی و خون و منی و شراب یہ سب چیزین پاک ہین چنانچہ اُسی کتاب طریقہ محمدیہ کے صفحہ۱ مین اور فتح المغیث کے صفحہ۵ مین یہ عبارت بجنسہ لکھی ہی کہ نجاست گو اور موت ہی آدمی کا مطلق مگر موت لڑکے شیرخوار کا اور لعاب ہی کتے کا اور لینڈ بھی اور خون ہی حیض و نفاس کا اور گوشت ہی سور کا اور جو اُسکے سوا ہی اُسمین خلاف ہی اور اصل اشیا مین پاکی ہی اور نہین جانی جاتی پاکی مگر نقل صحیح سے کہ جسکے معارض کوئی نقل دوسری نہو انتہی پس جب ان سات چیزون مین نجاست و پلیدی کا حصر ہوگیا تو دیگر اشیائے مذکورہ کے پاک ہونے مین کیا کلام رہا بلکہ خود اسکی تصریح کردی کہ اصل اشیا مین پاکی ہی چنانچہ روضہ ندیہ شرح عربی درر بہیہ مطبوعہ کے صفحہ۹ مین نواب بھوپال اِسی مقام پر لکھتے ہین وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ اَنَّ الْاَصْلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ اَنَّهٗ طَاهِرٌ اور پھر اُسی کتاب کے صفحہ۱۱ مین دربارہ پاکی منی کے لکھتے ہیں وَالْحَقُّ اَنَّ الْاَصْلَ الطَّهَارَةُ وَالدَّلِيْلُ عَلَى الْقَائِلِ بِالنَّجَاسَةِ فَنَحْنُ بَاقُوْنَ عَلَى الْاَصْلِ

اور پھر صفحہ۱۳ مین دربارہ پاکی شراب و گوشت مردار و خون مسفوح کے ارشاد فرماتے ہین فَتَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ لَا يَدُلُّ عَلَى نَجَاسَةِ ذٰلِكَ فَتَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَاللَّحْمِ الَّذِيْ دَلَّتْ عَلَيْهِ النُّصُوْصُ لَا يَلْزَمُ مِنْهُ نَجَاسَتُهُمَا بَلْ لَا بُدَّ مِنْ دَلِيْلٍ اٰخَرَ عَلَيْهِ وَاِلَّا بَقِيَ عَلَى الْاُصُوْلِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا مِنَ الطَّهَارَةِ فَمَنِ ادَّعٰى خِلَافَهٗ فَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ اور بھی کتاب نہج القبول من شرائع الرسول مطبوعہ بھوپال کے صفحہ۱ مین نواب بھوپال نے اپنے بیٹے نور الحسن خان کی طرف سے لکھا ہی کہ منی اور شراب اور دیگر مسکرات و خون روان پاک ہی اور نجاست کتے اور سور کے گوشت کی مختلف فیہ ہی چنانچہ عبارت فارسی اُس کتاب کی بجنسہ نقل کی جاتی ہی۔ وشستن منی از برای استقذار بودہ است نہ بنابر نجاست و بر نجاست خمر و دیگر مسکرات دلیلے کہ صالح تمسک باشد موجود نیست و ہر نجس حرام ست و ہر حرام نجس نیست و کیف کہ اصل در ہمہ چیزہا طہارت ست و در نجاست سگ و لحم خوک خلاف ست و ہر خون و از ی نجس نیست و دم مسفوح حرام ست نہ نجس انتہی سوم اسی طریقہ محمدیہ کے صفحہ۱۸ امین او فتح المغیث کے صفحہ۱۴ او ۱۵ مین لکھا ہی کہ واجب نہین زکوۃ مگر اونٹ گائے بکری مین اور اموال تجارت مین بھی زکوۃ نہین ہی اور زیور پر بھی اس مفتی نے عدم وجوب زکوۃ کا حکم لگایا ہی چنانچہ کتاب نہج القبول مطبوعہ مذکور کے صفحہ۲۵ مین اس مضمون کو لکھا ہی خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ تجارت اور سوداگری کے مال مین اگرچہ کرورہا روپے کا ہو اور مثل بھینس اور بھیڑ وغیرہ جانورون مین اگرچہ کرورہا روپے کے ہون اور سونے اور چاندی کے زیور مین اگرچہ کرورہا روپے کا ہو زکوۃ نہین ہی پس جب لوگ یونہین زکوۃ کے ادا کرنے مین باوجود فرض ہونے کے سستی اور غفلت کرتے تھے اور تاہم اموال تجارت اور زیور مین ہزارون اور لاکھون روپے کی زکوۃ نکالتے تھے اور غربائے اہل اسلام اُس سے فیض پاتے تھے اب تو مجتہد غیر مقلدین نے حکم لگادیا کہ زکوۃ ان چیزون مین واجب نہین بہانہ بازون اور حیلہ سازون کو سند مل گئی افسوس کہ دروازہ خیر کا بند ہوگیا اور مجتہد صاحب بھی مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ کے پورے پورے مصداق ہوگئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ چہارم ایک طلاق سے زائد دو طلاقین دی ہون یا تین اور بیچ مین رجوع نہ کیا ہو تو دو طلاقین یا تین طلاقین واقع نہونگی اور اُسکے خاوند کو وہ عورت بغیر حلالہ (یعنی بغیر نکاح دوسرے شوہر کے) درست ہوجائیگی چنانچہ یہ مسالہ اسی کتاب طریقہ محمدیہ کے صفحہ۲۶ مین مرقوم ہی اور اسی طرح صفحہ۱۰ فتح المغیث مین لکھا ہی کہ حلالہ کرنا حرام ہی (یعنی مطلقہ ثلاثہ کا نکاح دوسرے شخص سے کرکے پھر اپنے نکاح مین پھیر لینا)

حال آنکہ یہ مسالہ تمام اہل اسلام بلکہ نص قرآن کے خلاف ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ یعنی جو اپنی بیوی کو تین طلاقین دے تو پھر نکاح اُس عورت کا اُس مرد سے جائز نہوگا جب تک کہ وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نکرے پس بموجب نص قرآنی کے جو نکاح ثانی مطلقہ کا بعد حلالہ کرنے کے زوج اول پر حلال تھا اسکو مجتہد صاحب نے اپنی رای سے حرام کردیا پنجم مرد پر سونے کا زیور حرام ہونا اور چیزون کا چنانچہ یہ عبارت طریقۂ محمدیہ کے صفحہ ۳۸ و فتح المغیث کے صفحہ ۲۵ مین واقع ہی جسکا خلاصہ یہ ہوا کہ مرد کو خواہ وہ مولوی ہو یا واعظ مفتی ہو یا قاضی گھُنا ہو یا ہیجڑا چاندی کی بالیان بالے کڑے چھڑے کنگن وغیرہ زیور درست ہی این کلاماز تو آید و مردان چنین کنند ششم اُسی کتاب فتح المغیث کے صفحہ ۶ مین لکھا ہی۔ اور کافی ہی مسح کرنا بعض سر کا اور مسح کرنا پگڑی اور عمامے پر انتہی جسکا مطلب یہ ہوا کہ اگر بعض سر کا مسح نکرے تو پگڑی و عمامے پر مسح کرنا کافی ہی حال آنکہ یہ خلاف نص قرآنی کے ہی فَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ ہفتم اسی فتح المغیث کے صفحہ ۱ مین لکھا ہی کہ وضو لیٹنے سے ٹوٹتا انتہی اس سے معلوم ہوا کہ نیند کو کچھ دخل نہین فقط لیٹنے سے بغیر سوئے وضو جاتا رہتا ہی حال آنکہ یہ باطل ہی ہشتم اسی کتاب کے صفحہ ۹ مین لکھا ہی کہ توڑنے والی تیمم کی وہی چیزین توٹنے والی وضو کی ہین انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ پانی کے دیکھنے اور اُسپر قدرت پانے سے تیمم نہین ٹوٹتا حال آنکہ یہ غلط ہی نہم اُسی کتاب کے صفحہ ۱۰ مین لکھا ہی کہ اگر خلل پڑے نماز مین امام کی تو وہ خلل امام پر ہی نہ مقتدیون پر انتہی اس سے ظاہر ہوا کہ اگر امام جنبی ہو یا اُس سے کوئی فرض ترک ہو یا اُسکا کپڑا نجس ہو یا اُسنے وضو نہ کیا ہو یا وضو اُسکا ٹوٹ گیا ہو تو فقط امام کی نماز فاسد ہوگی اور مقتدیون کی نماز مین کچھ نقصان نہ آئیگا حال آنکہ یہ باطل ہی دہم اُسی کتاب کے صفحہ ۱۵ مین لکھا ہی کہ حرام ہی زکوۃ بنی ہاشم اور اُنکے غلامون پر اور آسودہ اور تندرست کماؤ پر انتہی اسکا یہ مطلب ہوا کہ مصرف زکوۃ کے واسطے بیماری لازم ہی اور اگر فقیر تندرست ہوگا تو اُسکو زکوۃ لینی حرام ہوگی حال آنکہ یہ محض غلط ہی یازدہم اُسی کتاب کے صفحہ ۲۵ مین مرقوم ہی کہ جائز ہی دودھ پلانا بڑی عمر والے کا اگرچہ داڑھی رکھتا ہو واسطے جائز ہونے نظر کے انتہی یہ بات تو موافق مطلب بعض یارون کے کہی یعنی اگر کوئی جوان مرد کسی عورت مرضعہ پر عاشق ہو تو وہ اُس دودھ پینے کے بہانے سے اُس عورت کو ہر روز دیکھا کرے اور اُسکی چھاتیان چھوئے پس جس عورت سے یہ بات حاصل ہو تو پھر پردہ چہ معنی دارد دوازدہم وضو مین بجای پاؤن دھونے کے مسح فرض ہی چنانچہ فتاوای ابراہیمیہ مصنفۂ مولوی ابراہیم غیر مقلد مطبوعۂ مطبع دھرم پرکاش الہ آباد کے صفحہ ۱۲ مین مسطور ہی حال آنکہ یہ رافضیون کا دستور ہی سیزدہم پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا اور ڈھیلا لینا بدعت ہی چنانچہ کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۷ مین تصریح اسکی موجود ہی اور بدعت اُنکے نزدیک ایسا فعل ہی

کہ جو آنحضرت کے بعد ہوا ہو اور ہر بدعت ضلالت ہی اور ہر ضلالت فی النار پس ہر بدعتی اُنکے نزدیک ناری اور دوزخی ٹھیرا تو کلوخ اور پانی سے استنجا کرنے والا بھی دوزخی ہوا حال آنکہ یہ سنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہی پس بقول اُنکے معاذ اللہ حضرت عمرؓ بھی بدعتی اور دوزخی ٹھیرے چہاردہم جو کوئی اپنی بی بی سے جماع کرے اور انزال نہو تو اُسکی نماز بغیر غسل کے درست ہی چنانچہ کتاب ہدایت قلوب قاسیہ جواب گلزار آسیہ تصنیف مولوی محمد سعید شاگرد مولوی نذیر حسین کے صفحہ ۲۶ مین موجود ہی پانزدہم تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت مین جاگنا بدعت مذمومہ ہی چنانچہ کتاب معیار الحق مصنفہ مولوی نذیر حسین مطبوعۂ دہلی کے صفحہ ۲۲ مین مذکور ہی خلاصہ یہ کہ اکثر شب یا تہائی رات سے زیادہ عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام وصحابۂ کرام و اولیای عظام مثل حضرت غوث اعظم وغیرہ سے ثابت ہی اُنکے نزدیک گناہ ہی معاذ اللہ شانزدہم سوتیلی خالہ یعنی جسکا باپ ایک ہو اور مان جدا جدا اُس سے اُسکے بھانجے کا نکاح درست ہی چنانچہ فتوای مہری مولوی عبد القادر غیر مقلد امام کالی مسجد دہلی مین مرقوم ہی کہ جسپر اُنکے اُستاد مولوی نذیر حسین کی مہر بھی ثبت ہی ہفدہم پنیر شام کا جو سور کے پنیر مایہ سے بنایا جاتا اُسکا مشہور ہی یا اور چیزین مثل جوخ کے کہ جنمین سور کی چربی پڑنی مشہور ہی جب وہ آنحضرت کے پاس آتی تھین تو آپ بلا دریافت کھاتے تھے چنانچہ یہ عبارت فتوای مہری مولوی عطا محمد مندرجۂ کتاب اظہار الحق مطبوعۂ مطبع اتالیق ہند لاہور کے صفحہ ۱۸ مین مرقوم ہی اور اس رسالے مین مولوی نذیر حسین وغیرہ علمای غیر مقلدین کی بھی مہرین موجود ہین اور اُسکے چھپوانے مین مولوی نذیر حسین نے بڑی کوشش فرمائی چنانچہ خود مصنف رسالۂ مذکور نے عنوان کتاب مین اس امر کی تصریح کردی ہی اب جای انکار باقی نہین نعوذ باللہ من ذالک کہ آنحضرت صلعم پر ایسی ایسی حرام چیزون کے استعمال کرنے کا سراسر بہتان اور اتہام ہی اور پھر ایسے خرافات مضامین کی اشاعت مین علما کا سعی اور کوشش کرنا باعث سوء انجام و موجب ہدم بنیان اسلام ہی نہین معلوم غیر مقلدین ایسی باتون کو بمقابلۂ مقلدین کے از راہ نفسانیت جان بوجھکر چھپواتے ہین یا بسبب نادانی اور بے سمجھی کے ایسے امورات ظہور مین لاتے ہین بہر حال

فَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ فَتِلْكَ مُصِيْبَةٌ		وَاِنْ كُنْتَ تَدْرِيْ فَالْمُصِيْبَةُ اَعْظَمُ

جواب سوال دوم

ایسے غیر مقلدون سے جو عقائد و عملیات مذکورہ کے قائل ہین مخالطت اور مجالست کرنا اور اُنکو مساجد مین آنے دینا شرعًا ممنوع اور باعث خوف فتنۂ دین ہی کیونکہ مسائل متذکرۂ بالا سے معلوم ہوا کہ وہ اہل سنت ہین

اور مخالف ملت اہل سنت مین آور مجالست و مخالطت اہل بدعت سے شرعاً ممنوع ہی جیسا کہ حدیث شریف
مین بروایت عقیلی وارد ہی عن انسؓ اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي اَصْحَابِي وَاَصْهَارِي وَسَيَاتِي قَوْمٌ
يَسُبُّوْنَهُمْ وَيَنْتَقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ یعنی
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے اختیار کیا مجکو اور اختیار کیا میرے واسطے
میرے صحابہ کو اور میری سسرال والون کو اور عنقریب آئیگی ایک قوم کہ گالیان دیگی اونکو اور
منقصت چاہیگی اُنکی پس نہ بیٹھو تم اُنکے ساتھ اور نہ پیو تم اُنکے ساتھ اور نہ کھاؤ تم اُنکے ساتھ اور
نہ نکاح کرو تم اُنکے ساتھ آور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے اس آیت وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ
فَيُدْهِنُوْنَ کی تفسیر مین فرمایا ہی در حقائق تنزیل مذکور ست کہ سہل بن عبداللہ تستری فرمودہ اند
کہ مَنْ صَحَّ اِيْمَانُهٗ وَاَخْلَصَ تَوْحِيْدَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يُوَانِسُ اِلَى الْمُبْتَدِعِ وَلَا يُجَالِسُهٗ
وَلَا يُوَاكِلُهٗ وَلَا يُشَارِبُهٗ وَيُظْهِرُ مِنْ نَفْسِهِ الْعَدَاوَةَ وَمَنْ دَاهَنَ مُبْتَدِعًا
سَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلٰى مُبْتَدِعٍ نَزَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى نُوْرَ اِيْمَانِهٖ مِنْ قَلْبِهٖ
یعنی مرد صحیح الایمان را باید کہ با بدعتیان انس نگیرد و ہم مجلس و ہم کاسہ و ہم نوالہ با ایشان نشود و ہر کہ با
بدعتیان دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت آن از وی برگیرند انتہے آور طحطاوی نے حاشیہ درمختار کی
کتاب الذبائح مین فرمایا ہی وَهٰذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْيَوْمَ فِي الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَهُمُ الْحَنَفِيُّوْنَ
وَالْمَالِكِيُّوْنَ وَالشَّافِعِيُّوْنَ وَالْحَنْبَلِيُّوْنَ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا مِنْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ
فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ انتہے یعنی یہ گروہ نجات
پانے والا جمع ہو آچکے ان چارون مذہب مین اور وہ لوگ حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی
ہین آور جو شخص ان چارون مذہب سے اس زمانے مین خارج ہوا سو وہ بدعتی اور دوزخی ہی
آور یہی مضمون اور بہت سے کتب دینیہ مین موجود ہی ضرورۃً اسی قدر قلیل پر استعار کیا

جواب سوال سوم

اگرچہ درصورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ امام کسی مفسد و مبطل صلوٰۃ کا مرتکب نہوا قتدا کرنا
جائز ہی لیکن اب معلوم ہوا کہ انکے پیچھے نماز درست نہین ہی کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقائد مسطورہ
بعض موجب کفر اور بعض مفسد نماز ہین اور سوائے اسکے جبکہ شافعی المذہب متعصب کے پیچھے اقتدا

جائز نہوگی جیسا کہ فتاوائے عالمگیری و جامع الرموز مین مرقوم ہی اَمَّا الْاِقْتِدَاءُ بِالشَّافِعِيِّ
فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا لَمْ يَتَعَصَّبْ اَيْ لَمْ يُبْغِضْ لِلْحَنَفِيِّ یعنی شافعی کے پیچھے اقتدا کرنا مضایقہ نہین
بشرطیکہ متعصب نہو یعنی حنفیون سے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو پس ان غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے
تو بطریق اولی اقتدا جائز نہوگی کہ یہ تو حنفیون کے نام سے جلتے ہین اور مقلدین کو علانیہ بُرا کہتے ہین بلکہ
مشرک اور بدعتی سمجھتے ہین آور اس سے بڑھکر ایک بات ان لامذہبون کے حق مین محدث نامی
علامہ شامی نے حاشیہ ردالمحتار مین لکھی ہی کہ ہمارے زمانے کے وہابی عبدالوہاب نجدی کے پیرو
اور تابع مثل خارجیون کے ہین جنھون نے حضرت علیؓ کی مخالفت کرکے اُنکے لشکر سے خروج کیا تھا
پس جب لامذہب مثل خارجیون کے ٹھیرے اور خارجی مثل باغیون کے ہوے تو جو حکم باغیون کا
ہی وہی حکم لامذہبون کا ٹھیرا کَمَا فِي الْبَدَائِعِ وَلَا يُصَلّٰى عَلٰى بُغَاةٍ بَلْ يُكَفَّنُوْنَ وَيُدْفَنُوْنَ
یعنی اُنکے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے صرف اُنکو کفن دے کے دفن کردین وَحُكْمُ الْخَوَارِجِ عِنْدَ
جُمْهُوْرِ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ حُكْمُ الْبُغَاةِ وَذَهَبَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِيْنَ اِلٰى كُفْرِهِمْ یعنی حکم خارجیون کا
نزدیک جمہور علمای محدثین و فقہا کے حکم باغیونکا ہی اور بعض محدثین تو اُنکے کفر کے قائل ہوگئے انتہی صفحہ ۳۴۹ جلد ۳ مطبوعہ مصر

واضح ہو

کہ شہر دہلی مین فیمابین ہر دو فریق کے نوبت نزاع کی یہانتک پونہچی کہ عدالت دیوانی اور فوجداری مین
مقدمات دائر ہوگئے تھے سو صاحب کمشنر بہادر دہلی نے فریقین کے بعض لوگون کو اپنی کوٹھی پر بلاکر
واسطے دفع فساد کے باہم ملاپ کرانا چاہا چنانچہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۹۰ھ ہجری کو ایک کاغذ لکھا گیا کہ کوئی شخص ایک
دوسرے سے متعرض نہو اور بشرط مراعات عدم مفسدات نماز و ترک طعن فقہ و فقہا کے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھلے پس ہم لوگ
تو اس شرط پر راضی ہوگئے مگر انھون نے اسکو نہ مانا اور جا بجا ظاہر کیا کہ مقلدین نے اس فیصلے کو
کو جائز نہین رکھا باوجودیکہ انھون نے مواہیر اور دستخط کردیے تھے حال آنکہ مضمون اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ
کا مخفی رکھا گیا اگر یہ مسائل مقلدین کی بسبب اقرار خود مراعات کرین تو انکے پیچھے نماز
پڑھ لینے مین ہمارا کوئی حرج نہین قَهٰذَا هُوَ الْمَقْصُوْدُ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ

حررہ العاصی

وصی احمد السنی الحنفی السورتی

وصی احمد السنی الحنفی السورتی

مواہیر ودستخط علمای دہلی وکانپور وغیرہ

هوالمصوب	هوالعلی	هوالموفق
ایسا شخص بہیات کذائی گردہ	اصاب و اجاد من اجاب افاد	الجواب صحیح و المجیب
اہل سنت وجماعت سے	واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم	مصیب حررہ الفقیر
خارج ہو اور نماز اسکے پیچھے	واحکم حررہ العبد الخامل محمد عادل	الی رحمۃ الاحد
نہ پڑھنا چاہیے۔ کتبہ الفقیر	عاملہ اللہ تعالی بفضلہ الشامل وجلہ	القاضی شیخ احمد
الی اللہ الغنی محمد علی عفی عنہ	من الآمنین یوم الرجف الزلازل	عفا عنہ اللہ الصمد





هوالموفق

مجیب لبیب نے جو مسائل واحکام مخالف فرقۂ اہل سنت وجماعت غیر مقلدین کے فرقۂ اہل سنت سے خارج ہونے پر بطور دلیل کے اُنکی کتابون سے لکھے ہین اُنہین سے بعض احکام اُنکی بعضی کتابون مین راقم نے بھی دیکھے ہین غیر مقلدین کے یہ مسائل مخترعہ واحکام مبتدعہ بلاشبہہ قابل رد وانکار ہین کہ اُنہین سے بعضے موجب کفر اور بعضے موجب فسق وابتداع آور عموما یہ سب احکام اہل سنت کے نزدیک محض لغو اور بے اعتبار ہین ایسے احکام مخالف اہل سنت کا معتقد ملتزم بلاشبہہ اہل سنت کی جماعت سے خارج ہی آور جب وہ شخص ایسے مسائل مخالف کے التزام سے اہل سنت کی جماعت سے خارج ہوا تو اُسکے پیچھے اہل سنت کو نماز پڑھنا ناجائز ہی آور اگر ایسے شخص کے مسجد مین آنے سے فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہو تو انسداد فتنہ کے لیے مسجد مین آنے سے منع کرنا بہتر ہی۔ واللہ اعلم



مدرس مدرسہ عربی کانپور

کتبہ محمد عبد اللہ الحسینی الواسطی البلگرامی عاملہ اللہ بلطفہ العمیم الشامی

المجیب مصیب	الجواب صحیح	صح الجواب
		
ابن کریم اللہ	امام مسجد حوض	مدرس مدرسۂ فتحپوری دہلی

المجیب مصیب — صح الجواب — ذلک کذلک — الجواب صحیح — ذلک کذلک

الجواب بالصواب

صح الجواب

من اجاب اصاب

فی الحقیقۃ اگر ان لوگون کے یہ عقائد اور یہ اعمال ہین تو ایسا ہی ہی جیسا مجیب صاحب نے جواب دیا

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

صح الجواب

واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم

هوالفتاح

فی الواقع اس فرقۂ لامذہبیہ کو کہ جنکے عقائد موافق تحریر مفتی تحریر ہین اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھنا اور اونکے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور بسبب فتنہ و فساد کے اُنکو مساجد مین آنے نہ دینا بجا اور درست ہی - واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ الراجی عفو ربہ القوی الحافظ فتح محمد الفاروقی الحنفی الدھکوی

بے شبہہ جو غیر مقلدین ایسے ہون کہ عقائد اُنکے خلاف اہل سنت و جماعت و سلف صالح کے ہون اور مقلدین کو اپنے زعم فاسد مین مشرک اور بدعتی سمجھتے ہون تو اُنکے پیچھے نماز پڑھنا اور اُنکو بسبب فتنہ و فساد کے اپنے مساجد مین آنے دینا جائز نہین واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ابوالجیش محمد مہدی عفاعنہ اللہ الہادی القرشی محلی

مواہیر و دستخط علمای مقام لودھیانہ و دیوبند

تخمینا مدت ۴۴ سال یعنی سنہ ۱۲۶۰ھ سے سنہ ۱۳۰۴ھ تک اس فرقے کو خوب دیکھا مسائل مندرجہ فتوای ہذا کے سوا بڑی بڑی مخالفت حدیث پر یہ فرقہ جری ہی مولانا محمد اسحق صاحب مرحوم برملا انکو ضال مضل وعظ مین فرمایا کرتے تھے اور یہ لوگ باہر نکل کے کہتے کہ میان صاحب کا مذہب وہی ہی جو ہمارا ہی ظاہر مین ایسا کہدیا ہی اسی طرح ہر عالم دیندار کو ہم مذہب اپنا بتلا کر دین محمدی سے اور قرآن و حدیث سے منحرف کرتے مین انکے دین محمدی سے مخالف ہونے اور سنت جماعت کے مخالف اور دشمن ہونے مین کچھ شک و شبہہ نہین ہی جیسے روافض و خوارج کے پیچھے نماز پڑھنی ایسے ہی انکے پیچھے نماز پڑھنی ہی انکی امامت جائز نہین ہی تفصیل طول رکھتی ہی واللہ اعلم

چونکہ گروہ مشرذمۂ لامذہبیۂ اہل بدع و ہوامین سے ہین اسیلیے انسے حتی الامکان احتراز ضروریات سے ہی - وما علینا الا البلاغ الراجی رحمۃ ربہ الباری ابوالبشیر عبد العلی القاری

یہ فرقۂ غیر مقلدین بیشک خارج اہل سنت و جماعت سے ہی انسے مجالست کرنی ایسی ہی جیسے کہ اہل ہوا اور بدعتیون سے امامت انکی جائز نہین کیونکہ عقائد اور عملیات انکے مخالف حدیث و قرآن کے ہین - واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ سبحانہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ غَزْوَۃِ خَیْبَرَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ یَعْنِی الثُّوْمَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ یعنی جو شخص کہ کھائے لہسن کو پس نزدیک نہ پھٹکے ہماری مسجد کے اور موطا امام محمد مین عمر بن الخطاب سے مروی ہی کہ ایک عورت مجذوبہ کو طواف مکہ سے مانع آئے - اور فرمایا کہ تو اپنے گھر مین بیٹھ اور لوگون کو ایذا نہ دے - اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یون نقل کی ہی کہ ایک دن ایک واعظ کو مسجد کوفہ مین دیکھکر فرمایا کہ یہ کون شخص ہی - لوگون نے عرض کیا کہ یہ واعظ ہی لوگون کو گناہون سے روکتا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے پوچھو کہ ناسخ منسوخ کو جانتا ہی - اُسنے کہا کہ مجھکو ناسخ منسوخ کا علم نہین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اِسکو مسجد سے نکالدو - اور نیز شاہ عبدالعزیز صاحب نے بہ تحت بیان آیۂ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ کے لکھا ہی کہ طعن کرنا سلف پر سخت ترین ایذاے لسانی سے ہی اور اشباہ مین لکھا ہی کہ موذی کو مسجد مین آنے سے منع کرنا چاہیے اگرچہ ایذا اُسکی لسانی ہو - فائدہ پس جب کہ روکنا مسجد کے آنے سے بسبب موجود ہونے ایک امر کے امور مذکورہ سے درست ہوا تو غیر مقلدونکو جو جامع امور مذکورہ کے ہین نکالنا بطریق اولی درست ہوا اور بسبب لحوق مرض باطنی کے جو جذام سے بڑھکر ہی اور مساجد مین اِسکے آنے سے فتنہ و فساد برپا ہوتا ہی اور خداے تعالی مفسدون کو دوست نہین رکھتا کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ باقی تحقیق اس مسئلے کی رسالہ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد مین جو اس عاجز کی تالیفات سے ہی

موجود ہو واللہ اعلم وعلمہ اتم

لقد اصاب من اجاب، حررہ محمد صادق عفی عنہ ... رقم

خادم العلماء محمد حبیب الرحمن لودھیانوی المرقوم ۱۳۰۰ھ

عقائد اس جماعت کے جبکہ خلاف جمہور اہل سنت ہیں تو بدعتی ہونا انکا ظاہر ہے اور مثل تجسیم اور تحلیل چار سے زیادہ ازواج کے اور تجویز تقیہ اور برا کہنا سلف صالحین کا فسق یا کفر ہے تو اب نماز اور نکاح اور ذبیحہ میں انکے احتیاط لازم ہے جیسے روافض اور خوارج کے ساتھ احتیاط چاہیے حررہ محمد یعقوب النانوتوی عفا عنہ القوی

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ابوالخیرات سید احمد عفی عنہ محمود حسن عفا اللہ عنہ محمد محمود دیوبندی عفی عنہ

حامدا ومصلیا - فی الحقیقت یہ گروہ غیر مقلدین اور لامذہب خارج ہیں اہل سنت وجماعت سے انکو اہل سنت وجماعت میں سمجھنا بڑی غلطی کی بات ہے کسواسطے کہ اہل سنت وجماعت منحصر ہیں مذاہب اربعہ میں اور جمیع اہل سنت حنفی ہیں یا مالکی یا شافعی یا حنبلی پس جو کوئی بالکلیہ چار مذہبوں میں سے اس زمانے میں ایک کا بھی مقلد اور پیرو نہو اور اپنے تئیں انہیں سے ایک کی طرف منسوب نکرے وہ اہل سنت سے نہیں بلکہ وہ خارج مذہب اہل سنت وجماعت سے ہے اور مثل دیگر فرق ضالہ روافض وخوارج ومعتزلہ وجبریہ وقدریہ کے ہے قال الطحطاوی فی شرح الدر المختار فعلیکم یا معشر المؤمنین اتباع

الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ فان نصرۃ اللہ تعالی وحفظہ وتوفیقہ فی موافقتہم وخذلانہ وسخطہ ومقتہ فی مخالفتہم وہذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی وقال فی تفسیر الاحمدی قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمۃ الاربعۃ انتہی وقال فی الاشباہ والنظائر تحت القاعدۃ الاولی ما خالف للائمۃ الاربعۃ فہو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف غیرہم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع قد انعقد علی عدم العمل بمذہب مخالف للائمۃ الاربعۃ انتہی قال الفاضل الجلیل الفقیہ المحدث المفسر الشیخ ولی اللہ الدہلوی فی عقد الجید اعلم ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ وفی الاعراض عنہا کلہا مفسدۃ کبیرۃ قال رسول اللہ صلعم اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار انتہی قال القاضی ثناء اللہ فی التفسیر المظہری فان اہل السنۃ قد افترق بعد القرون الثلثۃ والاربعۃ علی اربعۃ مذاہب ولم یبق مذہب فی فروع المسائل سوی ہذہ المذاہب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلہم وقد قال رسول اللہ صلعم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ وقال اللہ تعالی وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا انتہی

پس ثابت ہوا حصر اہل سنت وجماعت کا اس زمانے میں مذاہب اربعہ میں اور جس کسی کا قول مخالف ائمہ اربعہ کے ہوگا وہ مردود اور باطل ہوگا بسبب مخالف ہونے اہل سنت وجماعت کے اور نہ مانا جائیگا اور یہ لامذہب لوگ قائل ہیں جواز خروج کے مذاہب اربعہ سے اور حصر مذاہب اربعہ کو باطل سمجھتے ہیں چنانچہ معیار الحق مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۳۱ میں مولوی نذیر حسین نے لکھا ہے - جبکہ اہل سنت وجماعت منحصر اور مجتمع ہوئے مذاہب اربعہ میں بالاجماع تو اب اس انحصار اور اجماع کا باطل کہنے اور سمجھنے والا اور قائل جواز خروج مذاہب اربعہ کا اہل سنت وجماعت میں سے نہیں ہے اور مثل دیگر اہل مذاہب باطلہ اور فرق ضالہ روافض وخوارج اور جبریہ اور قدریہ اور مرجیہ وجہمیہ وغیرہم کے ہے پس جبکہ لامذہب اور غیر مقلدین اہل سنت وجماعت سے خارج ہیں تو اہل سنت وجماعت کی نماز لامذہبوں کے پیچھے نہیں ہوگی اور بالکل غیر جائز اور نادرست ہے اور انکے ساتھ مخالطت اور مجالست اور موانست رکھنے سے بھی اہل سنت وجماعت کو پرہیز اور اجتناب

چاہیے کیونکہ مجالست اور مخالطت اور مصاحبت اہل شر وفساد اور اہل بدعت کے ساتھ بموجب
حدیث صحیح کے بالاجماع ممنوع ہے قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم قبیل کتاب القدر فی باب استحباب
مجالسة الصالحین ومجانبة قرناء السوء فیه تمثیله صلی الله علیه وسلم الجلیس الصالح
بحامل المسک والجلیس السوء بنافخ الکیر فیه فضیلة مجالسة الصالحین واهل الخیر
والمروة ومکارم الاخلاق والورع والعلم والادب والنهی عن مجالسة اهل الشر واهل
البدع ومن یغتاب الناس ویکثر فجرته وبطالته ونحو ذلک من الانواع المذمومة انتهی

اور حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمة الله علیه مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

یار بد بدتر بود از مار بد
تا تو دانی باغ را خندان کند
صحبت طالح ترا طالح کند

مار بد تنها همین بر جان زند
صحبت نیکانت از نیکان کند

دور شو از اختلاط یار بد
یار بد بر جان و بر ایمان زند
صحبت صالح ترا صالح کند

پس اہل سنت وجماعت کو فرقۂ ضالہ لامذہبان غیر مقلدین کی صحبت
سے بہت احتراز کرنا اور بچنا چاہیے فر وامن صحبتهم کما تفرون من الاسد کیواسطے کہ صحبت کو
بڑا اثر ہے حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمة الله علیه محبوب العارفین میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

نشین با بدان که صحبت بد | گرچه پاکی ترا پلید کند | آفتابی بدین بزرگی را | ذرهٔ ابر ناپدید کند

جس حالت میں کہ یہ غیر مقلدین خارج از اہل سنت وجماعت اور داخل اہل بدعت وفرق ضالہ ٹھہرائیہ
میں ٹھیرے اور نماز اہل سنت وجماعت کی ان لامذہبوں کے پیچھے غیر صحیح وناجائز ونادرست ہوئی
اور مخالطت اور مجالست بھی حسب روایات مذکورہ انسے ممنوع ہوئی تو اہل سنت وجماعت کو چاہیے
کہ ان لامذہبوں کو اپنے مساجد سے نکال دیں اور ہرگز نہ آنے دیں اسواسطے کہ انکے آنے سے مسجدون
میں شر وفساد وفتنہ وعناد پیدا ہوتا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت نماز کے لسن پیاز گندنا وغیرہ بدبودار
چیز کہ جسکے کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہو کھا کر مسجد میں آ گئے تو اُسے دخول مساجد سے منع کرو
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم من اکل من هذه الشجرة فلا یقربن مسجدنا
ولا یؤذینا بریح الثوم رواه مسلم وعن ابن عمر ان رسول الله صلعم قال من اکل من
هذه الشجرة یعنی الثوم فلا یقربن المساجد رواه مسلم وعن عمر بن الخطاب قال انکم

ایها الناس تاکلون شجرتین لا اراهما الا خبیثتین هذا البصل والثوم ولقد رایت رسول الله
صلعم اذا وجد ریحهما من الرجل فی المسجد امر به فاخرج الی البقیع فمن اکلهما فلیمتهما
طبخا رواه مسلم قال النووی فی شرح صحیح مسلم فی باب نهی من اکل ثوما او بصلا او کراثا
او نحوها مما له رائحة کریهة عن حضور المسجد حتی یذهب ذلک الریح واخراجه من المسجد قوله
صلعم من اکل هذه الشجرة یعنی الثوم فلا یقربن المساجد هذا تصریح بنهی من اکل الثوم
ونحوه عن دخول کل مسجد وهذا مذهب العلماء کافة انتهی پس یہ احادیث صحیحہ
دال ہیں اس امر پر کہ جس شخص کی ذات سے لوگوں کو تکلیف وایذا پونچے اُسے مسجد میں نہ آنے دینا
چاہیے پھر ظاہر ہے کہ لامذہبوں کے مسجدوں میں آنے سے شر وفساد اور فتنہ وعناد پیدا ہوتا ہے اور لوگ بے علم
بیخبر بیچارے انکی صحبت سے بگڑتے اور خراب ہوتے ہیں پس لازم ومناسب ہے اہل سنت وجماعت
کو کہ ایسے غیر مقلدوں کو اپنی مسجدوں میں نہ آنے دیں اور ایسے مفسد لامذہبوں کو اپنے مساجد سے
اخراج کریں اور نکالدیں والسلام علی من اتبع الهدی واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین حرره الفقیر

محمد اکبر علی ۱۳۰۹ احسن الدین

المفتقر المذنب الراجی الی رحمة الله الاکبر العلی الولی القوی الغنی محمد احسن الدین
ابو النصر المعروف بنسبة محمد اکبر علی الحسنی الجیلانی الحنفی القادری الچشتی
النقشبندی الدهلوی غفر الله له ولوالدیه واحسن الیهما والیه

عبد الکافی ۱۳ ۱۲ | علو ۱۲۸۳ بدر الدین | محمد عثمان علی ۱۳ | عبد الله حسینی ۱۳۰۹

تحقیق مفتین در مسجد هم موجد فتنه است والفتنة اشد من القتل دال بر اخراج کردن این شرذمه
باطله هویداست اولاً این فرقهٔ ماولین متشابهات اند بلکه شل محکمات میدانند چنانچه در رساله احتوی علی
علی العرش استوی از نواب بهوپال موجود است واین همه بدان عقیده باوی متفق اند حال آنکه انصرام تام
از متشابهات بکلام عزوجل وما یعلم تاویله الا الله ثابت پس مورد من فسر القرآن برأیه فلیتبوأ
مقعده من النار همین شرذمه مبطله اند ثانیاً منکرین قیاس واجماع اند بنابر علیه مجتهدین را بد میگویند
ومقلدین را مشرک میدانند حال آنکه بکتاب الله ثابت ست بقوله عزوجل فاعتبروا یا اولی الابصار

وتحدیث نبوی نیز وہو ہذا ماروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعث معاذاً الی الیمن قال کیف تقضی یامعاذُ فقال بکتاب اللہ قال فان لم تجدہ فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ قال فان لم تجد قال اجتہدُ برأیی فقال علیہ السلام نحمد اللہ الذی وفق رسولَ رسولہ بما یرضی بہ رسولہ فان لم یکن القیاسُ حجۃً لا نکرہ بل حمدہ اللہ علیہ ثالثاً کتمان بطلان عقیدۂ خود عند ظہور الحق بل یسکتون عند اہل الحق اذا غلبوا علیہم خذلہم اللہ تعالیٰ بقول حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم من سکت عن الحق فہو شیطان اخرس فثبت ان ہذا قوم لا یحصی قبائحہم وخیاناتہم فی الدین فیجب علیہم ضرب النعل من اہل الحق والکمال الذین استقروا علی ہذہ الضابطۃ ان لا یدخلوا ہذا القوم فی مساجدہم ولا یصاحبوا معہم ابداً واللہ تعالیٰ علیہم بما کانوا یفعلون - کتبہ تراب اقدام اہل الاسلام العبد الضعیف المدعو محمد عبد السلام الکاشمیری وطناً والحنفی مذہباً والچشتی النظامی الفخری النیازی مشرباً غفر اللہ لہ فی حیاتہ وید خلہ الجنۃ بعد مماتہ آمین

۱۲۸۲

نحمد اللہ العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ ذوی الفیض العمیم

ان لامذہبون کے پیچھے جو جامع الشواہد کے عقائد واعمال کے قائل ہین مقلدین اہل سنت وجماعت کو نماز پڑھنا نہ چاہیے کہ یہ لوگ مفسدین فی الدین اور سابین سلف صالحین بھی ہین اور انکے عقائد واعمال جمہور فقہا ومحدثین کے بالکل خلاف ہین اور جو لوگ ایسے نہین ہین بلکہ سب بزرگان دین اور صوفیۂ کاملین کو مانتے ہین اور سب مقلدین کو علی الحق جانتے ہین اُنکی اقتدا کرنے اور اُنکے پیچھے نماز پڑھنے مین ہمکو کچھ کلام نہین تس جو لوگ مفتی جامع الشواہد کو بے سمجھے بوجھے اور بغیر اُن کتابون کیطرف رجوع کیے جنکا حوالہ بقید ہندسۂ صفحات دیا ہی بُرا بھلا کہتے ہین بلکہ گالیان دیتے ہین ہم اُنکو بھی اہل سنت جماعت سے خارج جانتے ہین اور لامذہب سمجھتے ہین راست گوئی مین کوئی تعصب اور نفسانیت نہین ہی دین کی بات مین صاف صاف نہ کہنا تو منافقون کی شان ہی بلکہ اسمین دین کا نقصان ہی یہان جو دل مین ہی وہی بر زبان ہی تجھسے تو ہزارون لامذہبون اور سیکڑون غیر مقلدونسے کام پڑا اور برسون اور مہینون انسے جھگڑا رہا ہم ہمیشہ انکو صلح کی بات بتاتے رہے اور فساد سے

بچاتے رہے لیکن ادھر یہ راضی ہو گئے اور اُدھر وہی مخالفت کی باتین آور وہی شگوفہ اور وہی فساد کی گھاتین

ے کوئی کوتہ نہ پایا ان تبان سرو بالا مین — جسے دیکھا نظر آیا وہ باون گز کا لنگا مین

چنانچہ اس بیان کی تصدیق اس خط اور اسکے جواب اور واقعہ آرہ سے جو ابھی حال مین ہوا بخوبی ہو جائیگی

خط

ازطرف شاہ رحمت اللہ صاحب بخدمت حضرت مولانا صاحب قبلہ غازی پوری دام بالفیض المعنوی والصوری

جناب مستطاب مخدومنا مولانا شاہ محمد امانت اللہ صاحب زاد مجدہم

بعد ہدیۂ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے مکلف ہون کہ انواع واقسام کی خبرین جو بذریعۂ اخبار کے شائع ہوئی ہین علی الخصوص اخبار زمانہ مین - ایسی عجیب تشویش پھیلی ہوئی ہی کہ ہنوز حقیقت واقعہ سے جو لکھنؤ مین بیان جلسۂ ندوۃ العلما تصفیہ بین المقلدین وغیر المقلدین ہوا پورے طور پر آگاہی نہین ہوئی اور نیز آرے مین بھی کیا گذرا کچھ حال معلوم نہوا لہذا برای خدا صحیح صحیح واقعات سے مطلع فرمائیے اور مہر کر دیجیے تاکہ ہم لوگون کو اطمینان ہو اللہ تعالیٰ آپ کو جزاے خیر عطا فرمائے - راقم شاہ محمد رحمت اللہ سوداگر ساکن محلۂ خدائی پورہ

جواب

بخدمت شریف برادرم محب قلبی مخلص دلی مقبول بارگاہ آلہ شاہ محمد رحمت اللہ صاحب تاجر زاد محبکم

بعد ہدیۂ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کے واضح ہو کہ آپ کا خط مسرت نمط آیا حال معلوم ہوا واقعی معاملہ اور طلاپ بمقام لکھنؤ مجمع عام جلسۂ ندوۃ العلما واقعہ بارہ دری قیصر باغ ضرور ہوا اس طور پر کہ بعد نماز صبح کے مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی بمقام لکھنؤ ہمارے فرودگاہ پر مع چند علما کے جنمین مولوی سید محمد علی صاحب ناظم جلسہ بھی تھے تشریف لائے اور اپنے عقائد کو مثل ہم لوگون کے بیان کیا اور اُسی مضمون کی ایک تحریر بدستخط مولوی صاحب ممدوح کے پیش ہوکر پڑھی گئی جس سے ہمارا دل بہت خوش ہوا اور ہمنے کہا بارک اللہ جزاکم اللہ - اب ہمارے طبیعت آپ سے صاف ہو گئی - کیونکہ اصل مخالفت آپ سے عقائد کی وجہ سے تھی ہرگاہ آپ نے مثل اہل سنت وجماعت کے اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا تو صرف آمین بالجہر اور رفع الیدین ایسا امر نہین ہی کہ مسجدون کی آمد ورفت مین تکرار ہو بہتر ہوگا کہ آج دوسرے جلسۂ ندوۃ العلما کا ہی ہزارہا علما وخواص اور بڑے بڑے علما کا مجمع ہی آپ تشریف لیجا کر اپنا عقیدہ عام طور پر بیان کر دیجیے تاکہ تمام سامعین وحاضرین کی تشفی ہو جائے - اور برسون کا جھگڑا مٹجائے - مولوی صاحب ممدوح مع ناظم صاحب

وفقیر کے جلسے مین تشریف لائے مولوی محمد ابراہیم صاحب نے آبدیدہ ہوکر خدا کو گواہ کرکے کہا کہ جو
خیالات عرصے سے میرے دل مین تھے سب کو آج مین نے بطیب خاطر بلاجبر وتعدی نظر انصاف سے
واپس لیکر مین اپنا عقیدہ بیان کرتا ہون آپ لوگ سنیئے قیامت کے روز میرے اس عقیدے پر آپ
لوگون کو گواہی دینا ہوگا۔ وہو ہذہ مین خدا تعالی کو وحدہ لاشریک جانتا ہون اور محمد صلعم کو اسد کا سچا رسول وخاتم
النبیین مانتا ہون اور کل اکابر دین وصحابہ کرام وائمہ مجتہدین ومحدثین واولیاء اللہ وعلماے مقلدین کو
اپنا پیشوا اور مقتدی جانتا ہون اور اُنکا سچے دل سے ادب کرتا ہون اور اُنکی بے ادبی کرنا اور اُنکی طرف
سے کجھار رہنا گناہ جانتا ہون اور معجزات انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوۃ وکرامات اولیاء اسد رحمہم اسد کو برحق
سمجھتا ہون اور ہم مقلدین ائمہ دین اور اہل حدیث ہر ایک دوسرے کو موحد ومومن کہتے ہین اور کسی مومن
کو مشرک اور بدعتی کہنا سخت گناہ جانتے ہین۔ اور نہ خود کسی مقتدی اور امام کو برا کہتے ہین اور نہ کسی کو
برا کہنا یا برا جاننا جائز رکھتے ہین اور قیامت مین اسد تعالی کے دیدار اور محمد صلی اسد علیہ وسلم کی شفاعت
کے امیدوار ہین اور پوری آمنت باللہ پڑھی اور حاضرین کو اسپر گواہ رکھا جب مولوی محمد ابراہیم صاحب فارغ ہوئے تو مین کھڑا ہوا اور مین نے باواز
بلند کہا بارک اسد جزاکم اسد اسوقت آپ کی تقریر نہایت دلچسپ اور اطمینان بخش ہوئی مرحبا شاباش
ہم لوگون کو آپ لوگون سے نفرت کی وجہ اور کدورت کی علت محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد باطلہ
سے موافقت کرنے کے سبب تھی جس نے صدہا علما کو مکہ معظمہ مین قتل کر ڈالا اور حرم شریف مین خون
کی ندی بہادی یہ وہ جگہ ہے کہ جسکی شان مین حق تعالی فرماتا ہے وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا حتے کہ کسی
ذی روح اور چیونٹی اور جوُن کو بھی ستانے اور مارنے کی ممانعت ہے افسوس کہ وہان ان وہابیہ خدا ناترس
نے علماے مقلدین کے قتل کرنے کا حکم لگا دیا جیسا کہ شامی حاشیہ در مختار مین وارد ہے فَاسْتَبَاحُوا بِذٰلِكَ
قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَعُلَمَائِهِمْ حالانکہ وہ علما تعزیہ پرست نہ تھے قبر پرست نہ تھے بت پرست نہ تھے
مشرک نہ تھے فاسق نہ تھے فاجر نہ تھے ہان مقلد مذہب تھے تب پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ مین ہرگز
انکا تبع نہین ہون اور نہ کوئی مجھکو اُنسے واسطہ ہے غرض کہ جلسہ برخاست ہوا تیسرے روز پھر اس امر مین
گفتگو پیش ہوئی کہ ایسے عقائد والے جیسا کہ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے مسجدون میں آئیں جائیں
اتحاد ومحبت قائم رکھین چونکہ مولوی ابراہیم صاحب نے اپنے دستخطی تحریر مین بعد بیان عقائد صحیحہ یہ
لکھا تھا کہ نماز ایک کی دوسرے کے پیچھے بلا کراہت درست ہے۔ ہمنے کہا اسمین اسقدر اور شرط لگائیے

کہ جو امام ہو مقتدیون کی رعایت وضو وغسل وغیرہ مین ضرور ملحوظ رکھے اور ناظم صاحب ودیگر علماے حاضرین نے
بھی اس شرط کے ساتھ اتفاق فرمایا مگر مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی نے منظور نکیا۔ اور مولوی ابراہیم صاحب
کو بھی اس سے باز رکھا اور یہ کہا کہ ایک لفظ بھی اگر اس رقعہ مین بڑھے گھٹے گا تو نہ ہماری دستخط نہ ہم صلح مین شریک
یہ کہکر مولوی ابراہیم صاحب وغیرہ کو اُس مقام سے اُٹھا کر لیے چلے گئے اسپر علماے حاضرین کو بڑا افسوس ہوا کہ
صلح اور اتحاد کی بنی بنائی بات صرف ایک شخص کی مخالفت سے بگڑ گئی اور اس شخص کو سواے بدنامی رخنہ
اندازی وفتنہ پردازی کے کوئی بات حاصل نہوئی گروہی مثل ہے ع شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی +
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد + آخر سب علما کی یہ راے قرار پائی کہ ہرگاہ ہم مقلدین مین باخودہا اسکا لحاظ ہو کہ
بلکہ التزام ہے کہ حنفی جب امام ہو شافعی وغیرہ کی رعایت ضرور ملحوظ رکھے اور شافعی امام ہو تو دوسرے ائمہ
مجتہدین کے مقلدین کی ضرور رعایت کرے گو یہ لوگ نہین مانتے ہین نہ مانین مگر بعض علماے حاضرین کی
یہ راے ٹھیری کہ بلا اس شرط کے مانے ہوے کیونکر انکے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے یہانتک کہ جلسہ برخاست ہوا اور
نماز ان لوگون کے پیچھے جائز نہین رکھی گئی دوسرے روز سب لوگ اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوے
عنقریب کیفیت لکھنؤ سے چھپ کر آئیگی اُسکے دیکھنے سے اس میرے بیان کی پوری پوری تصدیق آپکو ہو جائیگی

واقعۂ آرہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب میری ملاقات کو غازی پور تشریف لائے اور میری دعوت کرکے آرے لیگئے مین اپنی جماعت
کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کے مکان پر گیا مولوی صاحب کو مع ہم عقائد اہل حدیث کے اپنے ہمراہ لیکر اُنکی مسجد
مین مختصر وعظ صلح واتفاق باہمی کا بیان کرکے مولوی صاحب کو جامع مسجد مین لایا مولوی صاحب نے
عمدہ عقائد ومضامین کے ساتھ وعظ فرمایا اثناے وعظ مین چودھری حاجی شجاعت علی صاحب رئیس آرہ نے
کہا کہ ائمہ مجتہدین کا کچھ تذکرہ فرمایئے مولوی صاحب نے بڑے زور شور سے تعریف ائمہ مجتہدین اور علماے مقلدین کی
بیان فرمائی اور بعد ختم وعظ کے یون دعا کی۔ اے اسد مجھکو ائمہ مجتہدین ومحدثین کی فرمانبرداری مین زندہ رکھنا
اور اُنکی محبت مین مارنا اور قیامت مین اُنکے تابعدارون مین محشور کرنا۔ تمام حاضرین کو بڑی خوشی ہوئی یہانتک
کہ ایک دوسرے سے ملے اور جوش محبت سے طرفین کے دلونپر ایک عجیب رقت رہی۔ الحمد سد کہ آرے
مین مصالحت کا رنگ خوب جم گیا عشا کی نماز ہوئی چونکہ مین مسافر تھا قصر کی وجہ سے حافظ عبدالرزاق
صاحب پیش امام جامع مسجد نے نماز پڑھائی باخودہا کی محبت اور باہمی صلح کا اثر تھا کہ ہم مذہب مولوی

ابراہیم صاحب جو میرے بغل مین تھے نہ زور سے آمین کہی نہ رفع الیدین کیا اور جس نے آمین بالجہر کی بھی تو ایسی خفیف آواز سے کہ اُنکے قریب دوچار آدمیون نے سنی اِس سے سب کو بڑی خوشی ہوئی اور نہایت خرمی کے ساتھ ایک دوسرے کو اپنا محب صادق سمجھنے لگا اور آپس مین خیال ازدیاد محبت کا ہو گیا۔ مگر غازیپور۔ بنارس۔ ودیگر بلاد مین ہنوز تصفیے کا عنوان کوئی قائم نہین ہوا اسوجہ سے ہنوز کوئی غیر مقلد مقلدین کی مسجد مین نہین آسکتا اور نہ کوئی مقلد غیر مقلدین کی مسجد مین جا سکتا غازی پور مین فقیر نے خود حافظ عبد اللہ صاحب سے (جو سر گروہ غیر مقلدین ہین) کہا کہ صرف جسقدر مولوی ابراہیم صاحب نے جلسۂ ندوۃ العلماء لکھنؤ مین بیان کیا ہے اور آپ نے بھی اُسکو بیان سنا ہے آپ بھی کہدیجیے اور مسجدون مین باہم آمد ورفت رکھیے اور کسی ایک دوسرے کو منع نکیجیے مگر یہ حضرت راضی نہین ہوے اور کہا کہ جسطور پر مولوی ابراہیم نے کہا ہے مین ہرگز نہین کہونگا پھر کیونکر مصالحت ہوتی اور مولوی محمد سعید بنارسی سے بھی بنارس کے لوگون نے کہا کہ جسطور پر مولوی ابراہیم صاحب نے اپنی صفائی کر لی آپ بھی ویسے ہی عقائد کا اظہار کر دیجیے تو مسجدون مین آئیے جائیے مگر انھون نے بھی حافظ عبد اللہ صاحب کی طرح سے نہ مانا بلکہ اُنسے زیادہ شورش کی اور تمام لوگون مین اپنے انکار کا اشتہار دیا اور مولوی ابراہیم صاحب کو سخت کلامی سے یاد کیا پس بنارس کے لوگون نے بھی جواب دیا کہ آپ لوگ اگر پہلے عقائد پر جمے رہینگے تو ہرگز مساجد احناف مین نہین جا سکتے۔ چنانچہ غازیپور۔ بنارس۔ مرزاپور۔ وغیرہ وغیرہ دہین نہ غیر مقلدین نے تحقیہ کی صفائی ظاہر کی اور نہ صلح کی بات ہونے دی خدا رحم فرمالے اور مسلمانون کو باہمی اتفاق کی توفیق دے اور فتنہ وفساد کی باتون سے بچائے افسوس صد افسوس ہے ان مولویون پر جنکو نزاع مین اصلاح اصلا نہین ہے بلکہ بجھتی ہوئی آگ کو مشتعل کرنا چاہتے ہین اے میرے خدا اتفاق ومحبت امت محمدیہ کو عطا فرما آمین ثم آمین۔

حقیر فقیر محمد امانت اللہ عفی عنہ

حامداً ومصلیاً ومسلماً حضرت مولانا شاہ امانت اللہ صاحب قیصی غازیپوری مدظلہم العالی کی اس تحریر حق پذیر نے تو غالیان لامذہب اور متعصبان مذہب کی دروغگوئی وحیلہ جوئی اور نا انصافی وکید بافی کی ساری قلعی کھولدی بلکہ ان لوگون کی صورت پر کدورت آئینۂ واقعہ آرہ مین دکھادی یعنی ہم لوگون کی صلح و راستی اور اُن لوگون کی نفسانیت وکج بحثی صاف صاف بلا اعتساف بتادی سہ لامذہبی اب کیا ہے ہر قید کی آزادی + بے قیدیِ مذہب مین ہے دین کی بربادی + کہتے ہو بُرا سب کو اس سخت کلامی کی +

تنے ہی بنا ڈالی اَلـوِ ذُرُ عَلَى البَادِیْ +

حــــــــــــــــــــــررہٗ

العبد الاواہ ابو محمد سلامۃ اللہ غفر لہ اللہ وعفاہ

مَنْ اجَابَ لقد اصاب

مَن جاء بالجواب قد فاز فوزاً عظیماً من الحدیث والکتاب

اسمین کوئی شک نہین کہ حضرت مولانا شاہ امانت اللہ صاحب قیصی غازیپوری نے موافق منشای اہل اسلام حسب مقاصد ندوۃ العلما کے آپس مین میل جول اور ایک دوسرے کے پیچھے بلا کراہت نماز پڑھنے کے واسطے سب کوشش کی تھی اور ان لامذہبون کے ظاہری اقرار کی وجہ سے سب مقلدون نے باآواز بلند علی رؤس الاشہاد کہدیا تھا کہ اب ہمارے انکے پوری صفائی ہو گئی اور کوئی بات رکاوٹ کی باقی نہین رہی اب ہمکو چاہیے کہ آپس مین مثل برادران حقیقی کے اتحاد ومحبت کا برتاؤ رکھین مگر افسوس کہ بعض متعصب لامذہبون کی مخالفت سے اتحاد کی صورت پیدا نہین ہوئی

مواہیر ودستخط علماے شہر اندور وچھاؤنی

الجواب صحیح ھکذا فی کتب الفقہ والحدیث۔ خادم شرع رسول اللہ قاضی حبیب اللہ اندوری۔

من اجاب اصاب

صح الجواب خادم العلماء عبدالواحد حال وارد شہر اندور

صح الجواب سید غیاث الدین ساکن عدن حال وارد اندور

فرقۂ جدیدۂ غیر مقلدین کے عقائد جو مجیب مصیب نے تحریر کیے فی الواقع اہل سنت و جماعت و سلف صالحین کے خلاف ہین اور یہ فرقہ بدعتی مفسد مفارق الجماعت اور اہل سنت و جماعت سے خارج ہی۔ اور مخالطت اور مجالست فرقۂ مذکورہ کے ساتھ ہرگز جائز نہین ہی اور اپنی مسجد و ن مین انکو ہرگز آنے دینا نہین چاہیے اور نماز اس فرقۂ مذکورہ کے پیچھے ہرگز ہرگز جائز نہین ہی

واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم الراقم خیر خواہ مسلمین

قد اطلعت علی ہذا الجواب المسطور بتمام ما فیہ من اللؤلؤ المنثور فوجدتہ موافقا بالکتاب والسنۃ واللہ لا کمل

قد جاء الحق و زہق الباطل اشکر اللہ علی حسن توفیق المجیب المصیب و اسألہ ان یعطیہ فی الدارین اکمل النصیب

حررہ حافظ محمد اکرم قاضی کمپ مؤفقط

اعظم اللہ اجر من اجاب فانہ قد نطق بالقول الصائب الذی بما یشہد بہ السنۃ والکتاب یقبلہ اولوا الالباب

نمقہ تراب اقدام اہل العلم اضعف عباد اللہ المنان محمد المدعو بعبد الرحمن نائب قاضی کمپ مؤ

ما قالہ المجیب المصیب حق سدید و بالحق المحض عقید جزاہ اللہ خیر الجزاء عنا و عن المسلمین امین یا رب العلمین و یا مجیب دعاء السائلین فی کل ان و حین

سطرہ الراجی غفران اللہ المستعان محمد فضل الرحمن قاضی دار الفتح اجین

جو عقائد غیر مقلدین کے انھین کی کتب معتبرہ سے بیان کیے گئے۔ درحقیقت خلاف عقیدۂ اہل سنت و جماعت ہین انکو مفسد دین جانکر انسے مخالطت نکرین۔ عاجز محمد عبد الرحمن اندوری

مواہیر مشاہیر علمای دار الاسلام مصطفے آباد عرف رامپور

بلا شبہہ یہ فرقۂ ضالہ (جسکے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ مخالف فرقۂ ناجیۂ اہل سنت والجماعت کے

مجیب مصیب نے بحوالہ رسائل و فتاوای باطلۂ غیر مقلدین نقل کیے اور اکثر اُسکے راقم الحروف کی نظر سے بھی گذرے) مبتدع ہی اور اُسکے حق مین یہی حکم ہی جو مجیب مصیب نے تحریر کیا۔ واللہ سبحانہ الموفق

ہذا ہو الحق عندی — ہذا الجواب بلا ارتیاب — الجواب صحیح — من اجاب لقد اصاب

ذلک کذلک — ہذا الجواب بالصواب — ذلک۔ الکتاب لا ریب فیہ — قد اصاب من اصاب

یہ شخص امام اس گروہ غیر مقلدین کا سنی نہین ہی۔ رافضی ہو تو عجب نہین یہ بیچارہ عامیون کو اپنے ساتھ جہنم مین لے جانا چاہتا ہی واللہ اعلم۔

کتبہ سید عبد الحق۔ سابق متوطن کانپور حال باشندۂ رامپور۔

فی الواقع عقیدہ اس فرقۂ جدیدہ و جماعت مستحدثہ کا ایسا ہی ہی جیسا کہ مجیب مصیب نے ثابت کیا۔

من قال سوی ذلک فقد قال محالا

العبد عابد حسن عفی عنہ

الجواب بالسنۃ والکتاب — من اجاب جاء بالحق والصواب

واقعی یہ فرقۂ باطلہ جسکے جواب مین علمای دین ہمارے جو کچھ تحریر فرماتے ہین درست ہے تحررہ الراجی

الی رحمۃ اللہ محمد کریم اللہ

الجواب صحیح — الجواب هو الصواب — المجیب مصیب















مہر حضرت مولانا مولوی

ان حضرات بشخت مآب حاسدین مفسدین دین و معاندین مجتہدین و مقلدین اور انکے مریدین و معتقدین کے حق مین جنکو حضرت حق جل جلالہ وعم نوالہ نے آزادی کا طوق گلے مین ڈالکر ہندوستان کا شیخ نجد بنا کر چھوڑا ہے جسقدر شمشیر دست و زبان کے ذریعے سے مقابلہ برمحل کیا جائے تھوڑا ہے فی الحقیقت یہ سب کے سب ضال اور مضل ہین اور سلسلۂ مذاہب اربعۂ فقہ سے خارج اور محمدی بنکر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین رخنہ انداز و مخل و باعث فتنہ و فساد اور انکے عقائد پر کائد منجر بکفر و شرک و الحاد و من یضلل الله فما له من هاد وهو الموفق الی سبیل الرشاد ومنه المبدأ والیه المعاد۔ الا لا یتفوه بذلك العقائد المذکورة الا من له ذهن سقیم

واللّٰه سبحانه یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ کتبه العبد الاثم
ابو الجمیل معین الدین محمد عبد الجلیل صانه الله عن کل دمیل وزمیل

مہر تلمیذ حضرت مولانا مولوی



محمد ارشاد حسین سلمہ رب المشرقین

اصاب من اجاب — الجواب صحیح والمجیب مصیب — ان هذا الجواب صحیح





هو الموفق
ان هذا الجواب موافق للسنة والکتاب کتبه العبد المذنب محمد عبد القادر

هو المستعان
فی الحقیقت یہ جواب باصواب معین مقلدین اور حق الیقین ہے
محمد عبد القادر خان

هو الرحمن الرحیم
لاشک ان هذا الجواب صحیح والمجیب مصیب فقط
حرره الاثیم محمد عبد الکریم





تحریر بے نظیر و تقریر دلپذیر متضمن اثبات وجوب تقلید مع مواہیر علمای مشاہیر نتیجۂ خامۂ علامۂ وحید محدث عدیم الندید فقیہ صاحب التنبیہ والتبکیت مولانا وصی احمد حنفی سورتی مدرس مدرسۂ پیلی بھیت

کہان ہین وہ شیداے نقل و روایت	کدھر ہین وہ اعداے عقل و درایت
کہان ہین وہ اصحاب دعواے سنت	کدھر ہین وہ ارباب فتواے ملت
جو کہتے ہین تقلید کو شرک و بدعت	اور اہل فقاہت کو اہل سفاہت

ذرا آئین دیکھین بعین بصیرت
کہ تقلید اور فقہ ہی عین سنت

اور اسپر ہی شاہد حدیث اور آیت
کہ تقلید ہرگز نہین شرک و بدعت

ہی تقلید واجب ز روے روایت
دلیل اسکی ہی بس حدیث اور آیت

ہی لا مذہبون کی سراسر جہالت
کہ تقلید شخصی کو کہتے ہین بدعت

بھلا اہل تقلید ہون اہل بدعت
یہ قول اِنکا محمول ہی بر عداوت

عداوت ہی انکی سراسر شرارت
شرارت مین اِنکے بھری ہی ضلالت

بدی انکی عادت ہی شر انکی خصلت
فریب انکی خصلت ہی کید انکی عادت

ہی مدحت مین انکے گمان مذمت
مذمت مین انکے ہی ایہام مدحت

ایمہ پہ طعن انکی فہم و فراست
فقیہون پہ لعن انکی عقل و کیاست

مقلد ہین سب سالکین ہدایت
مقلد ہین سب عاملین روایت

یہ تقلید واجب ہی از راہ صحت
یہ تقلید ثابت ہی از روی حجت

یہ تقلید مفروض ہی بالبداہت
یہ تقلید ماموربہ بالروایت

یہ تقلید ایمہ کی ہی عین سنت
یہ تقلید ایمان کی ہی علامت

ہی تقلید خضر رہ دین و ملت
ہی تقلید ارشاد پیر طریقت

ہی تقلید اسلام کی عین حجت
ہی تقلید دین نبی پر دلالت

ہی تقلید واجب ز روی روایت
ہی تقلید ثابت ز راہ درایت

ہی تقلید سر منزل راہ سنت
ہی تقلید سرچشمۂ استقامت

ہی تقلید باغ و بہار ہدایت
ہی تقلید نقش و نگار سعادت

ہی تقلید منشاے ضبط شریعت
ہی تقلید فحواے ربط طریقت

ہی تقلید فتح در استخارت
ہی تقلید بال و پر استشارت

ہی تقلید خوکردۂ استکانت
ہی تقلید پروردۂ استمالت

ہی تقلید تعلیم ارباب حجت
ہی تقلید تفہیم اصحاب ملت

ہی تقلید بوے ریاحین خبرت
ہی تقلید گوے گریبان عبرت

ہی تقلید تاج سر استقامت
ہی تقلید بیغبر استجابت

ہی تقلید دُرِّ محیطِ کرامت
ہی تقلید نور بسیطِ ولایت

ہی تقلید سنت پہ روشن دلالت
ہی تقلید مومن کی پاکیزہ خصلت

ہی تقلید تاکیدِ حکم رسالت
ہی تقلید تائیدِ امر ہدایت

ہی تقلید مرقاتِ بام درایت
ہی تقلید مرآتِ روی روایت

ہی تقلید برہانِ دین و دیانت
ہی تقلید سلطان رشد و ہدایت

ہی تقلید آئینۂ حسنِ صورت (دلیل روشن ہے)
ہی تقلید گنجینۂ نقدِ سیرت (محبت خالص ہے)

ہی تقلید مفتاحِ بابِ ارادت
ہی تقلید مصباحِ تابِ عبادت

ہی تقلید مستاصل شرک و بدعت
ہی تقلید مستحصل دین و ملت

ہی تقلید رسم و رہِ اہل سنت
ہی تقلید آئین اہل دیانت

ہی تقلید کالشمس تجلو الانارة
ہی تقلید کالبدر فی الاستنارة

ہی تقلید فرض اور واجب بآیت
ہی تقلید کی دین مین بس ضرورت

ہی تقلید ریحان و روحِ ولایت
ہی تقلید سرو ریاضِ ریاضت

ہی تقلید اسلامیون کی علامت
ہی تقلید ایمانیون کی شہادت

ہی تقلید معمولِ عاملِ بسنت
ہی تقلید موصولِ واصل بقربت

ہی تقلید مُسلم کی راہ سلامت
ہی تقلید مومن کی ایمانی الفت

وصی بس کر اب مدح کی کیا ہی حاجت
کہ اُسی نے خود کی ضمیمے مین مدحت

وہ اُسی کہ نبراسِ انوارِ وحدت
وہ اُسی کہ قسطاسِ اسرارِ حکمت

وہ اُسی کہ برہم زنِ شرک و بدعت
وہ اُسی کہ رونق دہ دین و ملت

وہ اُسی کہ ہی شمع بزم ذہانت
وہ اُسی کہ ہی لمع رزم فطانت

وہ اُسی کہ کشاف رمز عبارت
وہ اُسی کہ حلالِ عقدِ اشارت

وہ اُسی کہ دانائے حکم شریعت
وہ اُسی کہ بینائے راز طریقت

وہ اُسی کہ سیاح دریاے جودت
وہ اُسی کہ سیاح بیداے فطنت

وہ اُسی کہ ہے صدرِ ایوانِ خلوت	وہ اُسی کہ ہے بدر رخشان جلوت
وہ اُسی کہ شمسُ الضحاے فصاحت	وہ اُسی کہ بدرُ الدجاے بلاغت
وہ اُسی کہ ہے جامع فقہ وسنت	وہ اُسی کہ ہے قامع شرک و بدعت
وہ اُسی کہ تقلید واجب کی آیت	بتا دی دکھا دی حدیث اور روایت
وہ اُسی کہ تقلید کو عینِ سنت	کیا ثابت از روے برہان وحجت
پس اب بھی نہ مانین جو اہل روایت	تو ہرگز نہ پائین گے راہ ہدایت
نہ دیکھین گے آنکھون سے روی حقیقت	سنین گے نہ کانون سے رای اصابت
ہے ان جاہلون کی جہالت پہ فطرت	رہو بہ نیت انکی بدی انکی طینت
نہ مانین گے جب یہ کسی کی نصیحت	وصی کیا کرے کوئی اِنکو وصیت

پس حضرت سراپا افاضت مولانا استاذنا مولوی محمد عبد العلی صاحب آسی مدراسی مُدَّ ظِلُّہُ العَالِی عَلٰی دَاسِیہ بِلْ عَلٰی رُؤُسِ الْاَنَامِ نے جو اس کتاب کے ضمیمہ تنبیہ الوہابیین مین معرکۃ الآرائی کا عَلَم یعنی حق نویسی کا قلم اٹھایا تو زمانہ قرون ثلاثہ مین تقلید شخصی کے وجوب و فرضیت کو قرآن وحدیث کے نص صریح سے ثابت کر دکھایا جَزَاہُ اللّٰہُ رَبُّ الْبَرَایَا کہ آج تک کسی نے اس اہم مسألہ تقلید کے وجوب کو سواے عقل و درایت کے محض نقل و روایت سے اسطرح خطاب شارع مین داخل نہ کیا اور نہ ایسا جواب باصواب منکرین کو دیا جسسے غیر مقلدین بغلین جھانکنے لگے اور بجاے خجالتِ عجزِ جواب کے کھیان ہانکنے لگے اور قطع نظر اسکے ہر جگہ ضمیمے مین یہ التزام کیا کہ مدعیان عمل بالحدیث کو احادیث صحاح کی مخالفت کا صریح الزام دیا جسکے سبب اہل الراے عامل بالحدیث ٹھیرے اور عمل بالحدیث کے مدعی مخالفِ حدیث ہو گئے ؎

جو دیکھا عکسِ دلبر کو وصی نے ساغرِ مُل مین	قضیہ منعکس ہونے کا رنگ آیا نظر گل مین

پس ہم بیان مزید برہان واسطے اثبات وجوب تقلید کے علماے حرمین شریفین وغیرہم کا وہ فتوی درج کیے دیتے ہین کہ جب دہلی مین غیر مقلدی کا فتنہ پھیلا تو مولانا نواب قطب الدین خان محدث تلمیذ مولانا محمد اسحق سجادہ نشین حضرت شاہ عبد العزیز رحمہم اللہ تعالی نے ایک رسالہ ثبوت تقلید شخصی مین مدلل آیات و احادیث و اجماع لکھکر زید کو مقلد اور عمرو کو غیر مقلد ٹھیرا کر ۱۲۶۴ھ مین علماے حرمین شریفین کے پاس بھیجا تو سبھون نے بالاتفاق مہرین کر دین اور تقریظین لکھدین کہ بموجب قول زید کے ایک امام کی ائمہ اربعہ مین سے

تقلید واجب ہے اور منکر اس تقلید شخصی کا گمراہ اور گمراہ کنندہ خلق اور واجب التعزیر ہے مقلدون کو واجب ہے کہ ایسے شخص سے پرہیز کرین اور اُسکی صحبت سے گریز کرین فَاعْلَمُوْا اَنَّ بَعْضَ عُلَمَاءِ هٰذِهِ الدِّيَارِ لَمَّا رَاٰى تَنَازُعَ زَيْدٍ وَّعَمْرٍو فِيْ اَمْرِ التَّقْلِيْدِ جَمَعَ رِسَالَةً بَيَّنَ فِيْهَا دَعَاوِيْهِمَا وَدَلَائِلَهُمَا الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ وَاسْتَفْتٰى عَنْهَا مِنْ عُلَمَاءِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ مُخْتَصَرُهٗ اَنَّهٗ قَالَ عَمْرٌو اِنَّ التَّقْلِيْدَ غَيْرُ جَائِزٍ وَبَيَّنَ دَلَائِلَهٗ وَقَالَ زَيْدٌ اِنَّ التَّقْلِيْدَ جَائِزٌ وَبَيَّنَ دَلَائِلَهٗ وَاَجَابَ عَنْ اَدِلَّتِهٖ وَقَالَ عَمْرٌو لَوْ سُلِّمَ جَوَازُهٗ فَانْحِصَارُهٗ فِي الْمُجْتَهِدِيْنَ بَاطِلٌ وَبَيَّنَ دَلَائِلَهٗ وَقَالَ زَيْدٌ اِنَّ انْحِصَارَهٗ فِي الْمُجْتَهِدِيْنَ وَاجِبٌ بِالْاِجْمَاعِ وَبَيَّنَ دَلَائِلَهٗ وَاَجَابَ مِنْ اَدِلَّتِهٖ وَقَالَ عَمْرٌو لَوْ سُلِّمَ انْحِصَارُهٗ فِي الْمُجْتَهِدِيْنَ فَانْحِصَارُهٗ فِي الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ بَاطِلٌ وَبَيَّنَ دَلَائِلَهٗ وَقَالَ زَيْدٌ اِنَّ انْحِصَارَهٗ فِي الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ ثَابِتٌ بِاِجْمَاعِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَبَيَّنَ دَلَائِلَهٗ وَاَجَابَ عَنْ اَدِلَّتِهٖ وَقَالَ عَمْرٌو لَوْ سُلِّمَ انْحِصَارُهٗ فِي الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ فَتَعْيِيْنُ الْمَذْهَبِ الْوَاحِدِ غَيْرُ وَاجِبٍ وَبَيَّنَ دَلَائِلَهٗ وَقَالَ زَيْدٌ اِنَّ تَعْيِيْنَ الْمَذْهَبِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَاجِبٌ لِانْتِظَامِ الدِّيْنِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْاِجْمَاعِ وَالْقِيَاسِ وَبَيَّنَ دَلَائِلَهٗ وَاَجَابَ عَنْ اَدِلَّتِهٖ فَاَفْتَوْا بِتَصْوِيْبِهٖ وَاَثْبَتُوْا مَوَاهِيْرَهُمْ

[illegible]

مواهير العرب من مفاتي مكة المعظمة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ **اَمَّا بَعْدُ** فَقَدْ تَاَمَّلْتُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ وَمَا جَرٰى بَيْنَ الْمُنَاظِرِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فَرَاَيْتُ مَا قَالَهٗ زَيْدٌ هُوَ الصَّوَابُ الَّذِيْ لَا مَحِيْدَ عَنْهُ عِنْدَ اُولِي الْاَلْبَابِ لِاتِّفَاقِ كَلِمَةِ مَنْ يُعْتَدُّ بِهٖ مِنْ عُلَمَاءِ الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ اَنَّ مَنْ لَّمْ يَبْلُغْ رُتْبَةَ الْاِجْتِهَادِ يَلْزَمُهُ التَّقْلِيْدُ وَاَيْنَ الْوَاصِلُ اِلٰى هٰذِهِ الرُّتْبَةِ الْعَلِيَّةِ كَيْفَ وَقَدْ قَالَ مَوْلَانَا الْعَلَّامَةُ الْحَافِظُ الشَّيْخُ قَاسِمُ بْنُ الْحَنَفِيِّ تِلْمِيْذُ الْمُحَقِّقِ الْكَمَالِ بْنِ الْهُمَامِ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْقَرْنِ التَّاسِعِ قَدْ طُوِيَ بِسَاطُ الْاِجْتِهَادِ مُنْذُ دَهْرٍ طَوِيْلٍ لِفَقْدِ شَرَائِطِهٖ فَاِذَا كَانَ هٰذَا فِيْ زَمَنِ الْحَافِظِ الْمَذْكُوْرِ فَمَا بَالُكَ بِهٰذَا الزَّمَانِ الَّذِيْ عَمَّ فِيْهِ الْجَهْلُ وَقَلَّ الْعِرْفَانُ بِالْحَدِيْثِ وَالْقُرْاٰنِ كَمَا هُوَ الْوَاقِعُ الْاٰنَ فِي الدِّيَارِ الْهِنْدِيَّةِ

من بعض الجهلة اللئام الذين هم كالانعام من الطعن في حق العلماء الاربعة الاعلام



لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وحسبنا ونعم الوكيل
فاله بفيه وامر برقمه خادم الشريعة والمنهاج عبد الرحمن
ابن عبد الله سراج الحنفي مفتي مكة المشرفة حماها الله كان الله لهما حافظا او مصليا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده والصلوة على سيدنا وعلى اله وصحبه
قد تاملت هذه الرسالة ثم تاملت ما اجاب به مولانا مفتي الاسلام فرأيت



جوابه هو العمدة عند العلماء الاعلام والله الموفق للصواب
واليه المرجع والماب كتبه احمد دحلان مفتي الشافعية بمكة المحمية

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة على رسوله واله وصحبه اما بعد
فلما طالعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها طلقا طلقا ووجدت الحكم الذي اشتملت



عليه حقا حقا وموافقا للقرآن الازهر والحديث الابهر والاجماع الاظهر
والقياس الاشهر قلت بصحته وحررت كتبه الفقير احمد المكي مدرس المدرسة السليمانية

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده والصلوة على من لا نبي بعده اما بعد
فقد اطلعت على هذه الرسالة وتاملت جواب مفتي الاسلام وجدته حقا لا ريب



فيه ولا شك يعتريه كتبه حسين بن
ابراهيم مفتي المالكية ببلد الله المحمية

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين فاطلعت على هذه النبذة اللطيفة
ورايت ما افتى به مولانا حامل راية الامام الاعظم ابي حنيفة وما كتبه مولانا العلامة مفتي مذهب الامام



الشافعي وما سطره العلامة مفتي المالكية ورايته هو الحق الصريح وهو مذهبنا
على الراجح الصحيح كتبه الفقير محمد بن عبد الله مفتي الحنابلة بمكة المشرفة

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده فالجواب الموافق للصواب هو ما اجاب به



علماء الاسلام مفاتي البلد الحرام والله سبحانه وتعالى
الموفق - كتبه السيد محمد الحنفي المدرس بالمسجد الحرام

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله فما اجاب به مفاتي الاسلام المحققون الاعلام
هو الحق الذي يجب المصير اليه والتحقيق الذي ينبغي التعويل عليه وان هذه الرسالة
قد اشتملت على الادلة الواضحة والحجج الفاضحة اضاءت بها شموس التحقيق واشرقت
عليها كواكب التدقيق سلت صوارم الحجج القطعية على عقائد الملحدين ورمت شهبها



شياطين المبطلين والله الموفق للصواب واليه المرجع والماب
كتبه عبد الرحمن بن عثمان جمال المدرس بالمسجد الحرام

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي شرح صدورنا بالاسلام والصلوة على سيدنا
وعلى اله واصحابه الكرام اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة وما اجاب به مفاتي البلد



الحرام فوجدته الصواب الذي يجب الرجوع اليه والتحقيق الذي
ينبغي التعويل عليه كتبه عبد الرحمن بن حامد المكي المدرس

بسم الله الرحمن الرحيم اللهم هداية للصواب ما اجاب به هؤلاء العلماء من
تاييد ما في هذه الرسالة المؤيدة بنور البرهان المؤزرة بقواطع الحجج والتبيان



هو الحق الذي يجب المصير اليه والصواب الذي لا يعول
في المشكلات الا عليه رسمه السيد عبد الرحمن

بسم الله الرحمن الرحيم سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا والصلوة على من ارسلته
رحمة للعلمين وعلى اله واصحابه ايمة الدين اما بعد فقد تاملت هذه الرسالة ووقفت
على ما اجاب به موالينا العلماء الكرام وايمة الدين والاسلام ببلد الله الحرام فوجدته الحق



الذي لا يعول الا عليه والصحيح الذي لا محيد عنه الا اليه كتبه
مصطفى بن محمد احد المدرسين ببلد الله الامين

بسم الله الرحمن الرحيم حمدا لك يا من هديتنا للصواب والصلوة على سيدنا وال والاصحاب اما بعد



فاني وجدت هذه الرسالة وما اجاب به مفاتي الاسلام في البلد الحرام هو المعول
عليه فيجب العمل به والرجوع اليه كتبه الفقير عمر بركات الشامي

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي قوى شريعة سيد المرسلين بالعلماء

الرّاسخين صلّى الله عليه وعلى آله واصحابه إلى يوم الدين أمّا بعد فلمّا تعكّرت بالذي جرى بالسؤال والجواب في هذه الرسالة ثمّ تأمّلت ما أفتى المفاتي والله رسوله بالمسجد الحرام فرأيت جوابهم صوابًا يوفق الحديث وبمحكم القرآن الذي بيّن فيه الحلال والحرام كتبه عبد الرحمن بن محمد مراد

عبد الرحمن بن محمد مراد

بسم الله الرحمن الرحيم ما اجاب به موالينا الكرام من المفاتي والعلماء العظام المقيمين ببلد الله الحرام هو الحري بالقبول كتبه رحمة الله

رحمت الله

مواهير علماء المدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على قدر الإمكان والصلوة على سيدنا سيد ولد عدنان أمّا بعد فأقول إنّ ما ذكره زيد هو القول السديد والعمل به هو الفعل الحميد نمّقه الفقير محمد مصطفى الياس مفتي المدينة المنورة

محمد مصطفى الياس

بسم الله الرحمن الرحيم الذي أقول له وأمنت به تعالى إنّ ما قاله زيد هو الحق المبين ومنهج المؤمنين والصواب الذي يجب المصير إليه والصراط المستقيم الذي ينبغي المسير عليه كتبه السيد جعفر بن إسمعيل مفتي الشافعية بالمدينة المنورة

جعفر بن اسمعيل

بسم الله الرحمن الرحيم ما قاله زيد فهو حق والاتباع به احق حرّره السيد محمد جلال الدين قاضي بالمدينة المنورة

محمد جلال الدين بن
قاضی مدینہ

عبد الجبار
مفتی حنبلیہ

حسین حسن بن
مدرس مسجد نبوی

یوسف غزنوی السید
مدرس مدرسہ المحمودیہ

ابراهیم بن محمد خیار
مدرس

محمد علی بن السید الظاهر
مدرس مسجد نبوی

عبد الجلیل افندی
مدرس

عبد الله بن احمد
مدرس

مواهير علماء العجم من مشاهير ديار الهند

ما قاله زيد فهو صحيح وعليه العلماء ووقع اتفاق أهل السنة والجماعة

على وجوب التزام المذهب الواحد والله أعلم بالصواب وإليه المرجع والمآب حرّره

قطب الدين محمد

محمد عبد رب

ضياء الدين خواجه

محمد يوسف دهلوي

محمد مسعود

صحّ ما قاله زيد الفقيه وبطل ما قال عمرو السفيه عند أهل السنة والجماعة

علی جعفری میر محبوب

الذي قاله زيد فهو الحق الصريح والذي قاله عمرو فهو الزعم القبيح

محمد كرم الله

الحمد لله تعالى والصلوة على سيدنا أمّا بعد فأثبت زيد حق الشريعة ليهتدي به عمرو والله أعلم وعلمه أحكم

محمد هاشم

ما قاله زيد فهو الصواب كما هو مدلول السنة والكتاب وعليه أهل السنة والجماعة

محمد شاه

ما حرّره المجيب فهو صحيح بناء على الروايات المذكورة في الجواب

محمد علی دهلوی

طلع الحق حق الطلوع وسطع الصدق حق السطوع

محمد حسين فقير دهلوي

قد انعقد الإجماع بحسب العمل من العلماء الأعلام والفضلاء الكرام والأولياء العظام وصلحاء أهل الإسلام من المفسرين والمحدثين والفقهاء المتقين والمجتهدين بل اتفقت الأمة المرحومة كافة في جميع الأوطان والأقطار والأمكنة والأمصار والأزمنة والأعصار بعد تقرّر المذاهب إلى هذا الآن على أن يتبع كلّ واحد منهم مذهبًا معيّنًا بالإحسان حرّره

حسين شاه

لا شك في أمر التقليد قد اتفقت عليه الآراء وتلقّاه العلماء

محمد لطف الله

ما قاله زيد فهو الحق الصريح وما قاله عمرو فهو القول القبيح نمّقه

محمد عبد الحق

ما قاله زيد فهو مقبول العلماء الأعلام وما قاله عمرو فهو غير مسلّم عند الفضلاء العظام

الهی بخش

الذی افاده الواقف علی مدارک المعقول والمنقول العریف بغوامض الفروع والاصول الحقیق
زید انه هو نفیس عبقری ولطیف بهی وما جرّه عمرو
فکله عمرا ولهم عاطل واخره باطل

محمد نواب علی

تقلید الواحد منهم اقرب الی الضبط
وابعد عن الخبط
کتبه

محمد نور الحسن ۱۲۶۸

قول زید صواب وصحیح وحق صریح

احمد علی سہارنپوری ۱۲۷۰

محمد وجیہ

مواهیر علماء الفنجاب

ما قاله زید فهو حق مطابق بالکتاب
والسنة واجماع العلماء الراسخین

ما قاله زید فهو حقیق بالقبول عند اهل
المعقول والمنقول وما ینکره الا الجهول

قادر بخش

عبد الرب ۱۲۸۰

عبد الرحمن ملتانی

ما قاله زید فهو المقبول والمعمول عند اهل السنة والجماعة وما قاله عمرو فهو المخالف للمعقول والمنقول

غلام نبی ملتانی

قادر بخش ملتانی

فتح محمد ملتانی

غلام غوث

نور احمد لاهوری

شهدت وختمت علی ان العلماء الذین زینوا هذه الرسالة بعلاماتهم
ومواهیرهم کلهم مع جامع هذه الرسالة علی دین متین

نور محمد ملتانی

ما قاله زید فهو
مطابق بالکتاب والسنة
والاجماع والقیاس

خدا بخش ملتانی

مدعی زید ثابت
عند اهل السنة
والجماعة

احمد الدین

ما قاله زید هو الدین الذی استقر علیه قواعد الاسلام وتقرر علیه آراء علماء الانام والذی قاله عمرو
متمسکا بالکریمة فهو متولد من قلة تبحره فی الاصول وکثرة تجرده عن الحق المعقول
ولنعم ما قال بعض الظرفاء ان القرآن مال النسخ یتمسک به الغبی والذکی

محمود سلطان

ما قاله زید وجدناه حقا مطابقا للمعقول والمنقول موافقا
للفروع والاصول وما قاله عمرو وجدناه مخالفا للاجماع

عبد الله مسکین

محمد احسن ۱۲۶۰

ما ادعاه زید فهو ثابت بآیات قطعیة واحادیث مشهورة واجماع امة وقیاس صحیح
وهو معمول فی الامصار واکناف العالم واطرافه فصار مجمعا علیه من اهل السنة
والجماعة قولا وفعلا وما قاله عمرو فتسویلات نفسانیة وتخیلات
فلسفیة سببها نقصان فی العلم من الاصول
والفروع واعراض عن طریقة الحقة

فتح محمد

لا شک ان التزام اتباع الواحد منهم اقرب
الی ضبط الاحوال وابعد عن تشتت البال

محمد عبد اللطیف

ما قاله زید من تقلید المعین فهو
حق لتوارث الامة علی تقلید المعین

ضیاء الدین فقیر ۱۲۰۱

عبد الله

ما قاله زید فهو
اضبط واصوب

ما قاله زید فهو ثابت وحق
وما قال عمرو فهو غیر زائد

ما افتی به العلماء علی ما حرره زید
فی المتن فهو
صحیح

احمد یار ۱۲۹۴

ما قاله زید فهو الحق الصریح وما قاله عمرو
فهو الباطل
الغیر صریح

علی محمود ۱۲۸۳

ما قاله زید فهو حق

محمد عبد الرحیم

قاضی عظیم الله

تاج الدین المفتی اللاهوری

محمد عبد الصمد

لقد اصاب زید وکلامه موافق بالسنة والکتاب واجماع
اولی الالباب ومخالفه ضال مضل بلا ارتیاب

احمد قاضی ۱۲۹۷

رحیم بخش ۱۲۹۰

ما قاله زيد فهو مطابق بكلام الملك الكريم وموافق بأحاديث النبي العظيم وما قاله عمرو فهو سبيل الطغيان وطريق البهتان

صاحب الدر المختار في الدر المختار والشيخ ابن الهمام في تحرير الأصول وابن حاجب في مختصر الأصول وغيرهم قالوا إن الرجوع عن التقليد بعد العمل ممنوع بالاتفاق وقال صاحب البحر في الرسائل الزينية فوجب على مقلد أبي حنيفة العمل بقوله ولا يجوز له العمل بقول غيره لما نقل الشيخ القاسم في تصحيحه عن جميع الأصوليين أنه لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق

حسن شاہ بٹالوی ۱۲۹

ما حرره المجيب النجيب في تقليد الإمام الواحد من الأئمة فهو مطابق بالكتاب والسنة وموافق لأقوال السلف

حافظ محمد حسن کشمیری

هذه الرسالة حجة وبرهان في تصويب قول زيد فمن لم يعمل بها فهو متبع شيطان مريد وكان كعمرو ضل وأضل حرره

عزیز الله حافظ

مواهير علماء الولاية

ما قاله زيد في هذه الرسالة فهو مقبول عند أهل السنة والجماعة	ما قاله زيد فهو المعمول به عند أهل السنة والجماعة	ما حكم زيد في هذه الرسالة فهو المقبول وهو المعمول عند أهل السنة والجماعة	ما قاله زيد فهو مقبول لنا ومعمول لنا وأفتينا به
دوست محمد حاجی ۱۲	حسن غلام	عبد الغفار ۱۲۸۲ھ	محمد عطا ۱۲۶۸

ما قاله زيد في هذه الرسالة فهو صواب وموافق بالكتاب والسنة وإجماع الأمة والقياس الصحيح وما قاله عمرو فهو خطأ

شهاب الدين

ما قاله زيد فهو معمول لي ولجميع قضاة زماننا وبوار في أهل السنة والجماعة وختمت عليه أن هذا الكتاب مقبول حرره سعد الدين

سعد الدین قاضی قندهار — ملا عبد الحق مفتی قندهار — محمد سعید مفتی قندهار — غلام محمد امین مفتی — محمد عمر مفتی کابل

عبد الرحمن قاضی کابل — فیض احمد — محمد ادریس — انشاء الله ۱۲۸۶ — نظام الدین

فاعلم أن مواهير علماء الحرمين الشريفين في ذلك الباب كافية وسائر المواهير إنما هي لتأكيد ذلك المرام لقوله عليه الصلوة والسلام إن الدين ليأرز إلى الحجاز كما تأرز الحية إلى جحرها والله أعلم

فتوای مفتیان مکه معظمه زادها الله شرفاً وتعظيماً بثبوت وجوب تقليد شخصي

ما قولكم دام فضلكم في أن العامي هل يجب عليه في زماننا هذا تقليد واحد من المجتهدين الأربعة أو له أن يقلد من شاء من العلماء وعلى تقدير وجوب تقليد أحد منهم هل يجوز التقليد الشخصي بأن يقلد أحداً واحداً منهم بالتعيين في جميع الفروع أم لا

الجواب

الحمد لله وحده ومن ممد الكون أستمد التوفيق والعون أنه يجب على المقلد الذي لم يبلغ درجة الاجتهاد في زماننا هذا تقليد واحد منهم وأن التقليد الشخصي جائز بل مستحسن بل لازم على القول المشهور عند الحنفية والشافعية أما الأول فلأن التقليد بغير هؤلاء الأربعة من المجتهدين وإن كان جائزاً عقلاً وشرعاً تقليدهم لكنه لما لم يثبت تدوين مذهب ذلك الغير وضبط قواعده واستقرار أحكامه وتحرير تلك الأحكام فرعاً فرعاً كما ثبت لمذاهب هؤلاء الأربعة يجب على المقلد تقليد واحد منهم لأن مذاهبهم قد دونت قواعدها قد ضبطت وأحكام تلك القواعد قد استقرت وتابعيهم قد حرروها غاية التحرير بحيث لا يوجد حكم إلا وهو منصوص إما إجمالاً وإما تفصيلاً قال المحقق ابن الهمام في آخر تكملة تحرير الأصول نقل إمام الحرمين إجماع المحققين على منع العوام من تقليد أعيان الصحابة بل يقلدون من بعدهم الذين سبروا ووضعوا ودونوا وعلى هذا ما ذكره بعض المتأخرين من منع تقليد غير الأربعة لانضباط مسائلهم وتقييد مطلقها وتخصيص عمومها ولم يدر مثله في غيرهم لانقراض أتباعهم وهو صحيح انتهى وقال المحقق ابن نجيم في ذيل القاعدة الأولى من الفن الأول من الأشباه ناقلاً عن التحرير أن الإجماع قد انعقد على عدم العمل بمذهب مخالف

للأئمة الأربعة انتهى وقال الطحطاوي في حاشيته على الدر في كتاب الذبائح قال بعض المفسرين فعليكم يا معشر المؤمنين اتباع الفرقة الناجية المسماة بأهل السنة والجماعة فإن نصرة الله وحفظه وتوفيقه في موافقتهم وخذلانه وسخطه ومقته في مخالفتهم وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم في المذاهب الأربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجا من هذه المذاهب الأربعة فهو من أهل البدعة والنار انتهى وقال المحقق ابن حجر المكي في الفتح المبين شرح الأربعين للإمام النووي أما في زماننا فقال بعض أئمتنا لا يجوز تقليد غير الأئمة الأربعة الشافعي ومالك وأبي حنيفة وأحمد بن حنبل رضوان الله عليهم لأن هؤلاء عرفت قواعد مذاهبهم واستقرت أحكامها وكثر تابعوهم وحرروها فرعا فرعا وحكما حكما فلا يوجد حكم إلا وهو منصوص لهم إجمالا أو تفصيلا بخلاف غيرهم فإن مذاهبهم لم تحرر ولم تدون كذلك فلا يعرف لها قواعد يستخرج بها أحكامها فلم يجز تقليدهم فيما حفظ عنهم لأنه قد يكون مشروطا بشروط أخرى وكلوها إلى فهم من قواعدهم فقلت الثقة بما يحفظ عنهم من قيود أو شروط فلم يجز التقليد ح انتهى فظهر مما نقلنا أن العامي يجب عليه في زماننا هذا تقليد واحد من المجتهدين الأربعة رضوان الله عليهم أجمعين وليس له أن يقلد غيرهم وأما الثاني فلأنه أقرب إلى الضبط وأبعد عن الخبط وفي تركه خوف تلاعب متلاعب بمذاهب المجتهدين ولزوم مفاسد يتعسر إصلاحها على المصلحين فلذلك اجتهد الفحول من علماء أهل السنة والجماعة سلفا وخلفا في تحرير مذهب من قلدوه وما خلطوا ذلك المذهب بمذهب غيره واختار المحققون منهم اتباع المقلد لمذهب إمامه في كل تفصيل وقال الإمام الغزالي في بحث أركان الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر على كل مقلد اتباع مقلَّده في كل تفصيل فإذا مخالفة المقلد متفق على كونه منكرا بين المحصلين انتهى وقال القهستاني في شرح مختصر الوقاية قبيل كتاب الأشربة واعلم أن من جعل الحق متعددا كالمعتزلة أثبت للعامي الخيار في الأخذ من كل مذهب ما يهواه ومن جعل الحق واحدا كعلمائنا ألزم للعامي إماما واحدا كما في الكشف فلو أخذ من كل مذهب مباحه صار

فاسقا تاما كما في شرح الطحاوي انتهى وقال الإمام الشعراني في الميزان أما من لم يصل إلى شهود عين الشريعة الأولى وجب عليه التقليد بمذهب واحد خوفا من الوقوع في الضلال وعليه عمل الناس اليوم انتهى وقال المحدث الدهلوي ولي الله في عقد الجيد المرجح عند الفقهاء أن العامي المنتسب إلى مذهب لا يجوز له مخالفته انتهى ومن قال إن التقليد مطلقا أو التقليد الشخصي بدعة وضلالة فهو مبتدع ضال ويلزم على قوله أن السواد الأعظم من الأمة المحمدية اجتمعوا على الضلالة وإن مائة ألوف منهم من العلماء العظام والأولياء الكرام وغير المحصورين من الصلحاء الفخام الذين اتفقت كلمة جمهور أهل السنة والجماعة على عظم درجتهم وجلالتهم وصلاحهم وورعهم وصلابتهم في أمر الدين كانوا مستبدعين ضالين وماتوا على البدعة والضلالة حاشاهم حاشاهم أن يكونوا كذلك وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله لا يجمع أمتي أو قال أمة محمد على ضلالة ويد الله على الجماعة من شذ شذ في النار رواه الترمذي وقال اتبعوا السواد الأعظم فإنه من شذ شذ في النار بل هذه الشرذمة القليلة يخاف عليهم أن يكونوا مطامع الشيطان وأن يخلعوا ربقة الإسلام عن أعناقهم قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الشيطان ذئب الإنسان كذئب الغنم يأخذ الشاذة والقاصية والناحية وإياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة رواه أحمد وقال من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الإسلام عن عنقه رواه أحمد وأبو داود والعجب من هؤلاء الجهلة أنهم يدعون الناس إلى تقليدهم ويمنعون الناس عن تقليد الأئمة المجتهدين الذين انعقد الإجماع على كمال علمهم وديانتهم وورعهم وقوة اجتهادهم في استنباط المسائل وغاية سعيهم في أمر الدين وفقنا الله وإياهم للصواب والله أعلم وعلمه أتم. أمر برقمه خادم الشريعة عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله لهما.





حامدا مصليا مسلما ولقد أجاد مولانا مفتي الإسلام دام مجدهم فيما أفاد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّی اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ قَدِ اطَّلَعْتُ عَلٰی مَا حَرَّرَهٗ مُفْتِی الْاَنَامِ
بِبَلَدِ اللّٰهِ الْحَرَامِ مِنَ الْجَوَابِ عَنِ السُّؤَالِ عَنْ وُجُوْبِ التَّقْلِيْدِ لِوَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ مِنْ غَيْرِ
تَرْدِيْدٍ فَوَجَدْتُهٗ جَوَابًا صَحِيْحًا مُطَابِقًا لِمَا هُوَ فِی الْمَذَاهِبِ مَنْصُوْصٌ عَلَيْهِ فَيَجِبُ الرُّجُوْعُ عِنْدَ



الْاِخْتِلَافِ اِلَيْهِ وَفِيْهِ كِفَايَةٌ وَمَقْنَعٌ لِمَنْ كَانَ
يُمَرُّ مِنَ التَّوْفِيْقِ وَمُسْتَمِعٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی
اَعْلَمُ - اَمَرَ بِرَقْمِهٖ الْمُرْتَجِیْ مِنْ رَّبِّهِ الْغُفْرَانَ
اَحْمَدُ بْنُ زَيْنِ دَحْلَانَ مُفْتِی الشَّافِعِيَّةِ
بِمَكَّةَ الْمَحْمِيَّةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ
وَمَشَايِخِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اَمَّا بَعْدُ فَقَدِ اطَّلَعْتُ
عَلٰی هٰذَا السُّؤَالِ وَمَا حَرَّرَهٗ مَوْلَانَا مُفْتِیْ مَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ فِی الْحَالِ فِیْ خُصُوْصِ التَّقْلِيْدِ
لِوَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ هُوَ عَيْنُ الصَّوَابِ الْمُوَافِقُ لِنُصُوْصِ الْمَذْهَبِ بِلَا شَكٍّ
وَلَا اِرْتِيَابٍ وَحَيْثُ اَنَّهٗ جَوَابٌ صَحِيْحٌ مُطَابِقٌ لِلسُّنَّةِ السَّنِيَّةِ وَالشَّرِيْعَةِ النَّبَوِيَّةِ فَيَجِبُ
اَنْ يَّكُوْنَ الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ وَالْمَرْجِعُ عِنْدَ الْاِشْتِبَاهِ اِلَيْهِ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ



وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
خَادِمُ الشَّرِيْعَةِ بِبَلَدِ اللّٰهِ الْمَحْمِيَّةِ اَبُوْبَكْرِ
مُجِیْ بَسْيُوْنِیْ مُفْتِی الْمَالِكِيَّةِ كَانَ اللّٰهُ فِیْ عَوْنِهٖ

ترجمہ

کیا فرماتے ہین علماء مکۂ مکرمہ اس باب مین کہ ہمارے زمانے مین عامی کو ایک مجتہد کی چار اماموں سے تقلید واجب ہو یا جسکی چاہے علماء سے تقلید کرلے اور در صورتے کہ ایک امام کی تقلید واجب ٹھیری تو کیا تقلید شخصی یعنی ایک ہی امام کی پیروی سب فروع مین جائز ہو یا نہین بَيِّنُوْا تُوْجَرُوْا

الجواب

ساری حمد و ثنا خدای یکتا کے لیے خاص ہو جہان کے مددگار سے توفیق اور مدد کا خواستگار ہون بے شک ہمارے زمانے مین

ایک امام کی ایمۂ اربعہ سے تقلید واجب ہو اُسپر جو درجۂ اجتہاد کو نہ پہونچے اور بتحقیق تقلید شخصی جائز اور پسندیدہ بلکہ حنفیون اور شافعیون کے نزدیک لازم ہو پہلی بات یعنی ایمۂ اربعہ مین سے ایک امام کی تقلید کے وجوب کی دلیل یہ ہو کہ ہر چند ان چار اماموں کے سوا کسی دوسرے مجتہد کی تقلید بھی عقلاً و شرعاً جائز ہو مگر چونکہ سوا ان چار امامون کے کسی کے مذہب کی تمدین اور قواعد کا ضبط اور حکمون کا استقرار اور سب فروع کی تحریر عمل مین نہین آئی ہو اسلیے ایک مجتہد کی چار امامون سے تقلید واجب ہو کیونکہ انکے مذاہب بخوبی مدون ہو گئے ہین اور قاعدے مضبوط اور احکام مقرر ہین اور بھی اُنکے تابعون سے سب مسائل عمدگی سے لکھے گئے ہین یہان تک کہ ہر ہر جزئی خواہ اجمالاً ہو خواہ تفصیلاً منصوص ہو امام محقق ابن الہمام نے کتاب تحریر الاصول کے تکملے مین امام الحرمین سے نقل کیا ہو کہ محققین کا اجماع ہو اسپر کہ عام مسلمان صحابۂ کبار کی تقلید سے منع کیے جائیں بلکہ تقلید پچھلون کی کرین جنھون نے امتحان سے مسائل بنائے اور پھر مذاہب مدون کرائے اور اسی بنیاد پر ہو جو بعضے متاخرین نے چار امامون کے سوا کسی اور کی تقلید کو منع فرمایا ہو اسلیے کہ انھین چار مذہبون مین ضبط اور تقیید اور تخصیص موجود ہو چنانچہ ایسا انتظام کسی اور مذہب مین نہین ہو کیونکہ انکا تابع کوئی نہین رہا اور یہ تصریح متاخرین کی صحیح ہو انتہی اور محقق ابن نجیم مصری نے بھی اشباہ کے پہلے فن کے پہلے قاعدے مین تحریر سے نقل کیا ہو کہ ان چارون مذہبون کے مخالف پر عمل کرنے مین اجماعی ممانعت ہو انتہی اور علامہ سید احمد طحطاوی نے حاشیۂ در مختار کے کتاب الذبائح مین بعضے مفسرین سے نقل کیا ہے کہ سب مسلمانون پر فرقۂ ناجیۂ اہل سنت کا اتباع لازم ہو اسواسطے کہ خدای پاک کی نصرت اور حفظ اور توفیق اہل سنت کی موافقت مین ہو اور غضب و عذاب الٰہی و رسوائی اہل سنت کی مخالفت مین ہو اور یہ فرقۂ ناجیہ آج چار مذہبون مین منحصر ہو یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی اور جو شخص ان چار مذہبون سے خارج ہو وہ بدعتی اور ناری ہو انتہی اور محقق ابن حجر مکی فتح المبین مین جو امام نووی کی اربعین کی شرح ہو لکھتے ہین لیکن ہمارے زمانے مین پس بعضے ایمۂ دین نے فرمایا ہو کہ چار امامون کے سوا کسی دوسرے کی تقلید ناروا ہو کیونکہ ایمۂ اربعہ کے مذاہب کے قاعدے مشہور اور احکام مقرر ہین اور اُنکے تابعون نے ہر فرع اور حکم کو لکھدیا ہو کوئی حکم غیر منصوص نہین خواہ اجمالاً ہو یا تفصیلاً برخلاف دوسرے مذہبون کے کہ وہ ایسے محرر اور مدون نہین نہ اُنکے قواعد مشہور ہین جنسے احکام نکالے جائین پس اِنکے محفوظ احکام مین بھی تقلید روا نہوئی کیونکہ کبھی کوئی بات کسی ایسی شرط سے مشروط ہو جو اُنکے قواعد سے مفہوم ہو یعنی صریح مذکور نہین پس قیود اور شروط محفوظ کا بھی اعتبار کم ہو گیا تو انکی اب تقلید جائز نہوئی انتہی پس ان منقولات سے ظاہر ہوا کہ ہمارے زمانہ مین عوام یعنی مجتہدین سے کم رتبے کے

مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک امام کی ایمۂ اربعہ سے تقلید کرین دوسری بات یعنی تقلید شخصی کا جواز اور لزوم تب
اسلیے کہ وہ بہت مضبوط ہی اور خبط سے بہت دور ہے اور اُسکے ترک مین خوف لہو ولعب کا ہی مجتہدین کے مذہبون سے
اور نیز ترک تقلید شخصی مین ایسے فسادلازم آتے ہین جنکی اصلاح کسی اصلاح کنندہ سے غیر ممکن ہی اسی واسطے بڑے بڑے
نامی گرامی علمای اہل سنت نے خواہ متقدمین مین سے تھے یا متاخرین سے اپنے امام کے مذہب کے لکھنے مین ایسی
کوشش کی کہ وہ دوسرے مذہب سے خلط نہوے اور محققین نے یہی اختیار کیا ہی کہ مقلد کو ہر واقعے مین اپنے امام کی
ہی تقلید کرنی چاہیے امام غزالی نے امر معروف اور نہی منکر کے ارکان مین لکھا ہی کہ ہر مقلد پر ہر مسائل مین اپنے امام کی
ہی تقلید لازم ہی اور مخالفت امام کی گناہ ہی انتہی قہستانی نے مختصر الوقایہ کی شرح مین کتاب الاشربہ کے پہلے لکھا ہی
جان لو کہ جسنے معتزلہ کی طرح حق کو متعدد قرار دیا اُسنے عام مسلمانون کے لیے ہر مذہب پر عمل کرنیکا اختیار ثابت کیا اور
جسنے اہل سنت کے طور پر حق ایک ہی مقرر کیا اُسنے ایک ہی امام کی پیروی کو لازم گردانا جیسا کہ کشف مین لکھا ہی پس جسنے
ہر مذہب سے اپنے مطلب کے موافق مسئلے لیا وہ سخت گنہگار ہی جیسا کہ شرح طحاوی مین ہی اور امام شعرانی رحمہ نے
میزان مین لکھا ہے کہ جو شخص مین شریعت اولے کے شہود تک یعنی رتبۂ اجتہاد تک نہین پہونچا اُسپر ایک ہی مذہب
کی تقلید واجب ہی تاکہ گمراہ نہو وادلہ اسی وجوب تقلید شخصی پر مسلمانون کا عمل رہا ہی انتہی اور محدث دہلوی شاہ ولی اللہ
نے عقد الجید مین لکھا ہی کہ فقہا کے نزدیک اسی کو ترجیح ہے کہ مقلد مذہب کو اپنے مذہب کی مخالفت ناروا ہی انتہی اور جسنے
کہا کہ مطلق تقلید یا تقلید شخصی بدعت اور گمراہی ہی تو وہ خود بدعتی اور گمراہ ہی اور اُسکے قول پر لازم آیا کہ سواد اعظم
امت مرحومہ کا گمراہی پر ہے اور لاکھون مقلد مسلمان جنمین بہت علما و اولیا و صلحا داخل ہین اور جنکی عظمت شان اور
جلالت برہان و صلاح و تقوی و صلابت دینی پر اکثر اہل سنت متفق الکلمہ شاہد ہین وہ سب کے سب بدعتی اور گمراہ
تھے اور بدعت و گمراہی پر مرے پناہ بخدا پھر پناہ بخدا ایسے قول اور قائلین سے حال آنکہ بے شک وہ سب اپنے تھے
جیسا کہ یہ لوگ اُنپر گمان کرتے ہین کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بے شک اللہ تعالی میری امت کو
گمراہی پر جمع نکریگا اور خدای پاک کا ہاتھ جماعت پر ہی جو جماعت سے نکلا وہ آگ مین جا پڑا روایت کیا اسکو ترمذی
نے اور بھی فرمایا کہ تم سواد اعظم کی پیروی کرو بے شک جو نکلا اُسنے آگ مین جا پڑا پس لاکھون خواص و عوام اہل اسلام
مقلدین مذہب گمراہ نہین ہین بلکہ یہ چند شخص منکرین تقلید کہ اُنپر سخت خوف ہی کہ شیطان کے منظور ہو کر اسلام
کا قلادہ اپنی گردنون سے اُتار دین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی جیسا کہ بکریون
کا بھیڑیا اکیلی اور کنارہ گیر کو پکڑ لیتا ہی اختلاف سے بچو اور جماعت و جمہور سے چلو روایت کیا اس حدیث کو

امام احمد نے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص جماعت اسلام سے بالشت بھر نکلا پس بے شک اُسنے قلادہ اسلام کا اپنی
گردن سے اُتار دیا روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداود و نسائی اور تعجب ہی اُن جاہلون سے کہ لوگون کو



اپنی تقلید کی طرف بلاتے ہین اور ایمۂ مجتہدین کی تقلید سے ہٹاتے ہین جنکے
کمال علم و دیانت و پرہیزگاری و اجتہاد پر سب کا اجماع ہی اللہ تعالی ہمکو اور اُنکو نیک
توفیق دے اور خدا بہتر جانتا ہے۔ یہ جواب لکھوا دیا عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج مکہ مکرمہ
کے مفتی نے اللہ تعالی اُنکی مدد کرے حمد اور درود اور سلام سے ختم کرتا ہون۔



مولانا مفتی الاسلام نے بہت عمدہ جواب کا افادہ فرمایا ہی اُنکی بزرگی ہمیشہ رہے

خدای یگانہ کو سب حمد ہی اور خدای سبحانہ کا درود و سلام اُنپر جنکے پیچھے کوئی نبی نہین اما بعد مین نے مطالعہ کیا
مکہ شریف کے مفتی الاسلام کے جواب کو جو سوال تقلید یک امام پر ایمۂ اربعہ سے تحریر فرمایا ہی پس مین نے اسکو



جواب صحیح مطابق مذاہب حقہ کے پایا اختلاف کی حالت میں
اس تحریر کی طرف رجوع واجب ہی اور اسمین کفایت و قناعت ہے
اسکے لیے جسکو توفیق سے مدد ملی اور خدای پاک کو بہت علم ہی۔
یہ لکھوایا احمد بن زین دحلان مکی شافعیون کے مفتی
نے حق تعالے اُسکو اور اُسکے والدین اور مشایخ
اور دوستون اور سب مسلمانون کو بخشے۔

خدای لاشریک یعنی یگانہ کے لیے ساری حمد و ثنا ہی اور خدا کا درود ہو اُنپر جنکے بعد کوئی نبی نہیں ہی خدایا مجکو علم زیادہ
دے اما بعد پس مین مطلع ہوا اس سوال پر مکہ معظمہ کے مفتی کے جواب پر جو تقلید شخصی کے ثبوت میں لکھا گیا ہی یہ عین
صواب اور بے شک موافق مذہب کی تصریحات کے ہی اور چونکہ یہ جواب صحیح موافق شرع اسلام کے ہی تو اسی پر اعتبار کا
دارومدار ہی اور بوقت اشتباہ اسکی طرف رجوع لازم ہی حق تعالی موفق صواب ہی اور اُسی کی طرف مرجع و مآب ہی

ابوبکر محمی بسیونی مکی مالکیون کے مفتی نے
یہ لکھا اللہ تعالے مدد کرے۔

ابوبکر محمی بسیونی

حمد اور سلام کے بعد علی بن محمد
بن حمید مفتی الحنابلہ بمکۃ المکرمۃ

علی بن محمد بن حمید ۱۲۸

فتوای مفتیان حرمین شریفین بر کتاب الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

۳۱ وبہ نستعین حامدا للہ تعالی ومصلیا علی نبیہ والہ اجمعین اما بعد فما قولکم

دام فضلكم في رجل يقول إن أكثر مسائل كتب الفقه خلاف القرآن والحديث وإن الأئمة الأربعة رحمهم الله تعالى ليسوا على الحق لا سيما الإمام أبا حنيفة النعمان أقواله مخالفة للقرآن والحديث وإنه ما تلقى في جميع عمره إلا سبعة عشر حديثًا ويزعم أنه مخالف للقرآن والحديث وشنع عليه تشنيعًا فاحشًا وصنف في ذلك كتابًا وسماه الظفر المبين في رد مغالطات المقلدين وطبعه وأفشاه وذكر فيه بعض المسائل المذكورة في كتب الحنفية وسطر أيضًا في رقم مائة من الكتاب المسطور قائلًا إن هذه مخالفة للقرآن والحديث وقال من قلد أبا حنيفة تقليدًا شخصيًا فهو مرتكب بالحرام أو مشرك واستدل بقوله تعالى اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابًا من دون الله قال كل ذلك مخالف القرآن والأحاديث الصريحة وأعرض عن الأحاديث التي استدل بها الإمام رحمه الله تعالى وأرضاه وهذا لأجل أن يصد الناس العمل بالفقه بقوله مسائل الفقه مردودة خصوصًا مسائل الإمام وينفر كل من عمل بها من عوام الناس ويدعوهم ويرغبهم في العمل بالحديث مطلقًا سواء كان ناسخًا أو منسوخًا ضعيفًا أو موضوعًا حتى ترك الناس العمل بالكتب المعتبرة كالهداية والنقاية والبحر والمنتقى والهندية والكنز وشرحه والدر وحواشيه ويخرج كل من عمل بهذه الكتب المجلة المعظمة عن الإسلام ويلقبهم بالمشركين نعوذ بالله تعالى منه فما حكم هذا الرجل المصنف لهذا الكتاب ومن يعمل بــــــكتابه أفتونا مأجورين

الجواب

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب. حكم هذا الرجل المتصف بالصفات المذكورة أنه ضال مضل ساع في الأرض بالفساد وقد زين له سوء عمله فهو وأتباعه من حزب الشيطان ألا إن حزب الشيطان هم الخاسرون ويحسبون أنهم على شيء ألا إنهم هم الكاذبون وقوله من قلد أبا حنيفة كان مشركًا دليل على أنه خارج عن جماعة المسلمين وقد ورد في الحديث الشريف اتبعوا السواد الأعظم فمن شذ شذ في النار وما يقوله في حق الهداية التي هي هداية إلى أحكام الإسلام وفيما أطلعت عليها من المعتبرات التي تشرح صدور أولي الأعلام فهذه

هفوة منه تشير بزندقته نعوذ بالله منها وقد تقرر أن إهانة العلم والعلماء كفر خصوصًا التكلم بالفاحشة في حق الأئمة الأربعة رحمهم الله تعالى وقد انعقد الإجماع خلفًا عن سلف على وجوب تقليد واحد منهم لأن المجتهد مفقود بعد المائة الرابعة كما في أذكار النووي حيث إنه لم يوجد بعد هذا التاريخ من يستكمل شروط الاجتهاد ومن ادعاه فدون ذلك خرط القتاد لا سيما أقدمهم الإمام أبو حنيفة النعمان لا زالت منهلة على ضريحه الأقدس سحب الرحمة والرضوان كيف وقد أدرك جمعًا من الصحابة رض وسمع من جزم بذلك الحافظ الذهبي والحافظ العسقلاني وغيرهما شهد له النبي صلى الله عليه وسلم بالخيرية لأنه من التابعين بلا شبهة ولا بين ففي الحديث الشريف مرفوعًا خير أمتي القرن الذي بعثت فيه ثم الذين يلونهم الحديث من جامع الحافظ السيوطي وروى الشيخان عن أبي هريرة والذي نفسي بيده لو كان الدين معلقًا بالثريا لتناوله رجل من فارس قال الحافظ السيوطي هذا الحديث الذي رواه الشيخان أصل صحيح يعتمد عليه في الإشارة لأبي حنيفة وهو متفق على صحته وفي حاشية الشبراملسي قال ما جزم به شيخنا يعني الحافظ السيوطي من أن أبا حنيفة هو المراد من الحديث ظاهر لا شك فيه لأنه لم يبلغ من أبناء فارس في العلم مبلغه أحد إلا هو وقد شيعه كثير من أئمة الدين وكل منهم أقر بفضله وأثنى عليه على رؤوس الأشهاد بين المسلمين فقد روي عن خلف بن أيوب أنه قال صار العلم من الله تعالى إلى محمد صلى الله عليه وسلم ثم صار إلى الصحابة ثم صار إلى التابعين ثم صار إلى أبي حنيفة فمن شاء فليرض ومن شاء فليسخط انتهى فيجب على كل من أراد أن لا يخرج عن جماعة المسلمين أن يتباعد عن هذا الرجل الطاعن في أئمة الدين ويجب زجره إلى الدرجة التي بها انتهى عن هذا العمل الفضيح والكلام في هذا المقام يطول وفيما حررناه كفاية عند ذوي النهى من العقول والله يقول الحق وهو يهدي السبيل

نمقه الفقير محمد امين بالي الخنجي مفتي المدينة المنورة



مراجع الحنفية في مسجد خير البرية



المدرس بالحرم الشريف النبوي



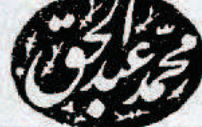
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَمِنْ مُمِدِّ الْكَوْنِ اَسْتَمِدُّ التَّوْفِيْقَ وَالْعَوْنَ اَلْحُكْمُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنَّهٗ ضَالٌّ مُضِلٌّ اَقْوَالُهُ الْمَسْطُوْرَةُ بِدَعٌ وَضَلَالَةٌ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا مُبْتَدِعٌ خَارِجٌ عَنْ طَرِيْقَةِ عُلَمَاءِ الشَّرِيْعَةِ وَخُصُوْصًا نَهْيُهٗ عَنِ اتِّبَاعِ الْكُتُبِ الْمُدَوَّنَةِ فِي الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ فَاِنَّ تِلْكَ الْمَذَاهِبَ مُسْتَمَدَّةٌ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ شَرِيْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ مَنْ خَرَجَ عَنْهَا كَانَ مَحْكُوْمًا بِكُفْرِهٖ وَيَلْزَمُ عَلٰى قَوْلِ هٰذَا الضَّالِّ اَنَّ السَّوَادَ الْاَعْظَمَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعُوْا عَلَى الضَّلَالَةِ وَاِنَّ مِائَةَ اُلُوْفٍ مِنْهُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْعِظَامِ وَالْاَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ وَغَيْرِ الْمَحْصُوْرِيْنَ مِنَ الصُّلَحَاءِ الْفِخَامِ الَّذِيْنَ اتَّفَقَتْ كَلِمَةُ جُمْهُوْرِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى جَلَالَتِهِمْ وَعِظَمِ دَرَجَتِهِمْ وَصَلَاحِهِمْ وَوَرَعِهِمْ وَصَلَابَتِهِمْ فِيْ اَمْرِ الدِّيْنِ كَانُوْا مُبْتَدِعِيْنَ ضَالِّيْنَ وَمَاتُوْا عَلَى الْبِدْعَةِ وَالضَّلَالَةِ حَاشَا ثُمَّ حَاشَا اَنْ يَّكُوْنُوْا كَذٰلِكَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ فَيَجِبُ عَلٰى وُلَاةِ الْاُمُوْرِ ضَاعَفَ اللّٰهُ لَهُمُ الْاُجُوْرَ رَدْعُ هٰذَا الضَّالِّ الْمُضِلِّ بِشَدِيْدِ النَّكَالِ وَلَوْ بِالْقَتْلِ نَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْهِدَايَةَ لِاَقْوَمِ طَرِيْقٍ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ اَمَرَ بِرَقْمِهٖ خَادِمُ الشَّرِيْعَةِ وَالْمِنْهَاجِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سِرَاجُ الْحَنَفِيُّ مُفْتِيْ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ كَانَ اللّٰهُ لَهُمَا



حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا لَا شَكَّ فِيْ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ ضَالٌّ مُضِلٌّ



حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا اَصَابَ مَنْ اَجَابَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ حَرَّرَهٗ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْحَقِّ عُفِيَ عَنْهُ



ترجمہ

اور ہم اللہ تعالی سے مدد چاہتے ہین اللہ تعالی کی حمد بجا لاکر اور اُسکے رسول اور اسکی آل سب پر درود پونہچا کر بعدہ یہ سوال ہی کہ آپ کیا فرماتے ہین ایسے شخص کے حق مین جو کہتا ہی کہ بالتحقیق اکثر مسائلے فقہ کی کتابون کے قرآن وحدیث کے برخلاف ہین اور بے شک چارون مجتہد حق پر نہین خصوصًا امام ابو حنیفہ نعمان کے بہت سے اقوال

مخالف قرآن اور حدیث کے ہین اور انکو ساری عمر مین صرف سترہ حدیثین ملین اور یہ امام قرآن وحدیث کے برخلاف عمل کرتے ہین اور اُس شخص نے امام صاحب کو بہت برائی سے یاد کیا ہی بلکہ اس بارے مین ایک کتاب بنام الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین تیار کرکے اسکو چھپوایا اور پھیلایا ہی اور اس کتاب مین ایک سو مسائلے فقہ حنفی کے لکھکر کہا کہ یہ سب قرآن وحدیث کے مخالف ہین اور یہ بھی کہا کہ جو کوئی ابو حنیفہ کی تقلید شخصی کریگا تو وہ شخص حرام کار اور مشرک ہے بدلیل اس آیت شریف کے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنی پکڑا اُنھون نے اپنے علما اور زاہدون کو رب سوا خدا کے پھر کہا اُس شخص نے کہ یہ سب مسائل فقہ کے قرآن اور فلان فلان حدیث کے مخالف ہین اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے جن حدیثون سے سند پکڑی تھی اُنسے روگردانی کی یعنی اُنکو چھوڑ دیا اور ظاہر نکیا اور یہ سب کوشش اسلیے کی کہ مسلمانون کو علم فقہ پر عمل کرنے سے منحرف کرے اور باز رکھے اور یہ بات سناتا ہی کہ فقہ کے مسائلے مردود ہین خاص کر امام اعظم کے مسائل اور عوام الناس کو فقہ پر عمل کرنے سے نفرت دلاتا ہی اور ہر قسم کی حدیث پر خواہ ناسخ ہو یا منسوخ ضعیف ہو یا موضوع عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہی ایسا کرتے کرتے یہان تک نوبت پونہچا دی کہ لوگون نے فقہ حنفی کی معتبر کتابون پر مثل ہدایہ ونقایہ وبحر الرائق ومنتقی وفتاوای عالمگیری وکنز اور اُسکی شرحون ودر مختار اور اُسکے حواشی پر عمل کرنا چھوڑ دیا کیونکہ وہ شخص ان کتابون پر عمل کرنے والون کو اسلام سے خارج کرکے مشرکین نام رکھتا ہی اللہ تعالے اِس بُرے کام سے مسلمانون کو اپنی پناہ مین رکھے پس اس شخص اور ایسی کتاب بنانے والے کا اور اس کتاب کے پڑھنے والے اور اُسپر عمل کرنیوالے کا کیا حکم ہی فتوی دیجیے حق تعالیٰ اجر دیگا

الجواب

ای پروردگار ہمارے دلون کو پیچھے دین سے منحرف نکر بعد اسکے کہ تو نے ہمکو ہدایت کی اور بخش ہمکو اپنی رحمت سے بے شک تو ہی بخشنے والا ہی حکم اس آدمی موصوف بصفات مذکورہ بالا کا یہ ہی کہ وہ خود بھی گمراہ ہی اور لوگون کو بھی گمراہ کرنیوالا ہی اور زمین مین فساد پھیلانے والا ہی اور بے شک کافی ہی اُسکے لیے اسکا بدعمل پس وہ اور اُسکے تابعدار شیطان کی جماعت مین داخل ہین خبردار ہو کہ یہ بے شک شیطان کی جماعت نقصان کار ہی اور یہ لوگ خیال کرتے ہین کہ اپنے پاس کوئی دلیل ہی خبردار بے شک یہی جھوٹے ہین اور قول اس شخص کا کہ امام ابو حنیفہ کا مقلد مشرک ہی یہ دلیل ہی اسکی کہ خود وہ مسلمانون کی جماعت سے خارج ہی اور بے شک حدیث شریف مین آیا ہی کہ نیکوکارون کی بڑی جماعت کا اتباع کرو پس جو بڑی جماعت سے نکلا وہ دوزخ مین پڑا اور ہدایہ جسمین احکام شرع کی طرف ہدایت ہی اور باقی معتبر فقہ کی کتابین جنسے علما کے سینے کھلتے ہین ان دینی کتابون کے حق مین اس شخص نے بیہودہ گوئی کی

تو یہ بھی اسکی بدخصلتی ہی جیسے اسکے زندیق ہونے پر اشارہ ہی اللہ تعالی ان باتون سے پناہ مین رکھے اور بے شک شرع مین مقرر ہی کہ علم دین اور علما کی توہین کفر ہی خصوصا چار امامون کے حق مین برا کہنا جنپر خدای پاک کی رحمتین نازل ہین اور بیشک پہلے پچھلے علما کا اجماع ہی اسپر کہ ان چار امامون سے ایک امام کی تقلید واجب ہی کیونکہ چوتھی صدی کے بعد پھر کوئی ایسا مجتہد نہو گا جیسا کہ اذکار نووی مین لکھا ہی اسلیے کہ اس تاریخ کے بعد ایسا شخص نہین پایا گیا جسمین اجتہاد کی پوری شرطین پائی جائین اگر کسی نے یونہی دعوی کر دیا تو وہ باطل ہے خصوصا امام اعظم جنکے مزار پرانوار پر باران رحمت برس رہا ہی سب سے پہلے مجتہد مقبول واجب الاطاعۃ ہین اور کیون نہو کہ انھون نے صحابہ کا زمانہ پایا اور وہ بے شک تابعی ہین اور اسپر یقین کرنیوالے امام ذہبی اور امام عسقلانی وغیرہما بہت سے اکابر علما ہین جب امام صاحب تابعین سے ہین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے موافق بہترین امت سے ہین جیسا کہ حدیث مین آیا ہی آپنے فرمایا کہ میری امت مین بہتر صحابہ ہین پھر تابعین آخر حدیث تک روایت کیا اسکو امام سیوطی نے اپنی جامع مین اور صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما مین بروایت ابوہریرہ آیا ہی کہ آپ نے فرمایا بخدا اگر دین اسلام ثریا سے لٹکا ہوتا یعنی زمین سے نکلکر ساتوین آسمان پر چلا جاتا تو فارسیون سے ایک مسلمان اُسے اُتار لاتا امام سیوطی نے کہا کہ اس حدیث صحیح مین امام اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہی اور اسی پر اعتماد ہی اور حاشیہ شبراملسی مین لکھا ہی کہ شیخ مشایخ الحدیث امام سیوطی کا یقین کرنا کہ یہ حدیث صحیح امام اعظم کے حق مین ہی بے شک درست ہی کیونکہ فارسیون سے امام صاحب کے برابر کوئی عالم دیندار نہین ہوا انتہی اور بے شک بہت سے اماماں دین نے امام صاحب کی تقلید کی اور سبنے آپ کی فضیلت کا اقبال کیا بلکہ صدہا اہل اللہ نے آپکی تعریفین کین جیسا کہ خلف بن ایوب سے جو اماماں دین اور اولیای کاملین سے تھے روایت ہی کہ بے شک اللہ تعالی کی طرف سے علم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا اور آپ سے صحابہ کو ورثہ ملا اور صحابہ سے تابعین کو پھر امام ابوحنیفہ کو علم پونچا جسکا جی چاہے راضی ہو اور جسکا جی چاہے ناراض ہو انتہی پس جو شخص چاہے کہ دین کے دائرے سے نہ نکلے تو اُسپر واجب ہی کہ اس شخص یعنی ظفر مبین کے مصنف سے جو اماماں دین پر طعن کرتا ہی دور رہے یعنی اسکے ساتھ ہم سلام ہم کلام نہو اور اس شخص کو ایسی تعزیر اور تنبیہ کرنا چاہیے جسکے سبب سے یہ دین مین خلل اندازی سے باز آجائے کلام اس باب مین طویل ہی اور جسقدر ہمنے لکھا ہی یہ دیندار دانشمندون کے لیے کافی ہی اور اللہ تعالی رحمت گو اور ہادی حقیقی ہی - فقیر محمد امین بالی حنفی مدینہ منورہ کے مفتی نے یہ جواب لکھا -

محمد امین بالی زاد

مدینہ منورہ کی مسجد کے امامون سے

عبدالرحمن ازروی

مدینہ شریف کی مسجد کے مدرسون سے

حسن اسکوبی

سب تعریفین خدای یگانہ کے لیے خاص ہین جہان کے پروردگار سے توفیق اور مدد کا خواستگار ہون اس شخص کا حکم یہ ہی کہ بے شک وہ گمراہ ہی اور گمراہ کنندہ اسکی کتاب کے اقوال جو اوپر مذکور ہوے ہین بدعت اور گمراہی ہین بدعتی اور علمای شرع سے خارج ہونے والا ایسی باتین کرتا ہی اور بالخصوص اُسکا فقہ کی معتبر کتابون سے روکنا پس بے شک یہ چارون مذہب قرآن اور حدیث سے نکلے ہین اور یہ عین شرع محمدی ہین جو شخص اس سے نکلا کفر مین پڑا اور اُس گمراہ کے قول پر لازم آتا ہی کہ بڑی بھاری جماعت نیکوکاران امت مرحومہ کی گمراہی پر جمع ہوئی اور لاکھون مسلمان (جنمین سے ہزارہا علمای عظام و اولیاے کرام اور بے شمار نیکوکار جنکی عظمت شان اور جلالت برہان اور تقوی اور صلابت دینی پر سب اہل سنت بالاتفاق شہادت دیتے ہین) بدعتی گمراہ تھے اور بدعت اور گمراہی کی حالت مین مرے حالانکہ پناہ بخدا پھر پناہ بخدا ایسے ایمان کے سلب کرنے والے کلمے سے حالانکہ یہ سب کے سب مقلدین گمراہ نہ تھے بلکہ یقینا ہدایت پر تھے جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی بے شک اللہ تعالے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہ کریگا اور خدای پاک کا ہاتھ جماعت پر ہی اور جو جماعت سے نکلا وہ دوزخ مین پڑا روایت کیا اسکو ترمذی نے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ بڑی جماعت نیکوکاران اسلام کا اتباع کرو پس جو شخص جماعت سے نکلا دوزخ مین جا پڑا پس حاکمان اسلام پر اللہ تعالی اُنکو دوچند اجر عطا کرے واجب ہی کہ اس گمراہ اور گمراہ کنندہ (یعنی مصنف ظفر مبین) کو سخت تعزیر سے دفع کرین اگرچہ قتل سے دفع ہو ہم اللہ تعالی سے درخواست کرتے ہین توفیق اور ہدایت سیدھے راستے کی اور خداے پاک کو بہت علم ہی - امر کیا اسکے لکھنے کا خادم شرع عبدالرحمن بن عبداللہ سراج حنفی مکہ معظمہ کے مفتی نے -



بے شک یہ شخص یعنی مصنف ظفر مبین کا خود گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہی -

جواب دینے والا مصیب ہی اور خداے پاک اعلم بالصواب ہی -





تقاریظ دلپذیر عبارات بے نظیر مثبتہ مواہیر و دستخط علمای دار العلم و العمل فرنگی محل و لکھنؤ

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا مؤلف ظفر مبین محی الدین نے جسقدر اپنی تالیف مین غلو کرکے حضرات ایمۂ مجتہدین و اکابر دین پر لعن طعن ناروا کیا ہی علی الخصوص حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کو احادیث صحیحہ و نصوص صریحہ کی مخالفت کا بیجا الزام دیا ہی جس سے جملہ مقلدین و غیر مقلدین متنفر ہین اور رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ کی تلاوت کر رہے ہین اُسکے تلافی اور ازالے کے واسطے یہ کتاب فتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین مؤلفہ جامع فضائل و فواضل مولوی منصور علی خان صاحب مرادآبادی کافی و وافی ہی اور ہر اعتراض کا جواب شافی ہی کہ مین نے اس کتاب کو اول سے آخر تک جا بجا دیکھا ہی۔

محمد عبد الحی ابو الحسنات ۱۲۸۹

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی و الخفی

حامدًا و مصلیًا احقر نے اکثر مضامین کتاب الفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین کے جا بجا دیکھے موافق عقائد اہل سنت و جماعت مقلدین حنفیہ کے پائے فی الواقع واسطے جواب مغالطات ظفر المبین مؤلفہ محی الدین لاہوری کے کافی اور دفع مطاعن ایمۂ مجتہدین کے لیے وافی ہین واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

حررہ عبدہ الاسلی لاثیم خادم العلماء و الفقراء ابو الحیا محمد عبد الحلیم عفا عنہ اللہ الکریم ساکن مقام فرنگی محل لکھنؤ۔ ۲۵ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۰۱ یوم الخمیس

نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم خاکسار نے جو مضامین کتاب فتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین کے دیکھے تو بہت صحیح اور حسب عقائد اہل سنت و جماعت مذہب مقلدین حنفیہ کے پائے ہر چند کہ مصنف کتاب کی استعداد بخوبی تمام ہم جانتے تھے یعنی معقولات مین یہ شخص بھی سیکڑون مین ایک فرد ہی مگر اب اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ شخص جامع علوم دینیہ بھی ہی بڑی مشقت و محنت کی اللہ جزای خیر دے اور کل اہل اسلام کو عقائد باطلہ سے محفوظ رکھے آمین فآمین ثم آمین فقط حررہ اضعف عباد اللہ محمد فضل اللہ حنفی مدرس اول عربی کیننگ کالج لکھنؤ

ذلک فضل اللہ ۱۲۹

نحمدہ و نصلی علی رسولہ۔ فی الواقع کتاب الفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین مؤلفہ فاضل اکمل عالم باعمل مخزن محاسن خفی و جلی مولوی محمد منصور علی صاحب مرادآبادی ضاعف اللہ علمہ و عم فیضہ کتاب لاجواب ہی بلکہ نیر ہدایت و صواب ہی فقیر حقیر نے جا بجا چند اقوال دیکھے بغایت صحیح پائے فیاض مطلق مؤلف کو اجر جزیل عطا کرے اور جملہ ناظرین و سامعین کو فائدۂ تام بخشے

محمد امان الحق

حررہ محمد امان الحق تجاوز عن جرائمہ ربہ الفانی ابن مولانا الحاج محمد برہان الحق قدس سرہ الفرنجی محلی

باسمہ سبحانہ یہ کتاب فتح المبین بہت اچھی کتاب ہی الظفر المبین کا جواب لاجواب ہی اسکے مصنف نے رد اعتراضات مین سعی بلیغ فرمائی ہی اور تائید ایزدی سے ظفر بر ظفر پائی ہی اللہ تعالے مصنف کو اجر عظیم عطا فرماوے اور معترض کو ہدایت کرکے آیندہ ایسے اعتراضات باطلہ سے بچائے آمین حررہ فخر الدین احمد عفا عنہ اللہ الاحد الفرنجی محلی

احمد فخر الدین

ہو العلیم یہ کتاب فتح المبین بلا شبہ حسب تسمیہ فتح مبین بر مخالفین مقلدین ہی مضمون اسکا بلاشک ذریعۂ تائید دین ہی مصنف کو خدای تعالے جزائے خیر دے کہ تصنیف اُنکی فارق بین الباطل و الحق الیقین ہی۔ حررہ الفقیر محمد عبد الوہاب عفا اللہ عنہ ابن مولانا و مرشدنا الحافظ المولوی محمد عبد الرزاق دام فیضہم فی الآفاق علی الاطلاق

ہو الہادی مین نے کتاب فتح المبین کو جا بجا سے دیکھا واقعی اسم بامسمی ہی جناب باری مؤلف کی سعی کو مشکور کرے اور سنت سنیۂ حنفیہ کو منصور حررہ الفقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ

ہو الحق یہ نسخہ نہایت عمدہ پسندیدۂ اولی الالباب ہی ظفر مبین کا جواب لاجواب ہی اسکے مصنف نے تردید اعتراضات بیجا مین کوشش بہت فرمائی ہی فضل ایزدی سے ظفر پر ظفر پائی ہی خالق اکبر مصنف کو جزاے جزیل اور ثواب جمیل مرحمت فرمائے اور معترض کو ایسے اعتراضات واہیات سے آیندہ بچائے آمین یا رب العالمین۔ حررہ الراجی رحمۃ رب الفلق خادم العلماء اہل الحق المدعو بمحمد لمعان الحق غفر الغفار ذنوبہ و ستر الستار عیوبہ ابن مولانا و مرشدنا الحاج المولوی محمد برہان الحق قدس سرہ الفرنجی محلی

محمد لمعان الحق

فی الواقع این کتاب فتح المبین در رد مغالطات محی الدین مؤلف ظفر مبین عدیم البدل ست بلکہ

جہت مقلدین اہل سنت دستور العمل ست کہ از مطالعۂ آن در دام مکائد فرقۂ ظواہریہ نیایند و بر جادۂ تقلید خود

پا برجا مانند مصنف عالی مقام درین کتاب ہدایت انتساب کاری کرده کہ در دفع ہر اعتراض دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ از



قرآن وحدیث آورده کہ تا خصم نام نہاد عامل بالحدیث از تسلیم آن چاره نباشد و

شیرازۂ دفتر شبہاتش درہم پاشد و اللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب کتبہ ابو الحیش

محمد مہدی عفا عنہ اللہ الہادی ابن مولانا المولوی المفتی محمد یوسف الفرنگی محلی

لا الٰہ الا ہو العلی الرب الحکیم نحمده ونشکره علی ما اصطفی مولانا ومقتدانا نبینا المصطفی بالہدی ودین

الحق لیظہره علی الدین کلہ بالفتح المبین علی الملحدین غیر المقلدین لمن ہو رسول من اللہ یتلو صحفا مطہرة

فیہا کتب قیمة فی الطریقة الانیقة الحنیفة الحنیفیة القویمة والدین الثابت الی یوم الدین یریدون

ان یطفئوا نور اللہ بافواہہم ویابی اللہ الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون ان الدین عند اللہ الاسلام

ومن یبتغ غیر سبیل الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہم فی الآخرة خاسرون ونصلی ونسلم علیہ وعلی

المحبوبین المنسوبین الیہ من الہ البررة الفقہاء العرفاء وصحبہ الخیرة الخلفاء الحنفاء وسائر الاخناف

التابعین لہم باحسان سیما الائمة الاربعة الذین ہم للدین المتین اربعة ارکان خصوصا

علی امامنا ابی حنیفة شریفة والحنفاء الخلفاء الاعلام منہاج الملة سراج الامة اعظم ائمة الاسلام

اما بعد شفیق صدیق مظہر خلوص عمیق جوہر آئینۂ علوم گوہر خزینۂ فہوم فضائل و شمائل نشان مولوی محمد منصور علی خان

سنی المذہب حنفی المشرب مراد آبادی المقام لازال کاسمہ بعلمہ محمدا منصورا علیا علی الخصام نے ان دنون بمزید اہتمام کتاب

نایاب مطبوع ارباب الباب مسمی بالفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین تالیف فرمائی۔ اور مقامات چیده سے

ساعات عدیده مین اس خاکسار خادم صغار و کبار کے مطالعے مین درآئی۔ بملاحظہ تقریرات سنجیده جوابات

پسندیده کاسرۂ الاسنان کے ہفوات مطاعن پر ضعفائن غیر مقلدین مجتہدین سے نسبت ائمہ دین خصوص حضرات

بابرکات حنفیہ عالیشان کثر اللہ الرحمن معاشرہم فی کل مکان وزمان کے ساتھ اسانید صحیحہ وعبارات فصیحہ کے سزاوار

تحسین و ثنا خوانی معانی ومبانی وبانی کی پائی سلمہ اللہ تعالی وابقاه والی مدارج الکمال رقاه ولم یجعل لہ فی الکونین ضیرا



وجزاه فی الدارین خیرا آمین آمین رب العالمین حرره الفقیر الحقیر المقر بالجرم والتقصیر

حامل نعال العلماء العظماء النعمانیہ و متشبث اذیال الاولیاء الاصفیاء الجیلانیہ ابو الکرم

محمد اکرم الانصاری النظامی محتدا اللکنوی الفرنگی محلی مولدا تجاوز الرب الاکرم عما اجرم

بکرمہ الکریم وجعلہ کما کان اہلہ من ورثة جنة النعیم ابن مولانا الحافظ الحاج المولوی محمد نعیم دام بالفیض العمیم الفید الصمیم

حامدا ومصلیا ومسلما مین تصدیق کرتا ہون کہ مولوی منصور علیخان صاحب مؤلف کتاب ہذا



نے بہت قلیل زمانے مین محققانہ جواب ظفر مبین کا دیا ہی اور مکائد غیر مقلدین

کو بعبارات و تقاریر محققین ظاہر و ہویدا کر دیا ہی جزاه اللہ خیر الجزاء

حرره العاصی محمد عبد العزیز الفرنگی محلی غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ۔

ہو الموفق۔ درحقیقت الفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین جسکو جامع کمالات صوری

ومعنوی مولوی محمد منصور علی خان صاحب مراد آبادی نے تالیف کیا دریا کو کوزے مین بھر دیا تقریر

بے نظیر و تحریر دلپذیر ہی خصوص فرق ضالہ کے حق مین بے نیام شمشیر ہی۔ راقم آثم نے جا بجا چند



اقوال دیکھے صحیح و درست پائے خداوند عالم مؤلف کو جزای خیر عطا کرے اور

سائر مستفیدین و مسترشدین کو نفع بخشے۔ نمقہ خادم اولیاء اللہ الکریم محمد ابراہیم

غفر اللہ الرحیم ابن مولانا المولوی علی محمد رحمہ اللہ الصمد الفرنگی محلی

مین نے فتح المبین اور ضمیمے کو جا بجا سے دیکھا غیر مقلدین کے اعتراضات نفسانیہ کا اسمین کافی جواب ہی



خداوند عالم مؤلف و صاحب ضمیمہ کو جزائے خیر عنایت فرمائے اور اس مؤلف

و ضمیمہ کو مقبول و مشفع بہ کرے حرره خادم اولیاء اللہ الباری

محمد عبد الباقی تجاوز اللہ عن سیآتہ یوم التلاقی ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقت مین کتاب مذکور

غیر مقلدین کا پورا جواب ہی

اور ضمیمہ اسپر نور علی نور۔ حرره

خادم اولیاء اللہ الباری

محمد عبد الہادی غفر لہ

اللہ ذو الایادی یوم ینادی

المنادی لاہل المدن والبوادی



نحمدہ ونستعینہ مولوی منصور علی خان صاحب نے یہ کتاب فتح المبین بہت اچھی
تحریر فرمائی۔ رد اعتراضات الظفر المبین مین فتح کامل پائی۔ کیون نہو ایک تو انھین تائید مذہب
حق حنفی منظور ہی۔ اور الحق یعلو ولا یُعلیٰ مشہور ہی۔ دوسرے انکا نام نصرت سے مشتق ہی



اور الاسماء تنزل من السماء حق ہی۔ اللہ تعالی انھین اجر عظیم عطا فرمائے
اور معترض کو راہ صواب دکھائے آمین ثم آمین حررہ نظام الدین احمد
عفا عنہ اللہ الاحد ابن مولانا الحافظ المولوی فخر الدین احمد الفرنجی محلی

باسمہ سبحانہ۔ الحمد للہ الذی اصطفے مولانا بالھدایۃ والملۃ الحنیفۃ وھدی قلوبنا الی تقلیدہ فی الطریقۃ الشریفۃ والصلوۃ والسلام علی رسولہ خیر الانام وعلی الہ واصحابہ المجتہدین فی شرائع الاسلام اما بعد کیا ہم ہین کیا ہماری زبان ہی۔ کہان خداوند عالم کہان اُسکی شان ہی۔ کیونکر حرف شکر زبان پر لائین کہ پیشگاہ عزیز مین بضاعت مزجات ہی۔ اپنے کو دیکھین یا اُسکو چھوٹا مونہ بڑی بات ہی۔ کیسی کیسی نعمتون سے ہر دم ہمکو سرفرازی ہی۔ کیسی ہماری تنگ چشمی اور کیسی اُسکی بے نیازی ہی۔ اس خاکی کالبد انسان کو عقل دیکر کیسا ممتاز کیا۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ کے خلعت خاص سے سرفراز کیا۔ حق و باطل مین فرق دکھایا۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کا مژدہ سنایا۔ کیونکر احاطۂ نیازمندی سے قدم باہر رکھین۔ اور کس طرح تقلید کو توڑین اور سر عجز اُٹھائین۔ کُل اسکا احسانمند و ممنون ہین۔ اُسکے سامنے عاجز و سرنگون ہین جسنے ذرا بھی سرکشی سے سر اُٹھایا۔ ذلیل ہوا اور پچھتایا۔ چنانچہ سابق مین سرکشان خودبین و بدگویان اسلاف متین نے ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین تصنیف کرکے اپنی لیاقت غیر معتبرہ کو ظاہر کیا۔ بزعم خود مجتہدان عالیشان پر غلطیون کا الزام دیا۔ جہال ناقص الیقین کو سبز باغ دکھایا۔ حضرات کبار کو اپنی بدتہذیبی سے نشانۂ تیر ملامت بنایا۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا پر طعن و لعن کیا۔ تیرھوین صدی مین لَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا کے مضمون کو بیان کیا۔ چاند پر خاک ڈالی اپنے مونہ پر آئی کیا فائدہ ہوا بقول شخصے لِكُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسٰى وَلِكُلِّ دَجَّالٍ عِيْسٰى۔ بعونہ تعالی عز شانہ فاضل جلیل عالم نبیل صاحب طبع وقاد و ذو الایادی مولوی محمد منصور علی خان صاحب مرادآبادی نے کس متانت و دیانت سے جواب دیا ہی اور کیسے عمدہ طرز سے مہذبانہ دلائل پیش کرکے خصم کو قائل کیا ہی ماشاء اللہ کیسی کتاب مستطاب فتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین تالیف فرمائی کہ جسکے دیکھنے سے سرکش وہابیون نے گردن جھکائی۔ حق تو یہ ہی کہ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ کی تفسیر کہ ہر

کہ ہر دلیل اوسکی برہنہ شمشیر ہی۔ ہر سطر اوسکی خصم کے واسطے تیر جگردوز ہی۔ اور ہر لفظ اُسکا منکرین کے لیے شعلۂ جانسوز ہی۔ کتاب کیا ہی دستور العمل اہل سنت ہی کہ ہر ہر نقطہ اوسکا تیرہ دلون کے



واسطے چراغ ہدایت ہی۔ حق تعالی اس کتاب سے مقلدین کے دلون کو
پر نور کرے اور غیر مقلدون کے تعصب و نفسانیت کو دور کرے آمین
فآمین ثم آمین۔ حررہ خادم الطلبہ ابو الغنا محمد عبد المجید غفر لہ اللہ الوحید
ابن مولانا المولوی الحافظ ابی الحیا محمد عبد الحلیم علیہ رحمۃ اللہ الرحیم الفرنجی محلی

هو الحكيم الحليم۔ حامدًا للہ المجيد الحميد۔ ومصليًا ومسلمًا على رسوله الوحيد۔ وآله الكرماء۔ واصحابه الرحماء ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين من الائمة والمجتهدين۔ سيما امامنا الاعظم۔ ومقتدانا المكرم قطب دائرة الشريعة والاحكام۔ ناظم نظام الملة والاسلام۔ سيدنا ابی حنيفة وصاحبيه واتباعه المتقين جزاهم اللہ عنی وعن سائر المسلمين خير الجزاء الى يوم البقاء اما بعد یہ عجالۂ نافعہ رد غیر مقلدین مین ایک بے بہا دستور ہی۔ ہر جا اسکا جملہ مخالفین منصور ہی کیونکر نہو کہ فاضل نحریر عالم عدیم النظیر مشہور بین الاماثل والاقران مولوی محمد منصور علی خان صاحب کی عمدہ تالیف برگزیدہ تصنیف ہی جسقدر بتعمق نظر فقیر سراپا تقصیر کے دیکھنے مین آئی۔ فوائد سے مملو زوائد سے خالی پائی۔ مضامین اسکے نہایت نفیس۔ عبارت اسکی بدرجہ سلیس۔ ہر سطر گویا شطر ہدایت ہی۔ ہر حرف برہان قاطع ضلالت ہی خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے اسکو مقبول فرمائے۔ اور بحرمت آن حضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ مخالفین کو راہ راست پر لائے



اللهم افتح بيننا وبين قومنا
بالحق وانت خير الفاتحين برحمتك
يا ارحم الراحمين۔ حررها الفقير الی
اللہ الوحيد ابو الحامد محمد عبد الحميد
غفر اللہ ذنوبه وستر عيوبه
ابن سلطان الشريعة برهان الطريقة
مولانا الحافظ محمد عبد الحليم
منظله الظليل وفيضه العميم
الفرنجی محلی اللكهنوی

هو العليم الحكيم۔ لله در المجيب حيث اتى باجوبة صالحة منقولة فى كتب الفقهاء بترجمة سمحاء مرة وبتوضيح اخرى فى دفع شبهة خلجية يتوهم ورودها على مخالفة اقوال المقلدين للحديث والاخبار الصحيحة المروية عنه صلى الله عليه وسلم بحيث صارت تلك الشبه هباءً منثوراً من غير تعصب واعتساف بل بنظر الانصاف بالفاظ عذبة وبيانات طرية وكفى بهذا فمن لم يجعل الله له نوراً فما له من نور ولو على طور ۵ وعين الرضى عن كل عيب كليلة + ولكن عين السخط تبدى المساويا +

حرره العبد الاسى محمد انور على عفا الله الولى المراد آبادى



محشى كتب صرف ونحو معقول ومنقول مطبوعه ومصنف انوار الحواشى شرح نفيسى

المجيب مصيب فيما اجاب فلله دره فيما اجتهد واصاب

نمقه العبد الراجى رحمة ربه الولى المدعو بمحمد عباس على



مدرس مدرسه جونپور داماد وبرادر زاده حضرت مولانا موصوف الصدر

نحمده ونصلى على رسوله الكريم۔ پیداست کہ در دار کون و فساد امری بزرگ تر از اصلاح دین خواستن و باحقاق حق بر خاستن نبوده ست و بخشایش ایزدی و توفیق ازلی بجز کسانی کہ خمیر مایهٔ شان ہمہ سعادت ست و زیور پیرایهٔ آنہا تمام کرامت کسی را این دولت سرمد عطا نفرمود پس بشارت باد فخر المعاصرین حامی دین نصیر الائمہ محی السنہ مولوی محمد منصور علی خان را کہ این عطیهٔ کبری ارزانی داشتند و اعلام نصرتش بہ نیروی بازوی ان حزب الله هم الغالبون برافراشتند سکهٔ کرامتش بچار حد تحقیق جاری و نقد وقت مخالفان ہمہ وقت کساد بازاری بتسوید این جواب لاجواب کہ سواد و بیاضش عین صدق و ثواب ست و حروف و معانیش مقاصد دقیقه و اسرار مشکلهٔ حضرات سلف را فتح باب لفظ لفظش صورتی ست جان معنی حکمیه در رو ورق ورقش آئینه ایست پیکر پائید نفوس قدسیه و برو و جهی راکه بتفسیر آیهٔ کریمهٔ ان الله لا یهدی کید الخائنین بتشویش بود و بمصداق صحیحهٔ یحق الحق ویبطل الباطل ولو کره المجرمون پس و پیش مید شہد انشراح و اطمینانی بدست آمد و پای حقیقت بر صراط مستقیم ماثوره ثبات یافت و تقریرش چنان نقش تحقیق بسته کہ خصم بیچاره اگر مضطر بانه زبان بنجبین نگشاید چه کند و براہین عقلیه و نصوص قطعیه چنان بکرسی قبول نشسته کہ طاعن شرمسار آزادی خریدار اگر بجاده تسلیم و تقلید قدم نہ نہد کجا رود و ہر چند سعادت طلبان موافق را از ضغطهٔ تردد رستگاری رسید و بحقائق و دقائق

کامگاری مگر محرومان مخالف را نیز بتفضیح و تذلیل سد باب گستاخی و شوخ چشمی شده بوجه تقلیل جنایت و امتناع منکر تخفیف عقوبت و توفیق ندامت متوقع ست پس شکر گفتنش بر مخالف و موافق واجب ومن لم يشكر الناس لم يشكر الله آ آنجا کہ از کلمہ حق خوشیدن خصوصاً بوقت حاجت و استشهاد بحکم ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فانه آثم قلبه امریست ممنوع میگویدسرا پا معائب فتح محمد تائب کہ مضامین متفرقه



و مجتمعهٔ فتح المبین بچشم انصاف دیدم و بمیزان شعور و تحقیق سنجیدم دعاویش صحیح براہینش قوی جوابش مسلم سعیش مشکور عملش مقبول یا فتم والله اعلم وعلمه اتم۔ العبد المذنب فتح محمد تائب عفی عنه

هو العليم الحكيم۔ الحق کہ این نسخه نسخه ایست پر تاثیر بل در دفع مواد فاسده کہ مس قلب منکران تقلید بمنزلهٔ اکسیر مصنف علامه انتصار الحق کہ خودش نیز اسم با مسمی منصور ست بردہ هفوات و خرافات پوچ و باد در ہوای مؤلف ظفر مبین علم خامهٔ انصاف در مصاف مخالفین سراپا اعتساف برافراشت و در دیدهٔ حسد



لا مذہبان کور باطن خاک مذلت انباشت جزاه الله تعالى احسن الجزاء فى الدنيا والاخرى وشكر سعيه الذى بذله لاحقاق الحق واهتداء الورى۔ نمقه الفقير الشهير بحافظ فتح محمد الفاروقى الحقير

حامدًا و مصليًا۔ بعد تحمید علام الغیوب و پس توحید ستار العیوب و نعت سید الابرار و آلہ الاطہار و اصحاب الاخیار کے اس احقر العباد و اصغر الافراد نے کتاب فتح المبین جواب باصواب ظفر المبین کے اکثر مقامات کو جو غور سے دیکھا تو جوابات مجیب مصیب کو مزیل اعتراضات و دافع مغالطات مؤلف ظفر مبین کے پایا الله تعالی جزای خیر مجیب لبیب کو عطا فرمائے اور ناظرین کو راہ راست تقلید سلف صالحین کی دکھائے حرره خادم الشرع المتین محمد شمس الدین عفی عنه



هو عالم الغیب۔ اسمین کچھ شک نہین کہ مؤلف ظفر مبین نے محض نفسانیت اور تعصب سے فقہای مجتہدین خصوصاً احناف مقلدین کی نسبت اتہام بیجا کیا ہی اور مسائل خلافیہ مین ناحق کا الزام دیا ہی سلف صالحین اور حضرات ائمہ دین پر جو کچھ اسنے اپنی خباثت اور جہالت سے مطاعن و اعتراضات کیے ہین اور اپنے زعم فاسد اور عقیدۂ کاسد اور طبع حاسد مین غلط کو صحیح اور ضلالت کو ہدایت سمجھکر بجای خود میان مٹھو بنکر مین ٹین کی ہی اور عمل بالحدیث کا مدعی ہی یہ سب مکر و فریب کے رنگ تھے دین کے پردے مین

دنیا کمانے کے ڈھنگ تھے چنانچہ عالم باعمل مناظر بے بدل فاضل یگانہ علامۂ زمانہ مولانا محمد منصور علی خان صاحب
نے اس کتاب فتح المبین میں اونکی دھوکے بازیون کی ساری قلعی کھولدی اور بزور لبیدہ جوابات مذاق شکن
کے خوب ہی انکی خبر لی۔ اب انکو اور انکے تابعین کو چون وچرا کی جا نہ رہی خیریت انکی اسی میں ہے کہ اس کتاب
کو دیکھکر سیدھی راہ اختیار کریں اور اپنی کج فہمی پر بار بار پھٹکار کریں ورنہ اگر چھیڑ چھاڑ سے باز نہ آئینگے اور
ذرا بھی اسکی تردید میں قلم اٹھائینگے تو بالضرور ہمارے مولانا صاحب موصوف میدان معرکۂ مناظرہ میں
علم اٹھائینگے پھر تو شبدیز قلم کی ٹاپون سے ہر ایک کی سرکشی کو مثل نقش پا کے خاک میں ملائینگے اور جبتک

کہ ہر مدعی سے حقیت مذاہب اربعہ پر مچلکہ نہ لے لینگے اس میدان سے قدم نہ ہٹائینگے
وما علینا الا البلاغ حررہ الراجی رحمۃ ربہ الولی
محمد حامد علی عفا اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

ھو الفارق بین الخطاء والصواب۔ اکثر مضامین اس کتاب فتح المبین کے بجواب ظفر المبین نہایت
عمدہ اور لائق عمل اہل سنت جماعت ہیں اور باعث ہدایت وہابیان سراپا ضلالت ہیں کیونکر نہون کہ اسکے
ہر ہر رسالے کا مضمون موافق قرآن وحدیث کے صاف صاف ہے جو جواب ہے بلا تعصب واعتساف ہے
سچ پوچھیے تو واسطے فتحیابی بہادران مقلدین کے میدان مناظرہ میں ہر فقرہ اس کتاب کا ایک ذوالفقار آبدار
ہے اور ہر سطر اسکی واسطے دفع فتنۂ مخالفین کے ایک ننگی تلوار ہے اور ضمیمۂ تنبیہ الوہابیین کا تو کیا کہنا کہ اسکے
ہر ہر مسائے میں مصنف علام نے ایک عجیب التزام کیا ہے کہ مدعیان عمل بالحدیث کو مخالفت سنت کا صریح الزام دیا ہے
اگر ان مخالفین کو کچھ بھی عقل ہو تو حق بجانب اہل الرائے کے جانیں اور دل سے حقیت مذہب مقلدین کو مانیں

خصوصا اس ضمیمے کو دیکھکر راہ حق پر آئیں لامذہبی کو چھوڑ کر مقلد بنجائیں حق تعالے
اس فرقہ ظواہریہ پر مقلدین اہل باطن کا پرتو ڈالے اور انکو راہ رست تقلید پر لگا کر آزادی
کی دلدل سے نکالے آمین ثم آمین یارب العالمین حررہ العبد الفقیر محمد بخش عفا اللہ القدیر

تقریظ العالم الیلمعی الفاضل اللوذعی مولانا محمد ایوب الکوملی الاسرائیلی

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى اَهْلِهَا۔ وَبَعْدُ فَاِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰى رِسَالَةٍ مُعْتَزِيَةٍ اِلَى الذَّكِیِّ الْاَدِيْبِ۔ اَلْفَهَّامَةِ
النَّجِيْبِ۔ ذِی الْاَيَادِیْ۔ اَلْمُوْلَوِیِّ مَنْصُوْرِ عَلِیِّ الْمُرَادَاَبَادِیْ مُسَمَّاةٍ بِالْفَتْحِ الْمُبِيْنِ اِلْتَزَمَ فِيْهَا مُؤَلِّفُهَا الذَّبَّ عَنِ الْاِمَامِ
الْاَعْظَمِ اَبِیْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ حَيْثُ اُوْرِدَ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِمُخَالَفَتِهٖ لِصَرِيْحِ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ

مِنْ بَعْضِ السُّفَهَاءِ الْمُغْوِيْنَ الْجَامِعِيْنَ لِبَعْضِ الرَّسَائِلِ الْمُغَيَّرِ الْمُمَيِّزِيْنَ الْقِشْرَ عَنِ الرُّطَبِ وَالْغَيْرِ الْمُدْرِكِيْنَ
الْمُسَبَّبَ عَنِ السَّبَبِ۔ وَلِلّٰهِ دَرُّهٗ حَيْثُ خَاطَبَهُمْ بِمَا اَفَادَ۔ وَاَجَابَهُمْ فَقَهُ اَجَادَ۔ وَاَتٰى بِمَبَاحِثَ خَلَتْ عَنْهَا الدَّفَاتِرُ۔
وَفَرَغَتْ عَنْهَا الْاَفْئِدَةُ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ۔ فَلِلّٰهِ هِيَ مِنْ جَنَّةٍ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ۔ لَا يُسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةٌ۔ وَحِصْنٌ مُشَيَّدٌ
عَلَى الشَّرِيْعَةِ الْغَرَّاءِ رَفِيْعٌ عَلٰى دَعَائِمِ الْاَدِلَّةِ الَّتِیْ لَا يَاْتِيْهَا الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَلَا مِنْ خَلْفِهَا۔ وَلَا يَنْهَضُ
شُبَهُ الْخَصْمِ لِلْقِيَامِ لَدَيْهَا فَاِنَّهَا مُتَوَارِيَةٌ بِهِمْ مِنْ خَوْفِهَا۔ سُلَّتْ مِنْهُ صَوَارِمُ الْحُجَجِ الْقَطْعِيَّةِ عَلٰى عَقَائِدِ النَّجْدِيِّيْنَ فَرَمَتْ
بِشُهُبِهَا شَيَاطِيْنَ مِنَ الْمُبْطِلِيْنَ۔ وَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَاِنِّیْ رُبَّمَا كُنْتُ
اَتَرَدَّدُ فِيْمَا هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ۔ وَاَتَحَيَّرُ فِیْ مَبْحَثِ التَّقْلِيْدِ الَّذِیْ تَشَكَّكَ فِيْهِ الْمُتَشَكِّكُوْنَ۔ وَاَتَفَحَّصُ دَلَائِلَ
الْفَرِيْقَيْنِ۔ اَللَّذَيْنِ وَتَعَارُضِ الْبَوْنِ وَالْبَيْنِ فَحَصْحَصَ لَدَیَّ الْقَوْلُ بِهٖ وَاَيْقَنْتُ حَقًّا اَنَّ الْمَذَاهِبَ الْاَرْبَعَةَ
الْحَقَّةَ دَائِرٌ فِيْهَا الْحَقُّ وَانْحَصَرَ۔ وَلَا يُنْكِرُهٗ اِلَّا مُعَانِدٌ مُرِيْبٌ اَشِرٌ۔ كَيْفَ وَاِنَّا لَسْنَا بِقَادِرِيْنَ عَلٰى اَنْ نَسْتَنْبِطَ
حُكْمًا اِلَّا وَاَنْ نُعَوِّلَ عَلٰى مَا قَالُوْا وَدَوَّنُوْهُ فِیْ اَسْفَارِهِمْ۔ وَلَا نَسْتَطِيْعُ عَلٰى اِفْتَاءِ مَسْاَلَةٍ اِلَّا وَاَنْ نَتَّكِلَ عَلٰى مَا اسْتَخْرَجُوْهُ
مِنْ جُزْئِيَّاتِ الْاَحْكَامِ فِیْ كُتُبِهِمْ۔ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا عَلٰى شَاطِئِ الْعَجْزِ بِمَا تَرٰى فَيَا اَسَفَاهُ وَوَا حَسْرَتَاهُ
عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ تَرْكِ تَقْلِيْدِهِمْ وَالسَّبِّ عَلَيْهِمْ وَتَرْجِيْحِ اَنْفُسِنَا عَلٰى نُفُوْسِهِمُ الْمُبَارَكَةِ وَاَرْوَاحِهِمُ الطَّيِّبَةِ
فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ يَا قَوْمَنَا مِمَّا اَنْتُمْ فِيْهِ مُنْهَمِكُوْنَ۔ وَاسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَحَذِّرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِمَّا
اَنْتُمْ فِيْهِ مُتَرَدِّدُوْنَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِی الْاَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ مَصْلَحَةً غَزِيْرَةً وَفِیْ طَیِّ الْكَشْحِ
عَنْهَا مَفْسَدَةً كَبِيْرَةً۔ هٰذَا وَاِنْ عَزَمْتَ عَلٰى اَنْ تُحَقِّقَ ذٰلِكَ الْمَبْحَثَ لَدَيْكَ بِمَا هُوَ عَلَيْهِ فَعَلَيْكَ بِاسْتِيْعَابِ
مُطَالَعَةِ ضَمِيْمَةٍ اِنْضَمَّتْ بِتِلْكَ الرِّسَالَةِ الْمُنِيْفَةِ وَهِیَ لِمَوْلَى الْاَدَانِیْ وَالْاَقَاصِی الْعَلَّامَةِ الْاَجَلِّ قُدْوَةِ الْكُمَّلِ
مَوْلَانَا عَبْدِ الْعَلِیِّ الْمَدْرَاسِیِّ اَدَامَهٗ رَبُّ النَّسَائِمِ وَلَا اَنَاسِیْ تَجِدُهَا شَافِيَةً لِدَائِكَ كَافِيَةً

وَافِيَةً لِرِوَايَتِكَ وَهَا اَنَا قَدْ اَلْقَيْتُ سِلَاحِیْ وَلَوَيْتُ رَاْسِیْ تَحْتَ طَیِّ
جَنَاحِیْ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔ وَاَنَا الْعَبْدُ مُحَمَّدْ اَيُّوْبُ الْكُوْمِلِیُّ الْاِسْرَائِيْلِیُّ


اس کتاب کے مضامین نافعہ وبراہین قاطعہ رفع اوہام ومغالطات ودفع شکوک وشبہات وتنقیح
معانی وتوضیح مبانی کو اللہ تعالے ہدایت مسلک مبین کا ذریعہ فرمائے وانا العبد المفتقر الی اللہ الغنی
محمد المدعو باشرف علی التھانوی الفاروقی الحنفی غفر اللہ ذنبہ الخفی والجلی

تقاریر مثبتہ و دستخط و مواہیر علماے جونپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حمداً لمن بحکمتہ استقامت المخلوقات وصلوۃً وسلاماً علی سیدنا محمد اشرف المرسلین بالمعجزات وعلی آلہ واصحابہ الطاہرین وازواجہ الطاہرات وبعد فقد سرحت نظری فی ریاض ھذا الکتاب الغنی بشہرتہ عن المدح والاطناب فوجدت مؤلف الضمیمۃ المولی الفاضل الحبر الراسی مولانا محمد عبد العلی الجتوی المدراسی سالکاً مسلک المحققین اولی الالباب فی بحث تقلید الائمۃ المجتہدین ذوی الآداب فجزاہ اللہ خیر الجزاء انہ الملک الوہاب ۔ حررہ العبد الارذل عبدہ عبد الاول عفا عنہ اللہ الاجل ۔

عبد الاول بن علی جونپوری ۱۳۰۲

بعد حمدِ خداوندِ عالم و نعتِ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بر سالکان جادۂ رشد و رشاد مخفی و محتجب مباد کہ درین عالمِ کون و فساد منکرانِ تقلید را با اہلِ تقلید تبغض و عناد ست و تنفر و تضاد

داد داد از دستِ ایشان داد داد	کاین فساد و این عناد و این تضاد
اِنَّ فِیْ تَقْلِیْدِ اَهْلِ الْاِجْتِهَاد	جَاءَ حِفْظُ الدِّیْنِ مِنْ وَجْهِ السَّدَاد
یارب اندر عالمِ کون و فساد	خانۂ لامذہبی بر باد باد
کز دمِ لامذہبانِ پُر عناد	فتنہاے شیخ نجدی روی داد
بہرِ دفعش آسیِ روشن سواد	دادِ تقلید از دلائل خوب داد
با نصوصِ آی کردش استناد	ہم بر اخبارِ صحیحش اعتماد
در ضمیمہ طرحِ ختمش خوش نہاد	قرۂ تحقیق بر نامش فتاد
بخت چون دیدم ضمیمہ شاد شاد	دستخط کردم بران ہم مہر و صاد
پس دعای خیرِ ش آوردم بیاد	عُذْرُہٗ شَتَّرَہُ اللّٰہُ یَا رَبَّ الْعِبَاد

نسب ترزیخ خاکسار

قالہ بفمہ و رقمہ بقلمہ خادم الاطباء والحافظین محمد قیام الدین عفا عنہ رب العالمین

حررہ الفقیر الاثیم محمد عظیم ۔ العبد الاواہ ہدایت اللہ ۔ مہر العبد محمد حسن عفا عنہ اللہ المہیمن

محمد قیام الدین جونپوری ۱۳۰۱ھ ۔ ہو العظیم ۱۲۹۱ ۔ ہدایت اللہ ۔ من اسلم وجہہ للہ وہو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ۱۲۹۱

تقاریر مثبتہ و دستخط و مواہیر علماے نحریر و فضلاے مشاہیر شہر کانپور

ہو الفتاح العلیم ۔ الحمد للہ وحدہ الذی صدق وعدہ ونصر عبدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد اس کتاب لاجواب مسمی بالفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین کو خاکسار نے دیکھا مؤلف علام نے اسکو نہایت تحقیق و صحت سے لکھا شاہد مقصود کو لآلی متلالی نصوص آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے مزین فرمایا مضمون صدق مشحون جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا کا جلوہ دکھایا ترفع جدال والزام الد الخصام بوجہ احسن کیا جواب باصواب دندان شکن دیا دلائل عقلیہ و نقلیہ سے اسکو آئینہ حق نما بنایا صیقل براہین قطعیہ سے زنگ تعصب کو مٹایا فی الواقع یہ قول منصور ہی آتھمین کلام حق مسطور ہی حق سبحانہ و تعالے اسکے مؤلف علام فطین فہام عالم عامل فاضل کامل مناظر بے نظیر متکلم نحریر والا مناقب مولوی محمد منصور علی خان صاحب مرادآبادی سلمہ اللہ الہادی کو جزاے خیر عطا فرمائے اور آفات دارین سے بچائے جعلہ اللہ تعالے کاسمہ منصوراً وکان سعیہ مشکوراً

کتبہ العبد الراجی مغفرۃ اللہ القوی محمد عبد الغفار اللکنوی ثم الکانفوری

محمد عبد الغفار

ہو الملہم بالصواب ۔ حقیقت یہ ہی کہ اس کتاب فتح المبین کے شائع ہونے سے ظفر مبین پایۂ اعتبار سے ساقط ہو گئی اور اسکے مؤلف محی الدین کی ساری وقعت جاتی رہی تمام لاہور اور بلاد ہندوستان مین فتح المبین کا ڈنکا بجا لامذہبون کی شکست فاش کا گھر گھر چرچا ہوا کہ اب مقلدین نے کتاب فتح المبین کا ایسا ہتھیار پایا ہی کہ جسکے مقابلے مین غیر مقلدون سے کچھ نہ بن آئیگا اور جو کسی نے ذرا بھی چون و چرا کی تو مقلدون سے قائل معقول ہو کر مونہہ کی کھائیگا ۔ حق تعالی اس کتاب کے مصنف علامہ اور اسکے دیکھنے والون کو منکرین تقلید اور طاعنین فقہ پر ہمیشہ مظفر و منصور رکھے اور ان لامذہبون کے زور و فریب سے ہر وقت ہمکو دور رکھے آمین یا رب العالمین ۔ حررہ العبد المذنب محمد یعقوب تجاوز عن عملہ المعیوب علام الغیوب وستار العیوب

محمد یعقوب ۱۲۶۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً للہ علی آلائہ ومصلیاً ومسلماً علی افضل رسلہ وخاتم انبیائہ بعد ازین نہفتہ مباد کہ درین وقت کساد بازار علم بعضے از کم مایگان جہالت نشان حرفی چند از ترجمۂ اردوے مشکوۃ شریف

وغیر آن دریافتہ خودرا در صلاد علما گرفتہ اند و طعن و تشنیع بر اکابر مجتہدین و سب و شتم علمای ربانیین را ذریعۂ
شہرت خود فہمیدہ درین راہ پرخار کورانہ رفتہ اند و از جہل مرکب و سوء ادب کہ در جبلت این طائفہ مخمر ست
علم بعض احادیث را محیط جملہ احادیث دانستہ اگر کدامی مسائلہ فقہی را خلاف حدیثی در نظر خود می پندارند
علی الاطلاق مخالف کتاب و سنت انگاشتہ بر مجتہدان دین زبان سب و شتم می کشایند آزان جملہ شخصی ست
کہ کتابی در ہمچنین طعن و تشنیع ائمۂ دین موسوم بالظفر المبین فی مغالطات المقلدین بمعرض تحریر در آوردہ
بے علمی خود را بر اہل علم آشکارا گردانید و از کمال تعصب و نفسانیت بمخالفت حدیث نبوی لیس المؤمن
بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی مبالات نکردہ خود را از کجا تا کجا رسانید اگرچہ
این ہمہ گریزی و بے راہ روی او بہر تغلیط عامیان و بغرض انحراف جماعتی از تقلید مجتہدان بود لیکن
ازان جہت کہ خدائے تعالی برائے ہر مبطلے محققے و برای ہر شوریدہ سرے سرکوبے مقرر فرمودہ ست وحید عصر
عالم مفیض حاضر و بادی مولوی محمد منصور علی خان مرادآبادی جعلہ اللہ مؤیدا بالایادی و کاسمہ منصورا علی الاعادی
کمر ہمت بر رد ہفوات او بربستہ رشتۂ تالیف این کتاب شادت نصاب را با نامل تحقیق برکشود و بصیقل
قلم ہدایت رقم زنگ تلمیع و رنگ ترصیع از آئینۂ الحق یعلو ولا یعلی بر زدود قصار یکیدہ فی نحرہ
وامن المومنون من ضرہ و شرہ بارک اللہ فی علم ھذا المؤلف و عیشتہ و ذات یدہ و آیدہ



بتحقیق الحقائق فی رد الباطل و طردہ ھذا و انا العبد الراجی
شفاعۃ النبی الامی التہامی محمد عبد اللہ بن الحاج السید آل احمد
الحسینی الواسطی البلجرامی رزقہما اللہ النعیم المقیم و جعل مآلہما الی دار النعیم۔






ھو الحق المبین - اما بعد الحمد لخالق الکل والصلوۃ علی افضل الرسل و علی آلہ و اصحابہ ھداۃ
السبل اس احقر خادم الطلبہ نے ان ایام میں جو کتاب فتح المبین جواب ظفر مبین کے متعدد مقامات کو دیکھا تو
فی الحقیقت یہ کتاب لاجواب سراسر صواب ہی مضمون اسکا موافق ما قال الرسول والاصحاب ہی پسندیدۂ
اولی الالباب ہی - قابل ہدیۂ احباب ہی - رعایت قواعد اصول و فروع مین دلیل نایاب ہی نظر عاقل مین

مؤلف ظفر مبین جو صاحب شتم و سباب ہی جسکے نزدیک ائمۂ ہدی کو برا کہنا ثواب ہی قابل عتاب
اور مستحق عقاب ہی - کیونکر فتح المبین کی تعریف نہ کی جائے مؤلف اسکا عمدۃ الاماثل معقود علیہ بالانامل
برگزیدۂ اقران فخر زمان فاضل اجل عالم اکمل مقبول بارگاہ لم یزلی مولوی محمد منصور علی سلمہ ربہ العلی ہی



خداوند کریم حضرت مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اسکے مقابل کو عناد اور تعصب
سے بچائے - آمین ثم آمین - حررہ الٰہی بخش مدرس مدرسۂ فیض عام کانپور

ھو الملھم للصواب - مین نے اس کتاب کو جابجا دیکھا جواب شافی تو ہر جگہ پایا مگر بعض
جگہ تو نہایت ہی عمدہ و دندان شکن جواب دیا ہی اس مین عمدگی نفس جواب کے علاوہ یہ امر بھی

لائق تحسین ہی کہ ایسے غیر مہذب فرقے کے مقابلے مین مصنف علام نے
تہذیب و متانت کو نہایت دخل دیا ہی جزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء
کتبہ العبد الفقیر الی اللہ الغنی محمد علی اصلح اللہ حالہ الخفی والجلی - فقط -

تقاریظ بلاغت مضمون و تقاریر فصاحت مشحون علمای بریلی و بدایون و سنبھل

ھو حافظ دین الاسلام بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ شریعت حقہ اسلامیہ مین اختلاف ائمہ و صحابہ و علما کا
موجب رحمت حق سبحانہ کا ٹھیرا دیا گیا ہی اور احادیث کا اختلاف بھی بیان حلت و حرمت وغیرہ مین بخوبی ہویدا ہی
پس منجملہ ائمہ اربعہ مجتہدین اہل سنت کے جس مجتہد کی تقلید درصورت عدم طاقت اجتہاد کے یکجائیگی
موجب نجات ہی اور اپنے نفس کی لذت کے واسطے حلال و حرام کو بدل دینا اور برای نام کبھی حنفی
اور کبھی شافعی بنجانا محض خرافات اور طعن کرنا خاص کر حضرت امام صاحب پر سراسر گمراہی ہی کہ اجتہاد اور
تقوی اور ورع اور تبحر آپکا مسلم جمہور ائمۂ دین ہی آپکا انکار کرنا وسوسۂ شیاطین پس اس زمانے مین
گمراہون نے باتباع روافض کے جو رسائل طعن مسائل حنفیہ مین لکھے ہین وہ سب مطاعن یک قلم
باطل ہین کہ احادیث و اقوال صحابہ کرام سے وہ سب مسائل ثابت ہین چنانچہ اہل سنت نے اپنے رسائل مین
اسکی تحقیق کردی ہی خاص کر یہ رسالہ کہ جسکا نام نامی فتح المبین ہی جابجا میرے دیکھنے مین جو آیا تو



مین نے اسکو تحقیق حق کے ساتھ بخوبی موصوف پایا - حق سبحانہ و تعالے
مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور گمراہون کو راہ ہدایت پر لائے
کتبہ محمد عبد القادر بدایونی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے نزدیک یہ کتاب فتح المبین نہایت مفید اور نافع ارباب تقلید ہی اور ادلۂ سمعیہ و قیاسیۂ مندرجہ
اس کتاب کے درست و سدید مبنی بر صراط مستقیم و نہج رشید اور کیون نہو مصنف کتاب مولوی منصور علی خان صاحب
مرادآبادی حفظہ اللہ تعالی عن شرور الاعادی سے مین خوب واقف ہون واقعی نہایت ذی استعداد صاحب
طبع سلیم و مذہب مستقیم ہین ایام تحصیل مین بھی جب اس بندۂ ہیچمیرز ہیچمدان ناکارۂ زمان پر اکثر عنایت
فرماتے تھے اور اپنے حسن اعتقاد سے بعزیمت استفادہ بہنگام انتصاب بندہ بمدرسی اول مرادآباد بعض کتب
معقول بصورت سبق سناتے تھے تو خود رنگ استقامت اُنکی ناصیۂ حال سے ظاہر و نور سلامت اونکی
پیشانی پر تابان و درخشان تھا اور طبیعت گونہ سیالہ و وقادہ و قوتِ مدرکہ جیدہ و نقادہ تھی اگرچہ حنفیہ
کی جانب سے اس باب مین بکثرت کتب مشتمل بر اجوبۂ دندان شکن تصنیف ہوگئی ہین بندے کو مزید حاجت
کچھ تحریر کی نہین ہی تاہم اسقدر برادران اہل اسلام کی خدمت مین التماس مختصر ضروری تصور کرتا ہون
کہ شیوع اسقدر اس طریقۂ بے قیدی و مطاعن ایمہ خصوصاً رئیس المجتہدین و راس المحدثین امام ابو حنیفۂ
کوفی رحمہ اللہ کا اس وجہ سے ہوا کہ اکثر کم استعداد اشخاص ارباب اذہان قاصرہ نے جب ان ظواہر احادیث
کتب مروجۂ شافعیہ وغیرہ مشکوۃ مصابیح و ترمذی یا اُنکے تراجم کا مطالعہ کیا جو اکثر مقصور بر احادیث مناسبۂ
مذہب شافعی و مالک وغیرہما ہین اور مضامین ظاہرہ سے بجانب بواطن معانی و مغز و لب لباب مقصود بغور
و فکر خالص انتقال کرنا اونکی قوت سے باہر تھا اور نہ طرق استنباط مسائل سے کچھ مناسبت بلکہ اجنبیت
محضہ علاوہ ازان وان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم جو کچھ اُنمین کسی قدر اہل علم بھی تھے وہ اسقدر
غبار تعصب و نفسانیت مین آلودہ اور بجز کینہ و خلاف و کدورت سینہ مین حنفیہ کے مستغرق کہ موارد انصاف
و مواد تحقیق و تنقیح مقام سے بمراحل بعید آسپر یہ اور باعث جرأت و جسارت کہ مسانید و کتب حدیث حنفیہ
مثل شروح عینی و صغانی وغیرہ بر بخاری و شروح مشکوۃ از جانب حنفیہ معانی آثار طحاوی و شرح عینی بر معانی آثار
و مسانید امام و دیگر مؤیدات حنفیہ اکثر کمیاب یا نایاب ان وجوہ اور انکے امثال سے ان اذہان قاصرہ مین
یہ خیال بندھا کہ یہ مسلک حنفی مبنی بر مجرد رای و عقل مثل فلسفہ مخالف احادیث صحیحہ نبویہ ہی اور اگر کہین کوئی
حدیث مطابق بھی اُنکے آگئی تو وہ ضعیف ہی کیونکہ صحاح و حسان تو محصور انھین صحاح ستہ مین ہین اور
اسی وجہ سے اُنکا اصحاب الرائے نام رکھا گیا ہی کشف ان وساوس و شبہات کا اگرچہ قرار واقعی اس ناچیز نے

اجوبۂ راضیہ اور مقدمۂ حواشی شرح وقایہ مین کر دیا ہی مگر اسوقت اُس سے قطع نظر کر کے صرف اسقدر عرض
پر اکتفا کرتا ہون کہ حنفیہ کی جانب ہر ہر مسائلہ خلافیہ و غیر خلافیہ مین نصوص قرآنی و احادیث بکمال صحت
و قوت متن و سند بکثرت موجود و موافقت مذہب امام احمد بن حنبل کی جو مبنی بر ظواہر احادیث و آثار ہی
بمذہب امام الایمہ اکثر مسائل مین اول دلیل ہی مطابقت مذہب حنفی کی ظاہر اخبار و آثار کے ساتھ خیر
ان سب سے درگذریے تو جسطرح ہم عامیان بے دست و پا کو مسائل اجتہادیۂ غیر منصوصہ مین بدون تقلید کوئی
چارہ نہین ہی اسی طرح مسائل منصوصۂ خلافیہ مین بھی بغیر تقلید امام کوئی صورت بطور استقامت ممکن نہین کہ
یہ موازنہ ہر دو کفۂ جانبین کا اور رجحان ایک پلے کا بنظر امعانی و عمیق در جملہ نصوص متعلقۂ مسالہ بامراعات
جمیع اطراف و جوانب مراتب و مدارج از روی یقین و جزم و مراتب مختلفۂ ظن و اسناد و متن از روی رجال
و اضطراب و دلالت و اقتضا و صراحت و اشارت وغیر ذالک حصہ اُنھین ایمۂ مجتہدین بالخصوص اربعۂ متناسبہ
کا تھا جو بہمہ تن اسی نقادی اور پرکھنے مین باکمال افراغ جہد در طرق اجتہادیہ تمام عمر اپنی جان صرف کر گئے
اور وہ بھی بوجہ سہولت اسباب و قلت آرا و اختلاف و قدسیت و ملکیت نفوس و آلاف برکات و انوار قرب
عہد نبوی یہ امر متعذر الحصول بارادۂ تائید و تفضیل دین محمدی اُنکی ارواح مقدسہ کو عنایت کر دیا گیا تھا
ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ورنہ ذرا غور فرمایئے کہ کتاب صحیح بخاری جو در باب صحت بعد کتاب اللہ
الباری معدود ہی اُسکے رجال احادیث مین بھی بکثرت کلام موجود اور انتقادات دارقطنی وغیرہ مشہور و مشہود
ہان یہ کہیے کہ رجحان اُسمین بجانب توثیق و تعدیل ہی مگر اختلاف مین شک نہین پھر اگر حدیث صحیح باصح الاسانید
بھی ملجائے تو عمل اُسپر اُسوقت ممکن ہی کہ عدم منسوخیت اوسکی معلوم ہو اور کوئی معارض عقلی و نقلی راجح یا
مساوی موجود نہو ناسخ و منسوخ کے علم کی یہ کیفیت کہ جسقدر اہتمام و اعتنائے شان اس بارے مین بلکہ عامۂ
ابواب مین کلام باری کا کیا گیا ہی اور مساعی بلیغۂ جلیلہ و جہود جمیلہ جزیلہ اسمین صرف کیے گئے ہین اُسکا
عشر عشیر بھی دوسری شی مین نظر نہین آتا اور اس نظم معجز کے نسخ تلاوت و نسخ حکم وغیرہ کی بابت تفصیل بحث و تفتیش
کی گئی ہی تاہم جو اختلافات تعداد منسوخات و تعیین ناسخ و منسوخ مین بکثرت واقع ہوے وہ کسی قدر
مطالعۂ تفسیر اتقان سیوطی سے ظاہر ہین پھر احادیث کا کیا حال پوچھنا ہی کہ تواریخ ارشاد کا علم تو اور چیز ہی
شان ورود بھی اکثر مین نامعلوم اور اگر کچھ علم ہوا بھی تو اکثر بطرق ضعیفہ ہان البتہ وہ زمانہ قرب عہد کسی قدر
صالح و سزاوار تنقیح و تنقید تھا جس سے کوئی امر ایسا حاصل ہونا ممکن تھا کہ اُس سے طبیعت کو سکون و طمانینت

حاصل ہو جائے اگرچہ بطور قطع وجزم دشوار ہو پھر معارض کو خیال کیجیے کہ فقدان معارض عقلی کے مقامات
تو شاید کچھ نکل بھی آئین اگرچہ عدم علم سے علم عدم ضروری نہین ہی مگر معارض نقلی کے مفقود ہونے کا علم
ہونا تو ایسا امر متعسر بلکہ قریب بہ متعذر ہی کہ غالبا یہ او نھین نقادین سلف مجتہدین کا حصہ تھا اسوقت
مین تو اگر کوئی مجتہد مطلق اُنسے اعلے درجے کا بھی پیدا ہو تو بظاہر ماورای امام مہدی مؤید بتائید غیبی کے اس امر پر
باتم طریق حاوی و قابض ہونا اُسکا محال عادی نظر آتا ہی اسواسطے کہ یہ بھی ایک قسم کا معارض نقلی ہی کہ جو مشاہدہ
عین شریعت غرای حنیفہ سے اصول شرعیہ مقررہ کے اکناہ وحقائق بنمط سرایت وحلول فی موا د الشریعۃ
معلوم کرکے اُسکے انہار وبحور کے سیلان وروانگی با احاطۂ اشکال واعماق مجاری کے طرق ومناہج پر وقوف کلی
حاصل کیا جاتا ہی جو مخصوص وموہوب اُنھین ارباب اجتہاد ومکاشفان شریعت کے ساتھ تھا یہ مضمون خبر
اُس منبع اور اس مسطر روانگی وطرز سیلان وجریان کے مخالف ہو چنانچہ موضوعیت حدیث بھی بعض جگہ
اُن مجاری ظاہرہ کے وقوف سے ارباب تحدیث نے دریافت کی ہی مگر تدقیق نظر وتعمق فکر اس باب کی جو اُن
ارباب اجتہاد کو حاصل تھی اصحاب تحدیث کو اُسمین سے حصۂ یسیرہ حاصل تھا بلکہ بغایت نظر جلی اس امر کی
عنایت ہوئی تھی آور ایک قسم معارض نقلی کی یہ ہی کہ مضمون خبر کسی صریح آیت یا ظاہر نص ومفسر ومحکم یا اشارت
ودلالت واقتضا یا عموم واطلاق یا خصوص وتقیید کسی آیت کریمہ کی معارض ومنافی ہو آور ایک قسم معارض
نقلی کی یہ ہی کہ کسی دوسری صحیح حدیث کے مخالف ہو گو وہ حدیث صحیح ما بین مُتفقین بخاری یا مسلم مکتوب ومسطور
نہو خواہ رجال اسناد اُسکے رجال صحیحین یا احد الصحیحین ہون یا نہون اور علے شرط البخاری یا مسلم ہون یا نہون
مگر وہ حدیث اُنکی قوت ضبط وعدالت سے واصل بدرجہ صحت ہو بلکہ حسن بھی معارض صحیح اُسوقت ہو سکتی ہی کہ
قوت دلالت ومزید صراحت وقطعیت مدلول مین صحیح سے بغایت اقوی ہو آور ایک قسم معارض نقلی کی یہ ہی
کہ مضمون خبر کی وہ حدیث معارض واقع ہو کہ گو بوجہ روات سافلہ بہ نسبت ہمارے اس طریق وصول سے
اُسمین ضعف ناشی ہوا ہو مگر زمانۂ مجتہد مستدل تک کے روات مین ضعف چلا نہو اور وہ استدلال اُسکا
بصحت وجوہ تام ہو اور شاید کہ اکثر احادیث حنفیہ میں اگر ہو تو اسی طرز کی مطعونیت لاحقۂ زمانۂ ما بعد امام
طاری ہو گئی ہو گی جس سے مسائل امام مین کچھ اختلال نہین ہو سکتا جیسا کہ شیخ عبد الحق بھی شرح سفر السعادۃ
میں تحریر فرماتے ہیں بلکہ بعض متعصب نفس روایت امام سے اُس حدیث کو ضعیف کہتے ہین نہ بروات ما بعد
ونہ بروات ما قبل جیسے حدیث نہی قراءت فاتحہ خلف الامام اور فقدان ایسے معارضات کا علم بدون احاطہ وتعمق کامل

جمیع احادیث مرویہ صحاح وسنن ومسانید ومستدرکات ومصنفات ومعاجم ودیگر اصناف تصانیف
حدیث علے وجہ الاستیعاب مع الامعان الکامل کے نہین ہو سکتا جنمین سے آجکل کے محدثین اہل تخفیف کو
اکثر کے نام بھی مسموع نہوئے ہونگے چہ جاے معاینۂ صورت چہ جای عبور ومطالعہ باقی احاطہ واستیعاب اور اُسپر غور
کامل تو اور چیز ہی علاوہ ازان یہ اسباب مہیا بھی ہون تو حصر جمیع کتب اُس مقدار مہیا مین ممنوع بلکہ غیر ظاہر آور
بفرض محال وہ حصر بھی مسلم تو حصر جمیع احادیث صادرہ کا اس مجموع مین کیا ثبوت کل متفرقات کے بحیثیت لا ینشذ
عنہ شئی مکتوب ومدون ہونے پر کیا دلیل وبرہان قائم ہی محتمل ہی کہ مثلا امام کو وہ حدیث پونہچی ہو جا ئین غیر مدون
ہی پھر ہماری عقل بلا وجہ ثبوت جانبین فیصلۂ مقدمہ کر دینے پر کس طرح قادر ہو سکتی ہی یا کسی جانب کو ترجیح دیسکتی ہی
اور ایک قسم معارض نقلی کی یہ ہی کہ یہ مضمون خبر کسی حدیث مشہور المعنوی یا اقوال وتعامل وعملدرآمد صحابہ یا مذہب
راوی کے صراحۃً مخالف ہو یا بروایت واحد فیما یعم بہ البلوی یا متعلق اجرای احکام وحدود با عدم علم
خلفاے راشدین ہو یا با وجود اہم فرائض عامہ واحکام ضروریہ کے غیر مشہور ومستفیض فیما بین الصحابہ ہو اور سوا اسکے
اور بہت وجوہ ہین آور ایک قسم معارض نقلی کی یہ ہی کہ اجماع یا مقتضای اجماع کے خلاف ہو آور ایک قسم
یہ ہی کہ با وجود روایت غیر فقیہ کے جمیع اقیسۂ ظاہرۂ شرعیہ کے منافی ہو پھر ان سب معارضات اور ہر معارض کے
جمیع انحا واصناف کا احاطہ تام کرنا ہم بانصاف آپ ہی سے پوچھتے ہین کہ اسوقت یا اس سے کچھ قبل کسی سے
ہو سکتا ہی پھر یہ سب اس تقدیر پر ہی کہ وہ حدیث قطعی الدلالۃ علے معناہ غیر محتمل تاویل وتخصیص ہو اور غالبا
اگر احادیث معارضہ ومخالفۂ حنفیہ کہین نکل بھی آئین تو تاویلات کثیرہ ومعانی جبہ کے محتمل اور تخصیصات بسیار
واحتمالات بے شمار اُنمین راہ پائے ہوے کہ اگر مضامین محتملہ غیر ظاہرہ ہی بوجہ کسی حدیث ضعیف منجبر الکسر
متعددۃ الطرق قابل احتجاج کی وجہ سے اخذ کرکے معمول بہ ہون تو اسکا نام مخالفت کوئی رکھ سکتا ہی بلکہ
اگر بنظر اثر ضعیف غیر شدید الضعف ولاکثرۃ الطرق باوجود قطعی الدلالۃ ہونیکے بنظر تطبیق بین الحدیثین
معنی محتمل غیر ظاہر حدیث قوی کے لیلیے جائین تو اسکا نام بھی مخالفت حدیث نہین ہی ہان اگر ہو تو مخالفت
ظاہر بعروض ضرورت کہہ سکتے ہو یہ کل مضمون عجالۂ وقت بالبداہۃ بر بنای لزوم عقلی ونقلی تقلید بہر کیفیکہ
باشد متعلق بجملہ مسائل قیاسیہ واجتہادیۂ غیر قیاسیہ بطور احسان وتبرع تحریر کیا گیا ورنہ اس سے قطع نظر کرکے
اگر دیکھیے تو ہر طالب تحقیق وتنقیح بانصاف کو بعد مطالعہ موطای محمد ومعانی الآثار طحاوی وکتاب الآثار امام محمد
ومسانید امام اعظم ومرقات ولمعات وفتح البیان ومواہب الرحمن وبرہان وعقود الجواہر وشرح عینی بر بخاری

وہدایہ وشرح صغانی بر بخاری وفتح القدیر وشرح عینی بر معانی الآثار و ادلۂ کاملہ و دیگر مؤیدات حنفیہ کے بیام
واضح وہویدا وپیدا نصب العین مثل عین الیقین کالشمس فی نصف النہار ہوجائیگا کہ ادلۂ سمعیہ و احادیث
و نصوص بجانب حنفیہ نہایت صریح و قوی و صحیح ظاہر الدلالۃ جملہ مسائل خلافیہ وغیر خلافیہ پر موجود ہیں بلکہ
بمعاینۂ فتح القدیر ہی عجب نہیں کہ بعد عبور واستیعاب تطرح حق بین انصاف پسند یک لخت بے ساختہ برعکس
مشہور یکہ اُٹھے کہ امام شافعی رح اصحاب الرائے میں سے ہیں اور امام ابوحنیفہ رح اصحاب ظواہر میں سے جیساکہ
شیخ عبدالحق بھی اسی طور کا مضمون تحریر فرماتے ہیں بلکہ اگر صرف اصول حنفیہ در بارۂ اتباع حدیث ضعیف
ومرسل ومنقطع وغیرہ وترک قیاس بمقابلۂ ہر قسم حدیث واقوال صحابہ وتقلید صحابی وتابعی مشہور الانفاد بزمانۂ
صحابہ مطالعہ کیے جائیں تب بھی شاید حنفیہ کو ظاہر یہ کہدینا کچھ بعید نہوگا باقی تحقیق وتفصیل عائدہ مسائل حنفیہ
بربنای نصوص واخبار وآثار وسنن واحادیث ہمارے حاشیۂ شرح وقایہ موسوم تصحیح الحمایہ علی شرح الوقایہ
اور اُسکے مقدمے اور شرح مسند امام بروایت حصفکی مسمی بہ تنسیق النظام
فی مسند الامام میں مذکور ہیں جسکو منظور و مطمح نظر ہو اُنکا مطالعہ کرے
العبد الضعیف الراجی رحمۃ ربہ ذی المنن المدعو بمحمد حسن عفا اللہ عنہ
ماجناہ فی السر والعلن السنبھلی مسکنا والاسرائیلی نسبا والحنفی مذہبا



ہم سب جناب مولانا حافظ محمد حسن صاحب سنبھلی بالمجد العلی والفخر الجلی کے بلااختلاف موافق اور متفق ہیں۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم حمداً لک یا من عمت نعماؤہ وتمت آلاؤہ وجودہ واجب قدیم
وصلوۃً وسلاماً علی خاتم الانبیاء وآلہ الاصفیاء وصحبہ الاصدقاء الاکرمین عند اللہ
العظیم وبعد فلا یخفی علی من طالع الفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین انہ کتاب حسن
ضخیم ولعمری لا صنفہ العالم الامجد والفاضل الارشد الکریم ابن الکریم محمد منصور علی بن محمد حسن علی
المراد آبادی رحمہ اللہ الرب الرحمن الرحیم وانی لقد شفتہ مقاماً بعد مقام من اولہ وآخرہ لہ الختام
فوجدتہ موافقاً للسنۃ والکتاب الکریم ولا شک فی ان مصنفہ ایدّ الحنفیۃ عموماً وروح روح

ابی حنیفۃ خصوصاً جزاہ اللہ تعالی وایانا خیر الجزاء ورزقنا شفاعۃ خیر الشافعین لیوم عظیم
وثبتنا علی ملۃ حنیفیۃ ونصرنا علی اعداء ابی حنیفۃ وادخلنا معہ جنات النعیم۔ وانا الفقیر
المذنب العاصی بانواع المعاصی الخاطی الآثم خادم الفقراء والعلماء الراجی رحمۃ ربہ
محسن الرجاء ومستعد کرمہ ولطفہ العمیم ابوبکر علی وجہ اللہ الشہید علی احمد محمود اللہ شاہ
القادری الچشتی النظامی المذاقی کان لہ الہادی الباقی العزیز الحکیم بن سیدی
الوالد مولای الماجد ذی العز والجاہ الحافظ علی اسد اللہ الحاج الرئیس القادری
المجیدی الصدیقی المجددی الارشدی الیہ ایونی سلمہ اللہ تعالی وابقاہ وزاد فی فضلہ
الجسیم۔ یوم الاربعاء الثامن عشر من اولی الجمادیین
والمائۃ الثالثۃ بعد الالف من ہجرۃ رسول الثقلین
صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم احسن التسلیم

عبدہ العجاز احمد
نوشہری فی الشیخوپوری
عفی عنہ

ھذا التحریر صحیح خادم القوم
السید عنایت احمد النقوی
ابن السید مطیع احمد بدایونی

غضب ہی جودت طبع مصنف + لکھوں کیا مدحت سحر البیانی + جو ہوتی نیلگوں تقون پہ تحریر
تو کہتا میں کتاب آسمانی + سبحان اللہ مضامین ہیں یا گلدستۂ ریاحین۔ طبع کی روانی ہی یا جادو
بیانی۔ جو مضمون ہی یکتا ہی۔ جو طرز ہی وہ نرالا ہی۔ ہر جواب لاجواب۔ ہر اعتراض زبان عدو پر متعراض
تحقیق وتدقیق مصنف علام قابل داد۔ جسمیں طعن وتشنیع کا پورا پورا انسداد
الٰہی یہ ایجاد بیان اہل خرد کے واسطے بہار ہو۔ کج فہموں کے حق میں کھٹکتا ہوا خار ہو

حامداً ومصلیاً۔ فتح المبین کتاب بہت ٹھیک اور باصواب ہی جو اسکے مطالب
کو نمانے دونوں جہاں میں خراب ہی۔ یہ تحقیق وتدقیق بن پڑنا ابوحنیفہ رح کو نئی صوفی
کی کرامت ہی۔ جو اسپر بھی نہ سمجھے اُسکی بیان در پردہ اور وہاں ظاہر اشامت ہی۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ حضرت مؤلف فتح المبین کی سعی وحمایت دین ونصرت مذہب
مقلدین کا دل وجان سے شاکر ہوں۔ خواہ غائب ہوں خواہ حاضر ہوں۔ ان غیر مقلدوں کی طرف سے

خصوصاً منہا نب مؤلف ظفر مبین محی الدین کہ درحقیقت ممیت الدین ہی جو زبان دراز یان اور دریدہ دہنیان نسبت ایمۂ مجتہدین اور علمای مقلدین کے معرض ظہور مین آئین سب کا جواب باصواب بدلائل احادیث و آیات قرآن اس کتاب مین مذکور ہی اور ہر طعن کا دفعیہ نہایت تہذیب کے ساتھ بحوالہ کتاب و سنت مسطور ہی مصنف علام نے تحریر جوابات مین منصب حفظ مراتب کا بخوبی ادا فرمایا فسیکفیکہم اللہ وھو السمیع العلیم جسکے دیکھنے سے ہر ایک کی آنکھوں مین ہدایت کا نور آیا آن لامذہبون کا فتنہ دجال کے فتنے سے کم نہین ہو انہین سے دشمن مقلدون دشمن دین ہی بلکہ ایسے دشمنون کا دست بھی مصداق بئس القرین ہی مسلمانون کی صورت مقلدین سے کدورت لاحول ولا قوۃ جہان تقلید کو چھوڑا لامذہب ہو گئے۔ ادھر کے نہ ادھر کے درمیان مین مذبذب ہو گئے پھر جو اس تذبذب سے نکلے تو خاصے آزاد بنکر نیچریت مین داخل ہوے پرانے نقش کو چھوڑ کر نئی روشنی والون مین شامل ہوے آب کیا پوچھنا کہ ٹھیٹ اسلام کے نیچری ہین اور ترقی قومی اور ہمدردی کے کلمات زبان پر جاری ہین علمای سلف پر لعن و طعن کی بوچھار ہی حضرات صوفیہ پر زٹل قافیون کی بھرمار ہی یہ مجرد خیال و امکان ذاتی نہین بلکہ واقعی ہی کہ مصادیق و افراد اس معنی کے علیگڈھ و دہلی و لکھنؤ و حیدرآباد و مدراس و کلکتہ و عظیم آباد وغیرہ مین موجود ہین جسکا جی چاہے دیکھ آئے اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجعلنا منہم آمین یا رب العالمین

الجواب بالصواب

سراج الحق — عبد القادر — انوار الحق — عبد الغنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی لاسیما علی ہذا النبی المجتبی و الحبیب المرتجی وآلہ واصحابہ اہل الحق والنقی و علماء امتہ و مجتہدی ملتہ والمقلدین لہم باحسان دائما ابدا حضرت حق تبارک و تعالی نے اپنی رحمت کاملہ و نعمت شاملہ سے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم پر قرآن عظیم و ذکر حکیم نازل فرمایا تبیانا لکل شیء جسمین ہر چیز کا روشن بیان ہی مگر اسکے ہر ظہر کے لیے ایک بطن ہی اور ہر بطن کے لیے ایک اہل وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ ٥ کہا و تمین کہی تو سب کے لیے ہین پر انکی سمجھ انھین کو ہی جو علم والے ہین اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا اسی خبرت سے سوال ضرور ہی ہر فہم قاصر اسکے ادراک سے معذور ہی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ ذکر والون سے

پوچھو اگر تمھین خبر نہو ؎ وکل العلم فی القرآن لکن ÷ تقاصر عنہ افہام الرجال

اگر قرآن عزیز کو سب سمجھ لیتے تو وہ تو تفصیل کل شیء ہی حدیث بھی محض مہمل و بیکار رہجاتی اسی لیے ارشاد فرماتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ نہ پاؤن مین تم مین کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ آئے اسکے پاس میرا کوئی حکم جو مین نے کرنے کو کہا ہی یا منع کرنے کو تو بولے مین نہین جانتا ہم نے جو خدا کی کتاب مین پایا اسکی پیروی کی رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی دلائل النبوۃ عن ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ اور فرماتے ہین حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ سن لو مین دیا گیا قرآن اور اسکے ساتھ اسکا مثل یعنی حدیث الحدیث اخرجہ الدارمی وابو داؤد وابن ماجۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالی عنہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین انہ سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوہم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ رواہ الدارمی عن عمر بن الاشجع ای عزیزو اسی گمراہی کی شامت ہی کہ وہ پیٹ بھرا بے فکر اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہی جب اسے یہ حدیث پہنچے کہتا ہی ہم یہ حکم قرآن مین نہین پاتے قاتلہم اللہ انی یؤفکون ٥ جان ای برادر ایسا ہی ہوتا تو معاذ اللہ حضرت حق سبحانہ و تعالی کا یہ ارشاد ما آتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا جو تمھین رسول دے وہ لو اور جس سے منع کرے باز رہو محض لغو تھا لہذا حضور سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین نے قرآن کے مجملات کی تقریر مشکلات کی تفسیر محتملات کی تعیین مبہمات کی تبیین مطویات کا اظہار مخفیات کا اسفار فرمایا اور روی شریعت غرا و بیضا سے نقاب و حجاب کو اٹھایا افضل اللہ تعالی وسلم علیہ وعلی آلہ قدر جاہہ وجلالہ وفضلہ دیکھا لہ یہان تک تو صحابۂ کرام و فحول مجتہدین کی تسکین ہوئی کہ حضور پرنور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ایسا نہ فرماتے تو ان ارکین ملت و اساطین شریعت کا ذہن ثاقب و فکر صائب بھی دامن ادراک سے کوتاہ دست رہجاتا اسیلیے ارشاد ہوا یعلمہم الکتاب والحکمۃ یہ نبی انھین کتاب و حکمت سکھاتا ہی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کتاب عزیز خود سمجھ مین آسکتی تو تعلیم کی کیا حاجت تھی مگر ابھی احادیث کی غیر فقہا و صحابۂ کرام کے حق مین وہی کیفیت تھی جو قرآن عظیم کی صحابہ و فقہا کے سامنے لہذا سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالی عنہ کہ اجلۂ ائمہ محدثین و شیوخ بخاری و مسلم سے ہین ارشاد فرماتے ہین الحدیث مضلۃ الا للفقہاء حدیث

گمراہ کردینے والی ہے مگر مجتہدون کو امام عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہین السنۃ المتقدمۃ
من سنۃ اہل المدینۃ خیر من الحدیث اہل مدینہ کی سنت کی قدیم روش حدیث سے بہتر ہے سیدنا
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین العمل اثبت من الاحادیث تابعین مین کچھ لوگون کو انکے خلاف پر
حدیثین پہونچتین تو فرماتے ما نجھل ھذا ولکن مضی العمل علی غیرہ ہمین یہ حدیثین معلوم ہین مگر عمل تو
انکے خلاف پر ہو چکا ہے محمد بن ابی بکر بن جریر سے جب انکے بھائی کہتے لم لم تقض بحدیث کذا تم نے فلان
حدیث پر کیون نہ حکم دیا جواب دیتے لم اجد الناس علیہ مین نے لوگون کو اسپر نہ پایا کل ذلک نقلہ
الامام العلامۃ ابن الحاج فی مدخلہ لاجرم تقلید کی ضرورت ہوئی اور اسکے وجوب مین کسی طرح کا
کلام نہ رہا اور کیونکر نہو گی حالانکہ ہر شخص نہ جمیع ادلہ شرع وحفظ آیات واحادیث واحکام وغور کامل وغوص بالغ
وتامل صادق ومراعات وجہ ترجیح وتطبیق ودفع تعارض وتمیز ناسخ ومنسوخ وعلم اقسام نظم ومعنی ومواضع اجماع
وانواع حدیث ونقد رجال وادراک مورد ومقتضی واسباب نزول وطرق تعلیل سے متصف نہ اسپر غیر مجتہد کو قدرت
میسر پھر کیا یہ مرضی ہے کہ ان مدہوشون کی طرح ہر جاہل بے تمیز خر بے لجام وشتر بے مہار کردیا جائے اے عزیز و
تم کیا اور تمہاری بساط کتنی بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فلم تجدوا ماءً کے معنی پانی حقیقۃً نپانا
سمجھکر ایک زخمی کو تیمم کی اجازت نہ دی وہ نہایا اور انتقال فرمایا حضور پرنور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو خبر ہوئی
ارشاد فرمایا قتلوہ قتلہم اللہ الا سالوا اذا لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال انھون نے اسے
قتل کردیا اللہ انھین قتل کرے کیون نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہی ہے رواہ ابو داؤد
عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما العظمۃ للہ ایک سفیہ جاہل کہے کہ خدا ورسول کا کلام سمجھنا
کچھ مشکل نہین نہ اسکے لیے بڑا علم چاہیے کہ قرآن تو آن پڑھون کے سمجھانے کو اترا ہے اے غافلو اگر یہی مانتے ہو
تو کیا حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا سیدنا عبد اللہ بن عباس وحضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہم
کے لیے تعلیم کتاب کی دعا مانگنا کما رواہ البخاری والامام احمد محض عبث وتحصیل حاصل وشبیہ بالہزل
تھا نہین نہین جبرًا ماننا پڑیگا کہ بے شک خدا ورسول کا کلام سمجھنا سخت دشوار ہے اور بے شک اسکے لیے
علم غزیر وسامان کثیر درکار ہے لہذا حضرت حق تعالی وتقدس کی رحمت عامہ ورافت تامہ نے کہ اس امت
مرحومہ کے حال پر روز ازل سے بنہایت وفور متوجہ ہے ان اکابر دین وعمائد تقیین کو توفیق بخشی کہ شریعت
مطہرہ کی ہر گنجلک کو بیان اور ہر مشکل کو آسان کردیا حکم احکم فاعتبروا یا اولی الابصار کا بار ثقیل

اپنے دوش ہمت پر اٹھایا فجزاہم اللہ عن الاسلام خیر الجزاء وھنّاھم بکل سرور یوم الرؤیۃ
واللقاء آمین آپ جسطرح حضور پرنور نبوت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ کی حدیث عیاذا باللہ کچھ قرآن
سے جدا نہ تھی بلکہ اسی کے مکنونات وخبیات کو منصۂ ظہور مین لانے والی تھی اسی لیے سیدنا فاروق اعظم
رضی اللہ تعالی عنہ کا حسبنا کتاب اللہ فرمانا صحیح ومقبول ٹھہرا اسی طرح ان آبای امت وخدام شریعت
مطاہر علیہ انما انا لکم بمنزلۃ الوالد اعلمکم کے ارشادات بھی مظہر احکام خدا ورسول ہین نہ مثبت
والعیاذ باللہ تعالی تو انھین سے کسی پر طعن کرنا بعینہ قرآن وحدیث پر حرف رکھنا ہے علے الخصوص حضرات
مطہرہ ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کہ انھین جو حسن قبول وتلقی امت بالاقتدا سے بہرہ وافی ملا
وہ انپر ایک خاص فضل الہی تھا یہان تک کہ صدہا سال سے فرقہ ناجیہ اہل سنت انھین کے اتباع مین منحصر اور
انھین کے اتباع پر مقتصر ہے کما اثر العلامۃ الطحطاوی فی حاشیۃ الدر محروم اور سخت محروم
ملوم اور پورا ملوم وہ بے برکت بے سعادت خودی پسند بے قید وبند جوان حضرات مین سے کسی پر معاذ اللہ
بحکم عناد وطینت فساد ادنی تشنیع کرکے اپنی زبان کو آلودہ ہزار خباثت کرے یہ سب ائمہ رشد وہدے ہین
اور ان سب کے پیرو سالکان راہ خدا جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء علمای دین تصریح فرماتے ہین کہ حضرات
ائمہ مجتہدین اماتنا اللہ علی حبہم واتباعہم بالیقین تمام اولیای باقیین سے افضل واکمل ہین
قال سیدی عبد الوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالی فاعتقادنا ان اکابر الصحابۃ والتابعین
والائمۃ المجتہدین کان مقامہم اکبر من مقام باقی الاولیاء بیقین پھر ایسے عداوت ملک
جبار قہار جل جلالہ سے لڑائی باندھنا ہے قال ربنا تبارک وتعالی فیما یروی عنہ نبیہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب رواہ البخاری جو میرے کسی ولی سے دشمنی
رکھیگا مین اس سے لڑائی کا اعلان کردونگا۔ اف ری ہمت ان لوگون کی اور بل بے جگرے ان بہادرون
کے جو خدا سے خم ٹھوک کر لڑنے کو تیار ہین ربنا نسألک حسن الادب مع جمیع اولیائک آمین
اللہ تعالی اس کتاب مستطاب فتح المبین کے مؤلف کو جزای خیر کرامت فرمائے کہ انھون نے دشمنان دین کی
سرکوبی فرماکر قلوب مؤمنین کو شفا اور صدور منکرین کو زیادت غیظ وشقا بخشی فرحم اللہ من شفی
واستشفی واغنی وکفی والسلام علی من اتبع الہدی۔ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ
عبدہ المفتاق الیہ المتوکل علیہ عبد المصطفی احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری

البرکاتی البریلوی اصلح اللہ احوالہ وجعل الی خیر مآلہ وبمثلہ
لکل مؤمن ومؤمنۃ آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

محمد نقی علی خان ١٢٨٩
احمد رضا خان ولد مولوی

عبارات مثبتۂ مواہیر و دستخط علمای دیوبند و سہارنپور و منگلور

بلمہ سبحانہ بعد حمد و صلوٰۃ معلوم ہو کہ اس کتاب کو بندے نے اکثر مقامات سے دیکھا حق یہ ہی کہ بعض جا پر تو بہت ہی حمہ لکھا ہی اور بعض مقام پر بقدر ضرورت جواب دیا بہر حال مضمون اسکا رد ہفوات محی الدین مؤلف ظفر مبین کے لیے کافی ہی اور واسطے ہدایت مخالفین کے وافی فقط حررہ رشید احمد گنگوہی۔

رشید احمد گنگوہی ١٢٩٩

ہم سب مدرسین مدرسۂ دیوبند جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب کے ہمزبان ہین اور دستخطی کرتے ہین فقط

محمد یعقوب ١٢٩٧ — محمد محمود ١٢٩٦ — احمد اسمٰعیل — رحیم بخش — محمود حسن ١٢٩٧

حامداً و مصلیاً مین نے اس کتاب کو مقامات متفرق سے دیکھا مصنف سلمہ اللہ تعالی نے جوابات مین طریق انصاف اختیار کیا اور خیانت مؤلف مطاعن کو ظاہر کر دیا ہی اور حق کو باطل سے جدا فرمادیا۔ جزاہ اللہ عنا خیرالجزاء اس فرقے نے ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو مثل آجکل کے نیم ملایان خطرۂ ایمان کے گردانا ہی بلکہ اُنسے بھی کم کہ اُنکی تقلید چھوڑ کر انکی پیروی اختیار کی ہی استاذی جناب مولانا حافظ احمد علی صاحب سہارنپوری مرحوم فرماتے تھے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ترمذی ہین لیکن انھون نے فقہا کے ذیل مین کہین بھی اپنے استاد کا نام نہین لیا پس جب بخاری ایسے شخص باوجود اس علم و فضل کے اس قابل نہوئے کہ انکا فقہا اور مجتہدین کی ذیل مین نام لیا جائے تو اور کس شمار مین ہین پس اصل یہ ہی کہ جسکو نور عقل و فہم سے ازل مین حصہ نہین ملا وہ مجتہدین کے مقام کو کیا سمجھے ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور فقط

رحم الٰہی منگلوری ١٢٩٣

نشا محمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست + آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید + کتاب ظفر مبین ایک زمانے مین نظر سے گذری تھی بعض بعض مقامات جو اُسکے دیکھے گئے بجز طعن و تشنیع ائمہ سلف کے اسکے مؤلف کا مقصد اور کچھ نہ معلوم ہوا واقعی جہان تک مؤلف صاحب کی زبان نے یاوری کی اُسی قدر اپنے مقصد کے

ادا کرنے مین در گذر نہین کیا معاذ اللہ من شرور انفسنا مگر بحمد اللہ یہ جواب بھی وہ جواب لکھا گیا ہی کہ جسکا جواب نظر نہین آتا۔ اللہ تعالی مصنف علام کو جزای خیر عطا فرمائے اور اس نسخے کو مقبول خاص و عام کرے حررہ خلیل الرحمن ابن مولانا احمد علی السہارنفوری علیہما الرحمۃ والرضوان

محمد خلیل الرحمن ١٢٩٠
محمد حبیب الرحمن

تقاریظ مثبتۂ مواہیر و دستخط علمای کاملین شہر مرادآباد و علیگڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد ن الذی قال من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین اما بعد فقد طالعت ہذا الکتاب المسمی بالفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین وتاملت فیہ فوجدتہ حقاً صریحاً وصدقاً نصیحاً بالاذعان والیقین قد سلک المصنف سلمہ اللہ تعالی مسلک ارباب التحقیق وابطل مکائدہم ومطاعنہم بتقریر انیق علی الاصول الراسخۃ للامام الطمطام القمقام الذی ہو سراج الامۃ نبی آخر الزمان الشیخ المشہور بابی حنیفۃ النعمان جزاہ اللہ عنہا وعن جمیع المسلمین۔ حررہ العبد المفتقر الی رحمۃ اللہ الغنی ابو المکارم المدعو بمحمد قاسم علی المرادابادی

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ بندۂ نحیف نے کتاب فتح المبین کو چند جا سے بامعان نظر و غور کامل دیکھا تو الفاظ و عبارات بغایت درست اور جوابات اُسکے اعلے درجے کے نہایت چست پائے سچ تو یہ ہی کہ یہ کتاب اپنی نوع مین لاجواب ہی مسائل فقہیہ کی احادیث نبویہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ و سلام کے ساتھ عمدہ تطبیق دی ہی اور ہر ہر مسألے کا ماخذ کتاب و سنت سے خوبی کے ساتھ بیان فرمایا ہی اور بڑی خوبی اس کتاب کی یہ ہی کہ باوجود اس امر کے کہ فی زماننا ہمارا مناظرات باہمی تعصب و تعند سے کم خالی ہوتے ہین۔ فریقین کی تحریرات مین افراط و تفریط تک نوبت پہونچ جاتی ہی مگر مؤلف کتاب موصوف عالم نبیہ محدث فقیہ مولانا مولوی محمد منصور علی خان صاحب جعل اللہ سعیہ مشکوراً الا زال ہو کاسمہ مظفراً و منصوراً کا کمال انصاف ہی اور غایت تہذیب کہ با اینہمہ گستاخی و شوخی کلام مخالف کہ جسکی تحریر تعصب و عناد سے مالامال ہی اور بہ نشۂ تعصب اُس شخص نے سلف صالحین و ائمۂ مجتہدین کے حق مین زبان درازیان کر کے اپنے کو مورد لعنت بنایا ہی۔ لیکن مولوی صاحب موصوف نے انصاف کو ہاتھ سے نہین دیا اور بحکم ارشاد

ہدایت بنیاد وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا کے عمل کیا اور بطور جزاء سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ
مِثْلُھَا کے بھی انکے حق مین کلمے طیبہ کہنے سے اپنی زبان و قلم کو روکا بالجملہ یہ کتاب از جملہ مغتنمات ہی و داخل



باقیات الصالحات۔ اللہ تعالے مؤلف کتاب کو جزائے خیر اور برادران
اسلام کو توفیق عمل عنایت کرے۔ کتبہ بعتلمہ خادم الطلبۃ احقر الزمن
احمد حسن الحسینی الامروہوی غفر اللہ لہ و لوالدیہ جمیعا۔ فقط









حامدًا و مصلیًا۔ فی الواقع یہ کتاب لاجواب رد شنیع فتح مبین ہے
کتبہ احقر العباد اسمہ یحیی غفر اللہ لہ و لوالدیہ



حامدًا و مصلیا۔ اما بعد فانی نظرت فی ھذا الکتاب المستطاب فوجدتہ تذکرۃ لطالبی
سبیل الرشاد و تبصرۃ لمن یبتغی الاستقامۃ والسداد فبشری لمن یطلب الصواب و طوبی لاولی الالباب
و دعا و یلا لمن لم یتخذ بہ خلیلا و واحسرتا لمن لم یجد منہ سبیلا و یجزی اللہ عنا المصنفہ
جزاء موفورا و یجعل سعیہ مشکورا۔ نمقہ خادم طلبۃ العلم فی المدرسۃ
الاسلامیۃ الواقعۃ فی بلدۃ مرادآباد الموسوم بعبد الحق صانہ الحق۔ فقط

فی الواقع کتاب فتح المبین مؤلفہ جناب فاضل اجل مولانا مولوی محمد منصور علی خان صاحب دام فیوضہم غیر مقلدون
کے رد مین ایسی تالیف ہوئی ہی کہ آجتک کوئی کتاب اس بارے مین ایسی خوبی سے دیکھنے مین نہین آئی
افراط و تفریط سے خالی ہی حق و انصاف سے مالامال ہی عمدہ بات اس کتاب مین یہ ہی کہ مؤلف دام فیوضہم نے
تقلید کو بھی ہاتھ سے نہین دیا اور محدثین کی بھی کمال طرفداری کی ہی یہ بات اور کتابون مین کمیاب بلکہ نایاب ہی
کیون نہو کہ مصنف علام کا حق پسندی طریقہ ہی اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ
وارنا الباطل باطلا۔ کتبہ احقر الزمن محمد روشن عفا اللہ عنہ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یقول العبد الضعیف لطف اللہ انی طالعت ھذا السفر السامی
بل البحر الطامی فوجدتہ محتویا علی تحقیقات انیقۃ و تقریرات رشیقۃ و مشتملا علی ما ھو کاف

لدفع اوھام الزائغین و شاف لاثبات ما ھو الحق المبین جزی اللہ مصنفہ
خیر الجزاء و حصل امالہ بجرمۃ سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء
مدرس مدرسہ علیگرھہ از ارشد تلامذۂ مولانا مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم



عبارات مستندۂ مثبتۂ مواہیر و دستخط علمای اعلام و فضلای کرام شہر رامپور

مضامین فتح مبین کے اکثر جگہہ سے دیکھے گئے مطابق عقائد اہل سنت والجماعت کے اوسکو صحیح پایا
فی الواقع مصنف کتاب نے بکمال کوشش جوابات عمدہ اغلاط اور شبہات ظفر المبین کے لائق
قبول ارباب دیانت اور عقول کے تحریر کیے بعد اسکے خصم غوی اور معاند غبی کو گنجائش افترا
و تکلم بے جا باقی نہ رہی جزاہ اللہ تعالی عنا و عن جمیع
المسلمین خیر الجزاء۔ فقط۔ العبد الواقم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا۔ فقیر نے
کتاب فتح المبین کے اکثر مقامات دیکھے تحقیق اسکی
قرین حق گوئی و انصاف ہی۔ اور مضمون اوسکا دور
از اعتساف ہی۔ نمقہ العبد المذنب الاواہ
محمد لطف اللہ عفی عنہ ابن مولانا الحاج
مفتی محمد سعد اللہ غفر اللہ لہما



بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان وھداہ و اوضح لہ بینات من
الفرقان والھدی و جعل مساعیھم فاخذ ناصیتھم الیہ مشتق فیوفق من یشاء لما یحبہ ویرضی
فیعطیہ الفھم والذکاء و الفقہ فی الدین والتقی و یشرح صدرہ و ییسرہ للیسری و یضل من یشاء
ان یھوی و یذلہ فی الدنیا و یخزیہ فی الاخری فیجعل صدرہ ضیقا حرجا کانما یصعد فی
السماء و ییسرہ للعسری والصلوۃ والسلام علی خیر البریۃ والوری افضل من اوحی الیھم و ھداھم
وعلمھم شدید القوی من اطاعہ فقد اطاع اللہ و نجا و من عصاہ فقد تاہ و ھوی و ضل و غوی
والہ واصحابہ الذین ھم شموس براقع الترفع والعلا و اقمار ظلام الاھوی و نجوم الدجی

وعلى من تبعهم باحسان الذى من المجتهدين وايمة الدين الذين لهم الدرجات العلى
اناهم يهبون من لدنه ذكرى لاسيما الاربعة الذين فاح من انوار رياضهم القدس نفحات
الانس والرضا فعطر مشام العالم وعرف عرفهم وشذى وظهر انوار مقباس حقائقهم وتجلى
فضاء فضاء الخلق الى المنتهى ابرزوا كنوز الله فاتى الاسنى فلاح فلاح العالمين واسف فمن
امن بهم بان قلدهم باعيانهم فقد استمسك بالعروة الوثقى ومن اظلم واطغى فاعرض
عنهم وابى فلعله باخع نفسه على آثار من اتبع هواه بما سعى ومقتحم فى الاخسرين اعمالا
الذين ضل سعيهم فى الحيوة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا **وبعد** فان عادة
الله قد جرت وسنة الله قد مضت فى حفظ دينه وشرع امينه فى كل زمان ومكان من
بدء طلوع ذكائه الى الآن ان يبعث الحق على عقبى المبطل الزابق ليقذف الحق على الباطل فيدمغه
فاذا هو زاهق كما قال العلامة ابن عابدين على قول الدر ولا يخلو الوجود عمن يميز هذا
حقيقة لا ظنا جزم بذلك اخذا مما رواه البخارى من قوله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة
من امتى ظاهرين على الحق وذلك لانه سبحانه وتعالى محافظ لما اوحى الى عبده ما اوحى وهو
متم نوره ولو كره الكافرون كرها فما اراد احد ممن مضى ان يطفئ نوره الا وقد اذله الله واخزى
وما نهض فرد ممن اتى يريد ان يلبس الحق بالباطل الا ونكسه الله واذرى فكانها كلمة سبقت
من ربنا الذى له الاسماء الحسنى على تصديق القول الدائر والمثل السائر لكل فرعون موسى
فلذا انبعث هذا الحبر النبيل والبحر الوبيل المحرز قصبات السبق على اقرانه واشباهه فى كل
فن محوى المحسود البالغ من كل علم اقصاه الذى اعنى المولوى منصور على خان المرادابادى
صاحب هذا الكتاب المتين المسمى بالفتح المبين لارغام قدوة المضلين وزبدة المفسدين
من الفرقة النجدية المفتنة الحادثة الشائعة الذائعة فى زماننا شيوع الشعرى فى ذيوع
الذوى ولقد رأينا كتابه هذا وخطابه الابهى مع ذلك الكفل الاعزل الغمر القدم المافون
الخب الاهشى فوجدناه قد اتى فى مباحثه ببيان شاف وبرهان كاف وتبيان اوفى
فلله دره حيث سلك مسلك الاقتصاد فى اماطة الاذى عن طريق الحق وسبيل السوى
فمن صدق به وارتضى وتسلمه وتصدى فقد اذعن للحق المتلقى واهتدى وتقاص

عن شوب اللظى واتقى وصدق بالحسنى فاما من استكبر واستغنى وادبر وتولى وسعى فى خلافه
وتلهى فقد اعتدى وطغى وتعدى وعثى وكذب بالحسنى يبعث يوم الرجعى فى طائفة ودعهم



الله وقلى فيحشر فى زمرة من كان فى هذه اعمى فهو فى الآخرة
اعمى فعفنا الله سبحانه وتعالى وسائر اخواننا لما ينال به
القرب من امتثال ما امرنا والاجتناب عما نهى وصلى الله
على سيدنا ومولانا محمد واله وصحبه اجمعين ابدا ابدا



باسمه سبحانه
ان هذا الجواب
حق صحيح صريح
والمجيب نجيح - فقط

الجواب صحيح

والمجيب مصيب

ابو النعمان محى الدين محمد عجاز حسين مجددى
عفى عنه وعن الديه والمسلمين
سنه هجرى ١٢٩٩

حامدا ومصليا
اصاب من اجاب
فجزاه الله خير الجزاء
عنى وعن سائر النظراء

تقاریر مستندہ وعبارات مصدقۂ علمای مشاہیر وفضلای نحریر شہر دہلی

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين وعلى اله المجتبين واصحابه المنتخبين واتباعه
المنتصرين وانصاره المجتهدين **اما بعد** فيقول الصديقى النسفى الحنفى **محمد شاه** اوصله
الله سبحانه وتعالى شانه الى ما يرضاه لما كان نظام الانام باحكام الاحكام وكان احكام الاسلام
بالعلماء الاعلام لان العلماء ورثة الانبياء كما فى حديث رواه احمد والترمذى وابوداود وابن ماجة
والدارمى وكان حكم الانبياء والمرسلين ان من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه
وان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان رواه مسلم وغيره من المحدثين وكان حكم الزمان

لان الزمان السابق خیر من اللاحق بحکم حدیث خیر امتی قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین
یلونهم الحدیث متفق علیه حتی صار ترجمته هکذا کل یوم ا بتر بحکم حدیث قال علیه الصلوة
والسلام لا یاتی علیکم الزمان الا الذی بعده شر منه حتی تلقوا ربکم رواه البخاری حتی کان اخر
الزمان اشد الاشد حرج طلاب الدنیا بالدین والدجاجلة الکذاب فیخترعون فی صور المشایخ
والعلماء مسائل فاسدة وعقائد باطلة کما فی مجمع البحار فی بحث الدال بحکم حدیث
فانه قال علیه السلام یخرج فی اخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس
جلود الضان من اللین السنتهم احلی من السکر وقلوبهم قلوب الذیاب رواه الترمذی وقال
علیه السلام یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم بالاحادیث بما لم تسمعوا انتم
ولا اباؤکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواه مسلم وکان حال السفلة وعادة الجهلة
اغترارهم بالامور المحدثة واسراعهم الی قبول الاقوال الباطلة عند العلماء العظام والفضلاء الکرام
کما صرح به مسلم صاحب الصحیح حیث قال فی صدر الصحیح لما تخوفنا من عواقب الشرور واغترار
الجهلة بمحدثات الامور واسراعهم الی اعتقاد خطأ المخطئین والاقوال الساقطة عند العلماء رأینا
الکشف عن فساد قوله ورد مقالته بقدر ما یلیق بها من الرد اجدی علی الانام واحمد للعاقبة
ان شاء الله تعالی انتهی قام العلماء الاعلام والفضلاء العظام قدیما وحدیثا مشمرین لنصرة
الدین والشرع المتین بالقدح والجرح والرد بالجد علی اهل البدع والاهواء واهل الزیغ والاغواء
بالدلائل الواضحة والبراهین الساطعة من الادلة الاربعة الکتاب والسنة
والاجماع والقیاس کالائمة الاربعة فلم یزالوا هکذا وهکذا حتی قام جامع المعقول
والمنقول حاوی الفروع والاصول سالک مسالک المتقدمین هالک لساس المبتدعین
المولوی محمد منصور علی خان المراد ابادی ادامه الله ذو المنن والایادی فصنف کتابا فی کشف
مکائد غیر المقلدین فسماه بالفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین فلما رأیته فی
المواضع المتفرقة والمقامات المنتشرة فوجدته کتابا مستطابا
جعل الله تعالی سعی مصنفه ومعینه سعیا مشکورا واجرا موفورا واخر
دعوانا ان الحمد لله رب العلمین والصلوة علی سید المرسلین

محمد شاه دار دو جهان ...

ابن فقیه الدین محمد وحید الدین

حبیب الله محمد

گل محمد

محمد ضیاء الدین

الحمد لولیه والصلوة علی نبیه اما بعد مین نے اس کتاب فتح المبین رد ظفر مبین کو دیکھا بہت عمدہ
کتاب ہے اور خوب ہی جواب باصواب ہے کیون نہو بحکم یعرف الرجال بالاقوال مولانا مولوی منصور علی خان صاحب
کی استعداد ولیاقت کو ہزار آفرین اگرچہ مؤلف ظفر مبین پیشوای غیر مقلدین یعنی محی الدین کتب فروش
ولد ہیری چند جاٹ (جو چند روز سے مشرف باسلام ہوا تھا اور جسکو سوائے اُردو کتابین دیکھنے کا اور کچھ
لیاقت نہین نہ مذہب حنفی سے ماہر نہ اُنکے دلائل سے واقف اور پھر احادیث مین اپنی عادت قدیمانہ کے موافق
دغابازی وحیلہ سازی بلکہ محض بے ایمانی سے اعتراض جانے کو آندھی) قابل جواب ولائق خطاب نہ تھا مگر بحکم
ع چو با سفلہ گوئی بنرم وخوشی + فزون گردش کبر وگردن کشی + مصنف موصوف نے اس
کتاب مین اُسکی خوب ہی خبر لی اور ظفر مبین کے خرافات کی بخوبی تردید کردی ورنہ لوگ اگر ایسا جواب باصواب
نہ پاتے تو یہ جاہل لوگ اتراتے اور گلی کوچون مین بغلین بجاتے اَسد اللہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کو (کہ جنکی
عبد اللہ بن مبارک ووکیع جیسے یحیی بن معین وغیرہم ایسے حدیث مدح فرمائین اور جنکے وفور علم وکثرت قبول
پر اُنکے معاصر رشک مین آئین) یہ فرقہ (کہ جس نے تیرھوین صدی مین سینگ نکالے اور جنکا طریقہ
ٹٹیون کی آڑ مین شکار کھیلنا ہی یعنی عمل بالحدیث کے پیرایہ مین آزادانہ خواہش نفسانی کو کام مین لانا
کبھی پانچون نمازون کو بلا عذر ایک ہی وقت مین پڑھ لینا کبھی درصورت جماع بلا انزال بغیر غسل نماز ادا کرنا
مال تجارت مین زکوۃ نہ دینا چاندی کے زیورات کو مرد کے لیے درست بتانا مطلقہ ثلاثہ کو بغیر حلالہ کے جائز کرنا
ختم نبوت کا انکار کرنا حضرت عمر کو بدعتی کہنا حضرت علی وعباس وفاطمہ زہرا رضہ وابوبکر صدیق کو مصداق
سباب المؤمن فسوق وقتاله کفر کا بنانا عبادت تمام شب کو بدعت سیئہ قرار دیکر تمام اولیای کرام
وصحابۂ عظام کو جو شب بھر یاد الٰہی مین مصروف رہتے تھے برا بتانا اکل شحم خنزیر کو آنحضرت علیہ السلام کیطرف منسوب کرنا انبیاء علیہم السلام کی

۵۲ [illegible] تصنیف [illegible] دیدیہ
۵۳ [illegible]
۵۴ [illegible] تصنیف [illegible]
۵۵ [illegible]
۵۶ [illegible]
۵۷ [illegible]
۵۸ [illegible]
۵۹ [illegible]
۶۰ [illegible]
۶۱ [illegible]

عصمت کا منکر ہونا وغیر ذلک من القبائح التی لا یحسن ذکرھا فی ھذا المقام) برا کہے
اور ایمۂ کرام اور اُنکے اتباع کو (کہ جنھون نے کمال محنت وعرق ریزی سے قرآن واحادیث و اقوال صحابہ
کو درست کیا ناسخ منسوخ مطلق مقید کو شرح فرمایا تاکہ بوالہوس لوگ قرآن واحادیث کو اپنی خواہش نفس
کے تابع کرکے دین مین فتور نہ مچائین آزادی کے مزے نہ اُڑائین) مشرک وتارک احادیث و قرآن قرار
دین اور اپنی اس ہماے الحادی و نفس الدخالی کو عمل بالحدیث بتائین چہ خوب سے از صحن خانہ تا
بلب بام ازان من ٭ وز سقف خانہ تا بہ ثریا ازان تو ٭ کیون نہو مخبر صادق نبی علیہ السلام نے اس گروہ
کی ایک مدت پیشتر خبر دی تھی عن انس بن مالک وابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقۃ قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل
یقرؤن القرآن الخ حتی قال یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منا فی شئی رواہ ابوداؤد یعنی انس
سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت مین اختلاف پڑیگا ایک قوم ہوگی کہ اُنکی
باتین اچھی اور کام بُرے ہونگے قرآن پڑھینگے لیکن اُنکے حلق کے نیچے نہ اتریگا یہان تک فرمایا کہ



قرآن کی طرف بلائینگے اور کسی بات مین میرے نہونگے۔ خیر اب مین
ختم کلام کرتا ہون اور اس بحث کو تمام کرتا ہون۔ حررہ
ابو محمد عبد الحق الدھلوی۔ مدرس مدرسہ مسجد فتحپوری دہلی









بسم اللہ الرحمن الرحیم

	خدا کی حمد مجھ ایسے سے ہو کیا		لکھون مین نعت کیا میرا ہی رتبا	

اما بعد یہ خاکسار ابا ادریس محمد عبد الرب حنفی قادری دہلوی ثم السہار نفوری بھائی مسلمانون کو بعد
سلام مسنون الاسلام کے آگاہ کرتا ہے کہ یہ فتنہ لامذہبون نے جو چند سال سے اُٹھایا ہے یہ ہمرنگ اُس
فتنے کا ہے کہ جسمین حضرت عثمانؓ شہید ہوے اور قاتل اُنکے جہنم مین گئے اُس فتنے کا سردار نو مسلم عبد اللہ
ابن سبا یہودی تھا کہ وہ خاص اسی فتنہ کے واسطے مع قوم یہود کے مسلمان ہوا تھا پس اس فتنے کے سردار

لالا انت رام صاحبزادے لالہ کوڑی مل کے مع اپنی قوم کے خاص اسواسطے مسلمان ہوے کہ اسلام اور مسلمانون
مین فتنہ ڈالین جیسا عبد اللہ بن سبا نے بھی محبت اہل بیت کی اوٹ رکھکر مسلمانون کو حضرت عثمانؓ سے باغی کیا
اور سب کو یہی پٹی پڑھائی کہ قابل اور لائق خلافت کے حضرت علیؓ تھے نہ کہ حضرت عثمانؓ آن لالہ صاحب نے
بھی عمل بالحدیث کے پردے مین فقہ اور فقہا سے مسلمانون کو بدظن کراکے کہنا شروع کیا کہ صحیح بخاری کتاب
رسول اللہ چھوڑکر ہدایہ شرح وقایہ پر کیون عمل کرتے ہو جیسے اُسوقت کے جاہل مسلمان اطراف وجوانب کے
اُس یہودی کے دھوکے مین آگئے اور یہ نہ جانا کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت انصار اور مہاجرین کے مشورے
سے ہوئی اور حضرت علیؓ نے بھی خود اُنسے بیعت کرلی پھر ہم کیون اس یہودی کے بہکانے مین آئین ایسے
ہی اسوقت کے کم فہم مسلمانون نے یہ نجانا کہ فقہ اور فقہا آج کل کے تو نہین زمانہ پیغمبر سے فقہ اور فقہا امت
مین چلے آتے ہین بلکہ زمانہ حضرت صلعم مین جو صحابہ صاحب فقاہت تھے وہ داخل شورۂ پیغمبر ہوا کرتے تھے
پیغمبر صلعم بحکم وشاوِرھُم فِی الْاَمْرِ کے اُنھین سے مشورہ لیتے تھے اگر دو سیر کی کتابون مین اگر ملاحظہ کیا جائے
تو معلوم ہوگا کہ جنگ بدر اور جنگ اُحد اور جنگ احزاب اور جنگ حُنین اور فتح مکہ مین پیغمبر صلعم مشورہ فقہای
صحابہ سے لیتے تھے یا خیر فقہای صحابہ سے جو دینیات کے لوگ مسلمان تھے جیسے اُس یہودی اور اُسکی قوم نے
حضرت عثمانؓ کے فضائل جو دربار نبوت سے عطا ہوے تھے فراموش کرکے کان اُنکے گونگے کردیے تھے ویسے ہی
اس ہندو قوم نو مسلم نے معنی فقہ کے اور فضائل فقہا کے جو آیات واحادیث سے ثابت تھے سب دیکھ بھالکر
بُھلا دیے کما قال اللہ تعالی فما لھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا وقال رسول اللہ صلعم
فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد اور جیسے اُس یہودی نے بعض اچھے اچھے لوگ
مسلمانون مین سے مکر وفریب کرکے اپنے ساتھ کرلیے تھے ویسا ہی اس قوم ہنود نے بعض علمای اسلام کو
کہ جنکی خلقت ارض ہلین سے ہے اور درحقیقت وہ مقلد مال وجاہ کے ہین اپنے ڈھنگ پر لگا لیا اور جیسے
اُس قوم یہود نو مسلم نے ایک دم سے مسلمانون کو عقائد کفریہ یہودیہ تعلیم نہ کیے بلکہ رفتہ رفتہ اس سررشتے
کو جاری کیا۔ اور بعض اُنکے اس کام پر مسلط ہوے کہ محبت اہل بیت کی فرض ہے حضرت عثمان کو قتل کرنا
اجر عظیم ہے سو وہ اُنسے ظہور مین آیا بعض کو اس کام پر مامور کیا کہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ نے قتل کرایا
اُنھون نے شام مین جاکر حضرت معاویہؓ کو طالب قصاص خون خلیفہ برحق کا بنایا اور حضرت شاہ ولایت کا
ناک مین دم کرایا بعض اس کام پر مامور ہوے کہ عقیدے مسلمانون کے تباہ اور خراب کرین کسی نے یہ درس

جاری کیا کہ حضرت شاہ ولایت کو نبوت ہوئی تھی جبرئیل سے وحی لانے مین خطا ہوئی بعض نے یہ تعلیم شروع کی
کہ حضرت شاہ ولایت خود ذات خدا تھے اُنھون نے قصہ ہی پورا کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥
ایسا ہی اس قوم ہنود نومسلم نے عقائد ہنودیہ کفریہ ایکدم سے مسلمانون کو تعلیم نہ کیے بلکہ اول مسلمانون کے
دلون سے شان و وقعت دین اسلام اُٹھانی شروع کی بعض اسپر آمادہ ہوے کہ اُنھون نے مسلمانون کے دلون سے
شان فقاہت کہ عبارت کامل سمجھ سے ہے اور وقعت فقہا کی کہ وہ اعلےٰ درجے کے صحابہ اور تابعین تھے اُٹھادی
یہان تک کہ تراویح بیس رکعت کی کہ سنت فاروقی ہے اور شرق سے غرب تک تمام مسلمانون کی معمول بہا ہے بعض
اہل اسلام کے دلون سے اُٹھادی کہ اُنھون نے اُسکو بدعت عمری جانکر آسانی نفس کے واسطے ترک کیا اور لباس
رفض کا پہن لیا بعض نے یہ ڈھنگ اختیار کیا کہ علم صرف نحو فقہ عقائد معانی بلاغت تفسیر سب موقوف
کراکر فقط ترجمہ قرآن مجید کا لڑکون اور بوڑھون کو حفظ پڑھانا شروع کیا اور یہ لوگون کے قلب مین ڈالا
کہ تحصیل علوم کرنے سے کچھ فائدہ دین کا نہین دیکھو تمام لوگ علم پڑھکر تباہ ہو گئے ہم تمکو فقط قرآن شریف
کے معانی بتاتے ہین کہ اُس سے قیامت مین پوچھ ہے اور مضمون یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا
کو قطعًا فراموش کیا بعض نے انہین سے ایسا امر خطیر اختیار کیا کہ اولوالعزم علمای امت کی مذمت (جیسے
ائمہ اربعہ اور اتباع اُنکے کہ اُنھون نے جد وجہدِ تحقیق حدیث مین اپنے جان ومال کو سب قربان کیا اور
اُنکی کارگذاریان جناب باری عز اسمہ مین مشکور ہوئیں اور وہ مقبول کافۂ انام وجملہ اہل اسلام ہوے)
اس نہج سے کرنی اور لکھنی شروع کی کہ اُنھون نے اپنے قیاس سے مخالفت کی حدیث رسول اللہ کی اور فقہ کی
کتابین خلاف سنت کے لکھین چنانچہ ان دنون ایک کتاب مسمی بہ ظفر المبین لالہ ہر یچند بن دیوانچند صاحب
کھتری نے کسی عالم ناعاقبت اندیش سے لکھوا کر اپنے نام سے چھاپی اُسمین لکھا ہو کہ امام اعظم نے سو مسئلے
حدیث صحیح کے مخالف لکھے اور یہ نجانا کہ کہان مین اور کہان تصنیف میری اور کہان وہ ذات عالی صفات
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کہ اُنکی تقلید بارہ سو برس سے ہر ہر زمانے کے لاکھون علما اور کرورون فضلا
واولیا وابدال نے اختیار کی ہے حتی کہ اس جماعت نومسلم کے پیشواؤن نے بھی اُنکی تقلید اپنی بڑی عزت
سمجھکر قبول کی ہے لیکن لالہ صاحب نے امام صاحب کی جناب پاک مین بڑی گستاخی کی اور یہ نہ غور کیا
کہ ہم جنکے نام لیوا ہین اُنکا تو امام صاحب کے ساتھ یہ عقیدہ ہے اور مقلد ہین وہ امام کے کیونکر اُنکی
شان مین گستاخی کرین چنانچہ کہا صاحب المعیار نے قَالَ اِمَامُنَا وَسَیِّدُنَا الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ

اور صاحب دراسات اللبیب نے امام صاحب کی بہت تعریف لکھی ہے امیر بھوپال نے اپنی کتاب تحفۃ النبلا مین
لکھا ہے کہ امام صاحب کے جنازے پر پچاس ہزار مسلمانون نے نماز پڑھی اور چار سو تینتالیس فقہای محدثین
مقلدین کے محاسن اور مناقب اُسی کتاب مین اُنھون نے لکھے ہین اور اُنھون نے اپنی کتاب تقصار مین
تمام اولیای مقلدین کے مفاخر و محامد کیسی عمدگی کے ساتھ ذکر کیے ہین کہ یہ قوم نومسلم اگر اُنکو دیکھکر ایمان
لائے تو اپنی غلط فہمی بھول جائے مولوی سید نذیر حسین کو مین نے سوال لکھکر دیا تھا کہ آپ مقلد ہین یا نہین
اور جو مقلد ہین تو امام صاحب کے یا کسی اور کے اُنھون نے جواب اُسکا اپنی مہر سے مزین کرکے مجھے دیا کہ ہان
مین فروعات جزئیہ مین امام صاحب ہی کا مقلد ہون وہ میرے پاس موجود ہے لالہ صاحب نے یہ دھوکا
کیسا دیا کہ امام صاحب کے سو مسائلے مخالف حدیث صحیح کے ہین اگر اس مضمون کو لکھا تھا تو اپنے معتقدون
کی مہرین اس کتاب پر کرا لینی تھین کہ اُنکا بھی مافی الضمیر معلوم ہوجاتا اور عقیدۂ دلی ظہور مین آتا اب
معلوم ہوا کہ لالہ صاحب ہی منکر امام صاحب کے فضل و کمال کے ہین خیر اُسکا کچھ مضایقہ نہین ہے ٥

نہین ہے معتقد اُنکا اگر حاسد تو کیا غم ہے
ہوا بے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا

اور لالہ صاحب ایسے خوشی مین آئے کہ سر دفتر علمای امت پر صدہا عیب لگائے یہ نجانا کہ عنایت الٰہی
سے ڈنکا اُنکے مذہب کا از شرق تا غرب اسی دھوم دھام سے آجتک بج رہا ہے جیسا کہ شروع مین تھا ظاہر
ہے کہ یہان حنفی مذہب کے علما مذہبی دل ہین دیکھو تو کیسی اُنکی زراعتِ زمین مذہبی کی خاک اُڑاتے ہین اور
اُنکے باغ وبہار کی رونق مٹاتے ہین اس ظفر المبین کی کیسی ہزیمۃ المبین بناتے ہین انتصار الحق کو کیا سمجھ
کر جانا آجتک جواب اُسکا نصیب نہین ہوا اور جو کتب و رسائل مقلدین کی ہر چہار طرف سے ژالہ باری
ہو رہی ہے اس فرقے کی سخت جان ہے کہ نہین نکلتی اگر کچھ بھی غیرت کو کام فرماتے تو مونہ نہ دکھاتے اور اس
ظفر المبین کے جواب جو چند در چند ہوے ملاحظہ مین گذرے ہی ہونگے اب یہ فتح المبین آپکو تحفہ بھیجی جاتی ہے
قبول کیجیے خدا کے واسطے انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا اپنے ہر دھوکے کا جواب صاف صاف لینا اور چھیڑ چھاڑ
شعرا شعار سے کہ طرز عاشقانہ پر اس کتاب مین ہے دلبرانہ جبین بر جبین شد نا امیدان استغاضہ سے ہرگز قدم نہ ہٹانا ٥

جاسکتا کوئی اُس بُت خود کام تک نہین
جائے اگر تو کام نہو کچھ نہ کچھ تو ہو
دو چار گالیان ہی ہین خط مین لکھ کے بھیج
گرچہ دعا سلام نہو کچھ نہ کچھ تو ہو

چنانچہ مین نے چہل حدیث کو صحاح ستہ سے نقل کرکے بڑی امید سے تحفہ اس فرقۂ نامبارک کو ارسال

کیاتھا کوئی تو کچھ نہ بولا مگر ربخیت سنگھ عرف مولوی محمد سعید صاحب نے وہ گالیان مجھے لکھین کہ اُسکے دیکھنے سے بے اختیار مجھے ہنسی آگئی اور اُنکی تحریر سے قطعاً معلوم ہوگیا کہ ہمشیرہ کا نکاح کرنا معیوب ہی مگر خرچی پر چلانا خوب ہی آیسا ہی جواب اس کتاب کا ہوگا خیر اب وہ کچھ ہی لکھین مصنف صاحب یعنی مولانا منصور نے تو ایسے وقت مین یہ کتاب اس فرقۂ ناصواب کے جواب مین لکھی کہ دَور زمانے کا آخر ہی اہل مجلس اُٹھے جاتے ہین جلسہ درہم برہم ہو چلا شمع اسلام سنبھالا لے رہی ہی باد مخالف کے جھونکے بیحد چل رہے ہین اُسمین بھی جماعت علما کے اتفاق سے اعدا کے دانت کھٹے تھے اور کسی کو کچھ بن نہ آتی تھی جو سامنے آتے تھے اپنا سا مونہ لیکر رہجاتے تھے اس فرقۂ ناعاقبت اندیش نے وہ تفرقہ امت مین ڈالا کہ اپنے بیگانے ہوگئے دوست دشمن بنگئے بھائی کو بھائی قہر کی نگاہون سے دیکھنے لگا عیادت وتعزیت سب موقوف ہوگئی حمایت ونصرت بھی کوچ کرگئی حسد کا بازار گرم ہوا کہ ایک کو ایک دیکھ نہین سکتا وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ الغرض یہ ایسی کتاب ہی کہ واسطے دفع تاریکی جہالت کے ایک روشن آفتاب ہی ٥

کتابے ذکر خستہ ذکا سئے
وہ فتح المبین را ہم بقائے
خدا منصور دارد مثل نامش
بقلب منکر تقلید نعمان
بحق احمد و اصحاب و آلش

کہ ذرہ ذرہ ازوی پر ضیائے
مصنف را دہد روزی فراوان
براعدائش بود نازل بلائے
ز تاثیر کلامش باد جائے
بود مقبول یارب این دعائے

ز خلاق جہان عرض من این ست
زراحت رَوح در یحان ہم رضائے

مہر مولانا ناظر حسن صاحب دیوبندی مدرس مدرسہ سنہری مسجد حال نزیل شہر دہلی۔

جاء الجواب بالصواب

تقاریظ مثبتۂ دستخط و مواہیر علمائے مشاہیر مقام پہلی بھیت

الحمد للہ الذی جعلنا من امۃ حبیبہ محمدٍ صاحب القرآن صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم الی ما تعاقب الملوان ووفقنا التقلید الامام الاعظم التابعی ابی حنیفۃ النعمان علیہ الرحمۃ والرضوان بعد اسکے واضح ہو کہ اس زمانے مین کسقدر ضعف اسلام ہی کہ دینداری برائے نام ہی اخلاص و اتفاق کی کہین صورت نظر نہین آتی ہی جدھر دیکھیے اختلاف وفساد کی ترقی ہوتی جاتی ہی علم وعمل نایاب ہی جہالت کا ہرطرف

فتح باب ہی لعن وطعن کا بازار گرم ہی نہ کسی کو خدا کا خوف ہی نہ رسول سے شرم عجب دَور ہی طُرفہ طور ہی زمانۂ خیر القرون ثلاثہ یعنی صحابہ وتابعین وتبع تابعین کا گذر گیا بلکہ اُسکے بعد بھی ہزار برس سے زیادہ گذر گئے اور اس درمیان مین لاکھون علمای معتبرین اور اولیای کاملین پیدا ہوے آور سبھون نے اتفاق کیا کہ دین حق ان چارون مذاہب مین منحصر ہی چنانچہ کوئی حنفی کوئی شافعی کوئی مالکی کوئی حنبلی ہوا اسی طرح برابر سلسلہ ان چارون مذاہب کا چلا آیا اور ہر ایک نے اسی اتباع اور تقلید مین مرتبۂ قربت وولایت کو پایا لیکن اس تیرھوین صدی مین کہ اشر القرون ہی چند سال سے فرقۂ وہابیہ نجدیہ نے ایک نیا پانچوان طریقہ نکالا ہی کہ وہ کسی مذہب کو نہین مانتے ہین بلکہ اپنے زعم فاسد مین اُسکو بدعت اور ضلالت جانتے ہین حضرات ایمہ اربعہ اور اُنکے مقلدین کو مشرک اور بدعتی ٹھہراتے ہین آور اُنکے مسائل کو مخالف قرآن وحدیث کے بتاتے ہین اُنکے کذب وافتراسے شریعت مین فساد کے رخنے پڑگئے اور لوگون کے دلون مین عقائد فاسدہ اُنکے گھر کر گئے بے شبہہ زمانہ قیامت کا قریب آیا آنھین کذابون اور مفتریون کے حق مین مخبر صادق نے بطور پیشین گوئی کے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ فرمایا چنانچہ مُصدِّق اس حال کی اور شاہد اس مقال کی ایک کتاب کذب اور بہتان کی لب لباب موسوم بظفر مبین نتیجۂ عداوت وکین تصنیف محی الدین کہ درحقیقت ممیت الدین اور مفسد بالیقین ہی دیکھنے مین آئی جسسے مسلمانان مقلدین خصوصاً عوام حنفیہ اپنے امام اعظم سے بدظن ہونے لگے اور تقلید سے ہاتھ دھونے لگے فقہاے سلف پر لعن طعن کے آوازے آتے تھے جُہلا لامذہبی کی طرف جُھکے جاتے تھے شیاطین نے دین مین فساد ڈالنے کا موقع پایا لامذہبون نے مقلدون کو بہکایا یہان کیا خوب مضمون برجستہ حسب حال انکے زبان قلم پر آیا ہے ٥

سب غیر مقلد ہین بلاشک گمراہ
شیطان ہین بہکاتے ہین ہر مؤمن کو

کہتے ہین ایمہ کو بُرا شام وپگاہ
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

غرض کہ جب اس فساد کو ہمارے مولانائے فاضل جلیل علامۂ نبیل فقیہ اجل محدث بے بدل مولوی محمد منصور علی خان صاحب مرادآبادی دام بالنعم والایادی نے ملاحظہ فرمایا تو میدان مناظرہ مین نیزۂ قلم کو اُٹھایا اور سیف زبان کو چمکایا پھر تو کوئی مخالف سامنے نہ آیا ہر مفسد نے فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُفْسِدِیْنَ کا نتیجہ پایا حتی کہ مولانا منصور نے تمام عالم مین فتح ونصرت کا ڈنکا بجایا اور اس کتاب فتح المبین کو رد خرافات ظفر المبین مین بجوابات دندان شکن تصنیف فرمایا



جزاہ اللہ عنی وعن سائر المقلدین خیر الجزاء وحفظہ عن جمیع طوارق الآفة والبلاء حررہ الفقیر الی رحمة اللہ الغنی وصی احمد الحنفی السورتی

نحمدہ ونستعینہ - مین نے اس کتاب کو دیکھا اور مصنف علام کو فتحیاب پایا اور جن احادیث سے مؤلف نے تمسک کیا ہی سب قوی اور صحیح اور محتج بہا ہین اس کتاب کے چھپنے سے نہایت طبیعت خوش ہوئی اسواسطے کہ دربارۂ قمع و قلع اوہام فرقۂ نجدیہ کے آجتک ایسی کتاب



نظر نہین پڑی اللہ تعالی اسکے مصنف اور چھپوانیوالے کو جزای خیر دے اور انکے مضامین کو ذریعہ ہدایت فرقۂ وہابیہ کرے آمین ثم آمین حررہ عبد اللطیف السورتی

تقاریر بے نظیر و تقاریظ دلپذیر علمای مشاہیر لاہور و امرتسر مع دستخط و مواہیر

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی + اما بعد فقد طالعت الفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین علی سبیل الاجمال للاستعجال فوجدت دلائلہ ساطعة کالشمس فی الضحی وبراهینہ لامعة کالقمر فی الدجی لم لا وقد حققہ المصنف المولوی محمد منصور علی خان المرادابادی سلمہ اللہ ذوالایادی لرد اصحاب الظواهر الذین لا یمیزون بین الغث والسمین + والمهین والمتین + وثبتہ بالکتاب والسنہ واجماع الامة التی لا تجتمع علی الضلالة اصلا + ثم بقیاس الفقهاء المجتهدین الذین هم



هداة الشریعة الغراء + جعل اللہ سعیہ مشکورا فی الآخرة والاولی -
نمقہ الفقیر محمد الدین الحنفی اللاهوری مصنف کتاب روضة الادباء

باسمہ سبحانہ - فتح المبین را کہ مولوی محمد منصور علی خان صاحب در رد مغالطات ظفر مبین مؤلفہ محی الدین تالیف نمودہ اند از مواضع مختلفہ مطالعہ نمودم مصنف علام جزاہ اللہ خیر الجزاء داد تحقیق و تدقیق دادہ اند و دلائل



حنفیہ را برد اقوال ظاہریہ کہ از کوچۂ تحقیق محض نابلد اند بزبان اردو وانمودہ اند -
حررہ خادم شریعة رسول اللہ خلیفہ حمید اللہ قاضی لاہور عفی عنہ

حامدا ومصلیا ومسلما اما بعد فتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین سنہ ۱۳۰۰ھ ۲۵ ربیع الاول کو میرے پاس پہونچی اور دوسرے روز بباعث عجلت وقت کے واپس دیگئی اگرچہ پوری پوری واقفیت اس کتاب کی حاصل نہین ہوئی لیکن تاہم بعض بعض مقامات اس کتاب کے مطالعے مین آئے چونکہ



مشتے نمونہ خروار ہوتا ہی اسلیے میری رائے ناقص مین یہ کتاب بہت فائدہ مند اور ظاہریہ کے لیے جواب کافی ہی حررہ الفقیر البگوی نور احمد امام مسجد بادشاہی لاہور

حامدا ومصلیا - اما بعد فقد رأیت هذا الکتاب من اولہ الی آخرہ فوجدتہ مطابقا بالقرآن والحدیث والاجماع والقیاس - سعی المصنف فیہ سعیا کثیرا



وادی حق الرد تحدیثا وتفسیرا جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء - فقیر محمد الحنفی الجهلمی ثم اللاهوری

باسمہ سبحانہ نظرت فی هذا الکتاب المستطاب فوجدتہ مطابقا لاهل السنة والجماعة



جعل اللہ سعی المصنف عندہ مأجورا وعند الناس مشکورا - العبد الاثیم فقیر برهان الدین والد مولوی عبد الرحیم - امام مسجد گمٹی بازار

حامدا ومصلیا ومسلما - کتاب لا جواب کا سر روس ملفقین مسمی بفتح المبین جو ماشاء اللہ چشم بد دور اسم بامسمی ہی رد مجموعۂ مفتریات اعدای دین هداهم اللہ القوی المتین جسکا نام برای نام ظفر المبین ہی میری نظر سے گذری اور مین نے اسکو بنظر اجمالی ملاحظہ کیا فی الواقع یہ کتاب لامذہبون کے فرقۂ طاغیۂ باغیہ گندم نمای جو فروش کی قلعی کھولتی ہی اور حق نمائی مین آئینۂ سکندری کا حکم رکھتی ہی اعدای حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کی قلع وقمع مین سیف صارم کا کام دیتی ہی خداوند تعالی عز اسمہ حضرت مصنف علام کو جزاے خیر عطا فرمائے کہ اتباع شیخ نجدی کا سر خوب ہی توڑا + اشیاع عدو مبین ائمہ مجتہدین کا کیا ہی بھانڈا پھوڑا + واہ واہ سبحان اللہ کیا کہنا ہی + اب مقلدین حقانیین خم ٹھوک کر دندناتے ہوے دل کھولکر بے دھڑک یہ کہین جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا اور بیچارے لامذہب غریق دریاے خجالت اپنے کیے سے منفعل ہوکر کہین یالیتنی کنت ترابا اگر اب بھی لامذہب باطل پرست اپنی ہٹ دھرمی اور بہتان بندی سے جو اس شیعۂ نجدیہ کا شیوۂ ناصواب ہی باز نہ آئین تو بجز خاموشی انکا کیا جواب ہی - ع جواب جاہلان باشد خموشی + ع

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم		چشمۂ آفتاب را چہ گناہ	



والسلام علی من اتبع الهدی - حررہ الراجی رحمة ربہ الباری ابو البشیر عبد العلی القادری - مفتی و مدرس مدرسۂ اسلامیہ امرتسر



تقاریظ مثبتهٔ مواهیر و دستخط علمای مشاهیر آراوهوگلی وکلکته

الحمد لله الذی لولاه ما اهتدینا + والصلوة والسلام علی رسوله محمد الذی ارسل الیه انا فتحنا لک فتحا مبینا + وعلی آله واصحابه الذین هم مقتدانا وعلی الائمة المجتهدین هم وسیلتنا فی القرب والاقتداء بر رسولنا ونبینا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمد الذی خاتم الانبیاء ورحمة للعالمین **اما بعد** میگوید کمینهٔ امت کمترین اهل سنت بندهٔ گمنام محمد علی اکرم نام خادم الحدیث ورجاله الکرام - الآردی وطنا والحنفی مذهبا والحدثی مشربا والصدیقی العلوی نسبا وبواسطة وبواسطتین الحقی تلمذا والمکی اصلا والمدنی مدفنا ان شاء الله تعالی که چون نو مزد قبول اسلام مولوی محی الدین وامثال ایشان بگوشم رسید بادای شکر باری تعالی هر موی تنم صورت زبان گرفت که درین هنگام که کساد بازاری اهل اسلام بحدی ست تا هم مردمان در زمرهٔ اسلام داخل میشوند وبجماعت مومنین رغبت میکنند در مسرت وشکر این بودم که ناگاه اتفاق دیدن کتاب ظفر المبین مؤلفهٔ ایشان گردید مسرتم برنج وغم انجامید وزمانی متحیر ماندم که الٰهی این چه معامله است آیا این نومسلمان در پردهٔ اسلام آمده افتراق اهل اسلام اراده کرده ویا چه مطلوب ایشان ست آخرکار دانستم که مولوی صاحب گو هرچند باسلام گردیده اند لیکن هنوز ادب که سرآمد اخلاق ایمان ست از کسی نیاموخته اند بل بگوش جان هم نشنیده اند ؎

حافظا علم ادب ورز که در حضرت شاه		هر کرا نیست ادب قابل صحبت نبود

نتیجهٔ تالیف این کتاب چنان گردیده که هر ناقص العلم آنرا دیده واز جادهٔ ادب پا برون نهاده ویا اگر آزاد خود مؤدب ست از مقلدان کتاب مؤلف آن بجنگ در پیوست کم کسی ست که از دیدن این کتاب نتیجهٔ بد بر نه برداشته باشد همه معاندین دین را دستاویز نیست خوش وبے اوبان را تمسکے ست خوب و در حق حنفیان تبرائیست که بران جان بازیها وجنگ کردن ضرورت افتاده ست خلاصه آنکه مؤلف رساله عجب شور وفساد در دین متین انداخته که درا خوان دین افتراق وتباغض بحدے پیدا گردید که قابل بیان نیست دانسته بودم که اسلام آوردن اغیار موجب موافقت وتحابب باخودها خواهد شد بخلاف آن ذریعهٔ تفارق

دو وسیلهٔ تباغض فیما بین گشت ؎	تو برای وصل کردن آمدی		نی برای فصل کردن آمدی

نعوذ بالله من ذلک تالیف این کتاب بلائی ست ومطالعهٔ آن ابتلائے پروردگار عالم مومنین را ازان دور تر دارد واز فضل خود ایشان را مؤدب سازد ؎

			از خدا خواهیم توفیق ادب
بے ادب محروم شد از فضل رب		بے ادب خود را نه تنها داشت بد	بلکه آتش در همه آفاق زد

وهرچند این فقیر ازین وادی در گذشته است که میان غوغای طلبه در آید وبمیدان لا ونعم وجنگ وجدال با منکرین پرداز د دوستان تکلیف این معنی بسیار رسید هند لکن مرکب من چنان بالا رفته است که آوازاین اشرار نیز در انجا سمع ما را نمی خراشد مگر شخصی این کتاب را پیش من رفعه آورده خواندن گرفت پس در دل من چنان ریختند که نزدم ونزد احبابم بفضله تعالی اکثر کتب حدیث موجود ست جوابی کافی تحریر کنم ومؤلف این کتاب را احادیث متمسک حنفیان که هنوز آن را نه شنیده تبلیغ کنم که مسائل حنفیان نه آنچنان ست که کدامی مسئله را حدیثے نباشد بلکه بر هر مسئله حنفیان و دیگر ائمه حدیثی ست ثابت وآیتی ست محکم کسے آنرا می فهمد وکسے بے ادب آنرا بگوش نمی آرد و تهدرین تردد وجمع کتب واستنباط بودم که ناگاه رساله جواب ورد این کتاب مسمی بفتح المبین نزدم رسید اکثر جاهاے آنرا دیدم جوابے شافی دریافتم پروردگار در اعانت مؤلفش بموجب وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ فِي عَوْنِ أَخِيهِ باشد بر تمام اهل اسلام عموما وبر حنفیان خصوصا اداے شکر مؤلف ضرور ست که جوابے خوب نوشته اند هرچند آنچه من نوشتمے بطرز دگر می شدے لیکن این کتاب هم قابل استناد ولائق اعتماد ست اهل سنت را باید که برین کتاب عمل نمایند واز مطالعهٔ ظفر المبین احتراز فرمایند فقط کتبه المسکین خادم الحدیث والرجال محمد علی اکرم تغمده الله واساتذته ووالدیه برحمته ومغفرته

محمد علی اکرم



الحمد لله الذی کفی وسلام + والصلوة والسلام علی نبیه الامی الذی لا نبی بعده + وعلی آله الطیبین + واصحابه الطاهرین + وعلی الائمة الاربعة المجتهدین المقبولین کلهم اجمعین

اما بعد فقد اطلعت ما حرره من المضامین + فی هذا الکتاب الفتح المبین + فی کشف

مكائد غير المقلدين + في جواب الظفر المبين + في رد مغالطات المقلدين + فوجدته احسن
التصنيفات المصنفين + واجل التاليفات المؤلفين + وحسبته حاويا على تحقيقات
المذاهب وجامعا على تدقيقات المآرب ورأيته موافقا لما هو في الشريعة لاهل السنة
والجماعة منصوصا عليه فينبغي لنا الرجوع عند اختلاف الرواة اليه + فهذا بفضله تعالى
لقلع ضلالة الاشقياء كاف + ولنفع هداية الاتقياء واف + فلا شك ان المؤلف قد اجاد
فيما اراد + وسلك سبيل السداد والرشاد + وكلما اجاب فاصاب فكان سعيه مشكورا +
فلذلك صار كاسمه على المخالفين منصورا + فيحق الفوه اللامذهبون في كل واد يهيمون + لما
لم يبق لهم من الجواب فبغيظهم يموتون + فيا ايها اللامذهبون موتوا بغيظكم + ولا تلوموا
غيركم + فانكم مفسدون في الارض لا مصلحون + لم تقولون ما لا تعلمون + فتوبوا الى
بارئكم واستغفروه من ذنوبكم فتنجوا + والا فتهلكوا + لان الشريعة عبارة عن هذه المذاهب
الاربعة فحسب وهي فيها قد انحصرت + فان هذه المذاهب قد دونت وقواعدها قد ضبطت
واصولها بالنصوص قد انطبقت + وبفضله تعالى احكامها في كل البلاد جرت + وفروعها
في جميع الجهات انتشرت + فبحار هدايتها في قلوب المسلمين تموجت + ودررها المكنونة في صدور
المؤمنين قد استقرت + فنفوس المقلدين بضوئها انجلت + وزينت بها امارات + وحصلت
بها ما حصلت وعرفت بها ما عرفت + فلذلك ترى ان الفرقة الناجية المسماة باهل السنة
والجماعة فيها قد اجتمعت + لان الشريعة من غير هذه المذاهب في الدنيا ما وجدت + واطاعة
احكام الشريعة للناس قد فرضت + فان لم تحتسب هذه المذاهب الاربعة للشريعة معتبرة
فالشريعة عن الدنيا عدمت + لان ما سواها من المذاهب ليست كمثلها في ضبط القواعد
والاصول وفي ربط العلة والمعلول بل كلها قد اندرست وفي بعض كتبها التي بقيت
اقوال المعاندين فيها قد دخلت فتغيرت ما تغيرت + فكيف تكون هي الشريعة التي من الشارع
شرعت + فما اعتبرت احكامها المنتشرة فيها وما حسبت + فلا محالة ان هذه المذاهب
الاربعة لاجراء الاحكام للشريعة قد بقيت + لانها من التغيرات قد حفظت لما من الدلائل
التي قد ذكرت + والاختلافات التي بين المذاهب نظرت فهي رحمة للعالمين من خالق

الثقلين خلقت + فمن كان خارجا عن المذاهب الاربعة في هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار ومتبع الشيطان +
كيف لا وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يجمع امتي او قال امة محمد على الضلالة ويد الله على
الجماعة ومن شذ شذ في النار + وقد قال الله تعالى ومن يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت
مصيرا فكما يجب علينا الايمان والتصديق بكل ما جاءت به الرسل وان لم نفهم حكمته + فكذلك يجب علينا
الايمان والتصديق بكلام الائمة الاربعة وان لم نفهم علته + فان قلت هذا اشراك قلت لا +
لانهم كانوا من اولي الامر واهل الذكر المعروفين المقبولين وقد اوجب الله تعالى علينا اتباعهم
بقوله اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم + فان الله تعالى قد عطف اولي الامر منكم على
الرسول والمعطوف والمعطوف عليه في الحكم متساويان فاين الشرك في هذا الكلام سقيم ان هذا
الا بفهمك السقيم وامرنا ان نسألهم عما لا نعلم بقوله فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون +
وهدانا ان نرد المسائل اليهم ونثق باستنباطهم بقوله وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي
الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ واخبرنا بان الائمة منا يهدوننا بقوله
وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا + فكيف لا يجب اتباعهم علينا + وكما لا يجوز لنا الطعن
فيما جاءت به الانبياء مع اختلاف شرائعهم + فكذلك لا يجوز الطعن فيما استنبطه الائمة
المجتهدون بطريق الاجتهاد والاستحسان مع اختلاف استنباطاتهم لانهم ما استندوا
وما استنبطوا الا بالحديث ومن الحديث وبالقرآن ومن القرآن + اما ان لم يجدوا فيهما
وفي اقضية الصحابة رضي الله عنهم الرب المستعان حكما من الاحكام او ركنا من الاركان +
فقاسوا ما قاسوا باتحاد العلة والبرهان + فصار هذا القياس اصلا رابعا ثابتا بنص الحديث
والقرآن اما القرآن - فاعتبروا يا اولي الابصار - وغير ذلك من الآيات التي الفتها في كتابي
تذكرة المذاهب لمطالعة الاخوان + واما الحديث فعن ابن عباس قال اتى رجل النبي صلى الله
عليه وسلم فقال ان اختي نذرت ان تحج وانها ماتت فقال النبي صلعم لو كان عليها دين
اكنت قاضيه قال نعم قال فاقض دين الله وهو احق بالقضاء اخرجه البخاري وعن ابن مسعود
ما رآه المومنون حسنا فهو عند الله حسن - وغير ذلك من الاحاديث التي جمعتها في
التذكرة فارجعوا اليها ان شئتم يا ايها الخلان + فهذه الائمة الاربعة هم العلماء الذين

قيل في شأنهم علماء امتي كانبياء بني اسرائيل، فاولئك هم الامناء للشارع على شريعته
من بعده فلا اعتراض عليهم فيما بينوه للخلق واستنبطوه من الشريعة لاسيما الامام الاعظم رح
فلا يجوز لاحد الاعتراض عليه لكونه من اجل الائمة واقدمهم تدوينا للمذهب واقربهم مسندا
الى الرسول صلعم ومشاهدا لفعل الصحابة واكابر التابعين رضي الله عنهم اجمعين، وكيف يجوز
لامثالنا الاعتراض عليه وقد اجمع السلف والخلف على جلالته وعلمه وفضله وورعه وزهده
وعفته وعصمته وسخاوته وعبادته وكثرة مراقبته لله تعالى وخوفه منه فمن قال غير ذلك
فهو من جملة الجاهلين المتعصبين المنكرين عن ائمة الهدى المقبولين بفهمه السقيم واعتقاده
الذي بقلبه المقيم بل يجب على كل مكلف ان يشكر الله تعالى على ايجاده مثل الامام ابي حنيفة رح
في الدنيا، الم تر كيف بذل الجهد وسعى الامام الاعظم في استنباط احكام الشريعة الغراء
وضبط اركان الطريقة البيضاء واماطة الاذى عن سبيل المعرفة العليا، الم تر كيف استحكم
به الشرع المبين واهتدى به الخلائق كلهم، فانه بوّبه مبوّبا وفصّله مفصّلا، وهذّبه
مهذّبا، ورتبه مرتبا، ونقحه تنقيحا، وعلله تعليلا، وميزه تمييزا، ويسره تيسيرا، الم تر
مثله من الائمة في الدنيا، فلا تجدن نظيره فيها، فاذا عرفت انه افضلهم فلا تنس فضله
واعمل بقوله تعالى ولا تنسوا الفضل بينكم واذا عرفت انه احسنهم فلا تشتغل عنه واعمل
بقوله تعالى وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ، فظهر من هنا ان من انكر مسائل الامام
المستنبطة من الكتاب والسنة واقضية الصحابة رض فهو كافر، لانه انكر الشريعة وكل من انكر
الشريعة فهو كافر، فمنكر المسائل كافر، وكذلك من لعن او طعن في الامام الهمام فهو ليس بمومن
لانه طعن او لعن المومن الذي هو اكمل المؤمنين واجلهم واحسنهم في الدين، وكل من طعن
او لعن المومن فهو ليس بمومن، فطاعن الامام او لاعنه او فاحشه ليس بمومن، كيف لا
وقد قال رسول الله صلعم ليس المومن بطعّان ولا لعّان ولا فاحش ولا بذي كذا في
التيسير، وايضا قال لا يرمي رجل رجلا بالفسق والكفر الا ارتدت اليه ان لم يكن صاحبه
كذلك - اخرجه البخاري، وكذلك من سب الامام فهو فاسق، لانه سب المسلم، وكل من سب
المسلم فهو فاسق، فمن سب الامام فهو فاسق، كيف لا وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سباب المسلم فسوق وقتاله كفر اخرجه الخمسة كذا في التيسير، وقد قال الله تعالى الذين
يوذون المومنين والمومنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتانا واثما مبينا وكذلك من ضار
الامام فهو ملعون لانه ضار مومنا وكل من ضار مومنا فهو ملعون، فمن ضار الامام
فلا شك انه ملعون، كيف لا وقد قال رسول الله صلعم ملعون من ضار مومنا او مكر به
اخرجه الترمذي كذا في التيسير، وقد قال الله تعالى إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ
فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وكذلك من لم يوقر الامام فهو
خارج عن اهل الاسلام لانه لم يوقر كبيرنا الامام الهمام وكل من لم يوقر كبيرنا فهو ليس من
اهل الاسلام فمن لم يوقر الامام فهو ليس من اهل الاسلام كيف لا وقد قال النبي صلعم ليس
منا من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا اخرجه الترمذي فلذلك وقره الامام الشافعي رح عند
زيارة قبره في البغداد، فارضاهما الله تعالى عن العباد، وهكذا كلها في كتابي التذكرة
فما يقال لمهري چند بن ديوان چند المؤلف الظفر المبين في رد مغالطات المقلدين، الذي
اسلم خدعا للمسلمين كما اسلم عبد الله بن سبا خدعا للمومنين، فاستغفر عن نفسك
ولا تستغفر عن غيرك، فهو كفاية لك، الم تر كيف هذى بشناعة الامام فيه فقال تارة
ان الامام ما تلقى من احاديث الرسول الا سبعة عشر حديثا، وشنع عليه تشنيعا فاحشا
تقليد المتاخرين المتعصبين المعاندين، فيا عجبا مع ذلك ينكر التقليد لامام المجتهدين
وقال تارة ان الامام قد خالف الحديث والقرآن في مسائل فلان وفلان وعدها بالبيان
واحتج عليه بالاحاديث التي وافقت لما تهواه نفسه من الصحاح واعرض عما استدل بها
الامام المصاحب للفلاح تنفيرا للمقلدين الصالحين عن عمل لفقه الائمة المجتهدين المقبولين
وقال تارة ان الامام قد خالف في هذه المسألة الفلانية حديث الصحيحين، ليعلم
الحمقاء والسفهاء ان الصحيحين قد كانا قبل الامام ارضاه الله تعالى عن جميع المومنين
المقلدين، فلعله لا يعلم هو نفسه ولا مقلّده بفتح اللام ان صاحبي الصحاح بالنسبة الى
الامام كطالب العلم، لا بل كآحاد الرعية من السلطان الاعظم، كيف لا وقد قال الامام سفيان
الثوري انا بمقابلة ابي حنيفة كالعصفور عند الباز، وايضا قال مخاطبا لابي حنيفة رح

انت سيد العلماء الا تعلمان المسلم الشافعى تلميذ البخارى - والبخارى تلميذ للامام احمد بن حنبل رح
واحمد تلميذ للامام الشافعى رح - والشافعى تلميذ للامام محمد رح - ومحمد تلميذ للامام الاعظم رحمهم الله
تعالى كلهم اجمعين - فاعرف منازلهم ومدارجهم + واحفظ مناقبهم ودرجاتهم فلا تقل ان ادلة
الامام ضعيفة + ولا تبادر اليه بالفاظ قبيحة + تقليدا للمتعصبين + فتحشر مع الخاسرين اما
الصحاح وان كانت اصح الكتب بالنسبة الى مابعدها + لكنها لا عبرة بها بمقابلة الاحاديث
التى استدل بها الامام الهمام قبلها + لكونه اقربهم الى الرسول + فلذلك تلقت الامة
الاستدلال بالقبول فلا ينبغى لاحد ان يطعن فى الامام الهمام بروايات الصحاح التى بعد
المائتين وثلثمائة دونت فلا شك ان فيها اقوال المعاندين المتعصبين والمنافقين
قد دخلت فلذلك قال ابن حجر فى نخبة الفكر ان الخبر امايكون له طرق بلا عدد معين او مع حد
حصرها فوق الاثنين او بهما او بواحد فالاول هو المتواتر وهو المفيد للعلم اليقينى بشروطه
والثانى هو المشهور والثالث العزيز وليس شرطا للصحيح خلافا لمن زعمه والرابع الغريب وكلها سوى
الاول احاد فيها المقبول والمردود لتوقف الاستدلال على البحث عن احوال رواتها دون الاول
الخ + الا تعلمان اسمعيل بن علية الذى قال للقرآن مخلوق واهلك بحكمه تلميذه الخليفة
المامون خلقا كثيرا وجما غفيرا + وابوبكر بن شيبة الذى وضع فى كتابه بابا للرد على الامام
ابى حنيفة واخوه عثمان بن شيبة وغيرهم الرواة للبخارى قد كانوا متعصبين ومنكرين على
الامام الهمام فالحقية اوالصداقة من الرواة النازلين من الامام بالتعصب او بته اول الزمان
والايام - قد فقدت + لان الاية السابقون السابقون اولئك المقربون الخ والاحاديث
خير القرون قرنى - الى - ثم يجئ قوم تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته اخرجه
البخارى + وفى رواية اوصيكم باصحابى - الى - ثم يفشوا الكذب - وفى رواية ثم يظهر
الكذب وغير ذلك التى فى التذكرة كتبت + فى فقه انها قد سبقت + بل على كذب الرواة
النازلين قد شهدت فاين الاعتماد على جميع روايات الصحاح وكيف يرد بها الاحاديث
التى استدل بها الامام الصاحب للصلاح ولا شك ان اعتبار الروايات باعتبار الرواة
واعتبارهم باعتبار قرب زمانهم الى الرسول صلى الله عليه وسلم مع قوة عدالتهم و مانهم

وفضلهم وعلمهم وورعهم وزهدهم وعفتهم وخوفهم من الله تعالى ولا شك انه قد ثبت
ان الامام الاعظم التابعى اقربهم سنة الى الرسول صلعم واقدمهم تدوينا للمذهب واكملهم
ايمانا + واجملهم اسلاما + واعلمهم علما - وافضلهم فضلا - واورعهم ورعا - واحسنهم دينا
فانصف فى قلبك واستفت عن نفسك + اتعرف مثله فى هذه الامور المتعرفة من رواة
الصحاح النازلين عنه فى الدرجة البعيدة التى قد شهدت بكذبه الاحاديث المذكورة فينبغى
لنا العمل بالاحاديث التى استدل بها الامام ولو ضعفها المتاخرون تقليدا لاكثر المعاندين
لذلك الامام الهمام + اولروايتهم التغيرات فيها لبعد الزمان وتداول الايام + ولو
لم يوجدن كلها فى الصحاح لما قال صاحبوها تركنا الاكثر من الاحاديث الصحاح + فتامل
فى هذا الكلام فانه ادق الدقائق + واحسن الحقائق + قد زلت فيه اقدام اكثر الخلائق
فلقد نبهتكم عليه يا ايها الاخوان - بنصرة الله المستعان فان خضتم وتدبرتم رايتم الخلا
فتجدوا كلها فى كتب اهل الكشف والعرفان + والله اعلم بالصدق والصواب واليه المرجع



والمآب + هذا ما كتبه الحقير الفقير المفتقر الى ربه الكبير
خادم المقلدين محمد عبد القادر غفرله ولوالديه رب العالمين - المدرس
الاول للمدرسة المحسنية فى بلدة الهجلى صانها عن الافات هو العلى

من لباب لندن احاب





ابن مولانا فيض الرحمن صاحب





باسمه سبحانه - فما كتب مولانا المنصور على من الدليل والبرهان الجلى كاف لجواب غير المقلدين
الذين رأيهم غير صائبين + وينبغى ان يقال انه ذوالفقار على لقطع براهين البنانية + وماح
لادلتهم الواهية وجعل الله المنصفين منصفوا على المفسدين بمقتضى اقوال
القائلين + لكل من اسمه نصيب وهذا شئ ليس بعجيب
الراقم غلام سلمان العباسى عفا الله عنه المدرس سوم مدرسة محسنية هوگلى



نحمده ونستعينه - اجمع سادات الفقهاء وفحول العلماء من اهل السنة والجماعة على صحة التقليد ووجوبه احتياطا لسد باب الفساد فى الاركان الاسلامية + وتاليفا لقلوب المسلمين فى الامور الشرعية + فلا شك ان القول ببطلانه قول يخرب بناء الاصول الاسلامية + ويفرق بين صلحاء الامة المصطفوية + قد اجاد مصنف هذا الكتاب فى رد اعتراضات المبطلين الساعين فى ارض الله بالفساد فى الدنيا والدين والمريدين باطفاء نور الله الساطع فى اقطار العالم كالشمس فى ضحو النهار بالافتراء على سادات الائمة المرحومين فجزاه الله تعالى عن المسلمين خير الجزاء فى الدنيا والاخرة امين هذا ما نمقه عبد العلى الاسلام اباد عفى عنه





لله در المجيب الفاضل اللبيب قد اجاد فى جواب غير المقلدين المفسدين لا دنيا لهم ولا دين - وبئس القوم قد ظهروا فى زماننا - وهم يشتمون ايمة ديننا - ويقولون ان الائمة المجتهدين قد اهدموا بناء الاسلام والدين + بارائهم الباطلة + واقيستهم الفاسدة + واظهروا طريقا خلاف الحديث والقران - واضل الناس لا مثلهم فيه الثانى - والمقلدون سلكوا طريقا غير حق - وانهم على الباطل ونحن على الحق + لانا نعمل بالقران وحديث خير البريه + وهم يعملون باراء ابى حنيفة + هيهات هيهات هذه الركاكة رأيهم - ومن قلة بضاعتهم - اما فهموا ان الائمة اركان الاسلام وما كان غرضهم انهدام بناء الاسلام والانعدام - وقد ادرك امامنا الاعظم صحابيا عدة وليس فى ذلك شئ من الريب والشبهة - وقد بلغ فى العلم والعمل درجة القصوى واجتهد من القران والحديث من المبتدأ الى المنتهى - والاستنباط والقياس كله مستنبط من كلام الله - ومن حديث خير البرية - وكان فى خير القرون الامام ابوحنيفة رح - وفى الزهد والورع كان عديم المثال بلا شك ولا شبهة + وكيف يكون اتباع الائمة من ضلال من غير قيل وقال + لان المقلدين اتبعوا اولى الامر منهم + وما اخذوا سبيل الشر والكيد مثلهم الا ايها الاخوان ان كيدهم ككيد الشيطان + لا ينبغى للعاقل ان يقع فى شركهم - لا نجا كل

من وقع فى فخهم رد اما رأيتم انهم سلكوا الطريق التى الى الحرام واخذوا الطريق الفجرة اللئام ففى حين من الاحيان ياخذون دلائل الروافض والمعتزلة - ويلزمون الحنفية من براهينهم الباطلة - وربما يستدلون بدلائل الشافعية - ليغلبوا على المقلدين لابى حنيفة فظهر الان ان غير المقلدين - رايهم غير متين + وهم ضيل ومضل - وما سلموا من الخلل والزلل فنعم ما قال القائل المرء يقيس على نفسه - فنسبوا الضلال الى الحنفى دون غيره + لله در المصنف لا فض فوه فانه كما اجاب قد اصاب واجاد بما اراد فهذا نعم الكتاب - وجيد الخطاب - لمطالعة اولى الالباب - نمقه محمد راشد اول مدرس مدرسة عربية محسنية هوگلى



صح الجواب

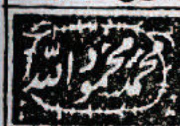
هيهات هيهات ان متوهبة الزمان قد زوروا القول تزويرا + وضلوا واضلوا كثيرا + وعتوا عتوا كبيرا + مع انهم لا يفقهون الا قليلا + وتأهبوا الهدم دعائم الدين + وتشمروا لاستيصال قوائم اليقين + فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون وتشبثوا بدلائل ركيكه + وتمسكوا ببراهين ضعيفه + فمثلهم كمثل العنكبوت + وان اوهن البيوت لبيت العنكبوت + وعموا وصموا عن حجج بينه + وعمهوا وغووا عن فجاج واضحه + فهم ركبوا متن عمياء + وخبطوا خبط عشواء + ان اولياؤهم الا الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمات + فياليت شعرى كيف تبادروا الى التشنيع والطعن على الامام الهمام القمقام + اسوة الائمة الكرام + قدوة الانام نبراس الملة الحنيفية البيضاء + ذى الاخلاق السنية والسناء + قامع البدعة محى السنة سراج الامة النبوية + صلى الله عليه وعلى اله واصحابه اجمعين وسلم لله در المجيب ما اجود ما اجاب - لقد جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا اللهم اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين + ربنا اغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيأتنا وتوفنا مع الابرار بحرمة النعلين الشريفين المعظمين لحبيبك ورسولك خاتم النبيين والمرسلين + صلى الله عليه وعلى اله واصحابه وسلم اجمعين امين ثم امين + نمقه اكبر على عفى عنه مدرس مدرسة عالية كلكته



من طعن على الايمة سيما على الامام الهمام مقتدى الايمة العظام + المحيى لشريعة
خاتم الانبياء عليه وعليهم السلام امامنا وسيدنا ومولانا الامام ابى حنيفة رحمه الله
تعالى فمثله كمثل كلب ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث - فلله در المجيب العالم
النحرير حيث افضحه بسبوط الجواب غاية الافضاح + وشغله عن النباح + من اجاب فقد اصاب
اللهم لا تجعلنا مع القوم الظلمين ادخلنا في عبادك
الصالحين واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين



لقد جاء المجيب النحرير فيما افاد + واتى بما يفحم من ادعى في الارض الفساد + وبالغ في اشاعة الخير
واحياء الدين + وسعى سعيا كاملا في ازالة الشكوك عن قلوب المفسدين + فيجعل الله سعيه
الجميل مشكورا + وابقى ذكره في بطون الصحائف مرقوما ومسطورا + وهدى جماعة المخاصمين
الى سبيل الرشاد وصانهم عما يقتضيه البغى والعناد + انه هو الموفق والمعين + في كل ساعة وحين +
وصلى الله على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين حرره العبد الاواه
محمد محمود الله غفر الله ذنوبه وستر عيوبه + مدرس مدرسه عاليه كلكته



تقاريظ مثبتهٔ دستخط و مواهیر علمای مشاهیر حیدرآباد دکن و مدراس

الحمد اجوبه در کتاب فتح المبین فی کشف مکائد
غیر المقلدین مولوی صاحب جامع معقول و منقول
کشاف دقائق فروع و اصول جناب مولوی
محمد منصور علی صاحب سلمه الله تعالى وابقاه
مرقوم فرموده اند صحیح وخلاف آن باطل
جزاه الله عنا خیر الجزاء باید که جمیع مسلمانان بران
عمل لازم و واجب دانند اگر نام این کتاب
دافع التلبیس یا هدایة المضلین نهاده شود بجاست۔



بسم الله الرحمن الرحيم وقد رأيت هذا الكتاب كله من اوله الى اخره وجدته صحيحا كامل الجواب لا ريب فيه
وختمت عليه على صحته اعنى كتاب الفتح المبين فى كشف مكائد غير المقلدين لمولانا ذو الفضل والكمال

مولوى محمد منصور على صاحب جزاه الله تعالى عنا وعن جميع المقلدين لمذهب الامام ابى حنيفة
رضى الله عنه خير الجزاء - وانا
الفقير الضعيف حامل نعال العلماء
العاملين والصوفيين الكاملين
محمد اكبر على عفا الله عنه فقط
قد اصاب من اجاب



بسم الله الرحمن الرحيم اما بعد الحمد والصلوة فقد تشرفت بمطالعة هذا الكتاب المؤيد
من الله فى كل باب وتنزهت فى رياض مبانيه وحدائق معانيه فيا له من كتاب فائق
النظير كاشف المعضلات بحسن التقرير ولما رأيته يحمى حمى المذهب الحنيفى
ويذب عن حائط المشرب الصافى
الهنى ويأتى باجوبة مفحمة للخصوم
دافعة لما يعتريهم من الاوهام الزعوم
قلت انا فيه مرتجلا سه وناهيك
هذا السفر فى دفع ريبة يهيجها اهل
الهوى بخبثهم فقط حرره المتمسك
بفضل الله الرحمن خادم شرع رسالت پناهى
المخاطب بعمدة العلما محبوب نواز الدوله
اصفجاهى مفتى الزمان مسيح الدين خان بهادر



بسم الله الرحمن الرحيم - الحمد لمن خلق كل شئ ثم هدى وجعل حسب استعداد كل قوم
نبيا مرشدا واتم النبوة عند كمال استعدادهم على سيد النبيين خير الورى عليه صلوة
الله تعالى لا تنقضى وعلى من تبعه من اصحابه الكرام والتابعين وتابعيهم سيما الايمة
الاعلام المجتهدين المشار اليهم بحديث بلغوا عنى فرب مبلغ افقه مما بلغ وبعد فاقول
ان ضميمة فتح المبين فى رد الظفر المبين الماخوذ من الظفرة فى عين اليقين فى باب ابطال
امر التقليد بمن له فى التفقه مسلك سديد مع البراهين القارعة رؤس اقوام عمين

فائقا على سائر ما صنف فى هذا الرد باثبات امر التقليد بالاستدلالات التى منقولاتها اقوى ومعقولاتها اجلى مشحون من الفوائد كل منها درة بيضاء هذا الكتاب مشكوة فيها النور بل برج فيه الذكاء اضاءت ما اظلم ليل الجهل فى الصدور وارشدت السالكين الى المامول بعد ما غووا جهلا وغوى الا من كان اعمى فهو فى الاخرة اعمى يا قوم هذا هو الحق الذى فيه يمترون ولا يخوضون فى ما بلغ اليهم من المرسلين فاسألوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون بل يتعاظمون انفسهم بتحقير العلماء الاولين ما لهم لا يعلمون السابقون السابقون اولئك هم المقربون وهو البرهان على فضيلة من صنفه مروة للاخوان الذين هم الى طريق الحق مهتدون اعنى الفاضل الراسى مولانا محمد عبد العلى المدراسى



صانه الله عن شرور الجنة والاناسى وانا المعترف بذنبه الخفى والجلى ابو الفتح محمد نور على عفا الله الولى

لك الحمد كما حمدت على ذاتك يا خالق الظلمة والنور وصل على من لا نظير له فى الازمنة والدهور وعلى اصحابه الذين ظهر الحق بهم بعد الفتور خصوصا الذين بذلوا مجهم فى الاجتهاد تسهيلا للناس سبيل الرشاد وبعد فان هذه الضميمة للفتح المبين فى رد الظفر المبين الموسومة بتنبيه الوهابيين طبعت لتائيد المقلدين ايدهم الله رب العلمين فى كل حين حين ضاقت عليهم الارض بما رحبت من فتنة الدجالين الذين يستاصلون الاسلام فى زى المسلمين قالوا نحن نعمل بالقرآن والحديث ويريدون بالقرآن ما يقارن قلوبهم وتقتضيه عقولهم وبالحديث البدعة والامر الحديث يفتون بحرمة التقليد الذى هو طريق رشيد للعامين حتى صنف رئيسهم الذى هو راس الشياطين كتابا سماه الظفر المبين تشبيها له باظفار البنان التى تخرط الابدان بين فى هذا المجموع اثبات الحق من امر التقليد ليقينيات من التمسكات بالمعقولات والمنقولات لم يظفر به احد من باقى الرادين للظفر المبين رد ما تفوه به فيه على طريق انيق يليق ان يقال للمتفوه فأت بمثله ان كنت من الصادقين فلما اطلعت على فوائده قلت متحيرا ما الى اجد بحرا يتموج منه امواج السبل بل ارجو

الطل فى وادى الدجى مع كثرة ما فيه من الجهل اطلالا اما هو هل هو سراب فكيف يزيل من اليه اهتدى ام سحر فكيف يزيل الضلال والغوى بل هو الحق راسيا يذوب منه اشد القلوب قساوة فيهات هيهات لمن لا يتفقهه ولا يكتسب فهو للجهل المركب مرتكب فانظروا انه نذير مبين الهاما من الله الحق باليقين على عبد له ان يجلب ذيل الافتخار على فرق كمال الصواب مناديا ان



يحق الحق ويبطل الباطل وعنده ام الكتاب مولانا المولوى محمد عبد العلى المدراسى سلمه رب الاناسى وانا الفقير الى الله الغنى الصمد قاضى محمد تجاوز عن ذنبه الاحد

صح ما قال القاضى فى حق هذه الضميمة للفتح المبين الموسومة بتنبيه الوهابيين





باسمه العلى الاعلى كتاب فتح المبين فى كشف مكائد غير المقلدين مع ضميمہ تنبیہ الوہابیین وفتوای جامع الشواہد کے ابتدا سے چار سو اکسٹھ صفحہ مطبوعہ تک ملاحظے مین آئی الحق یہ کتاب دلائل قویہ براہین جلیہ سے مظفر و منصور ہے اور شک وشبہہ واعتراض سے دور ہے جزی اللہ سبحانہ عنا المولف الفاضل خیر الجزاء ۔ مورخہ ۱۶ ۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ سنہ ہجری ۔ حررہ الراجی رحمۃ ربہ المنان طرازش خان

صح الجواب



محمود بن قاضی الملک
بدر الدولہ کان اللہ لہما

الجواب صحیح والمجیب مصیبؒ
احمد بن قاضی الملک

سبحان اللہ اس کتاب کے دیکھنے سے جلای چشم و تصفیۂ
قلب حاصل ہوتا ہے۔ محمد اکرام غفر اللہ لہٗ ولوالدیہ

الحق کہ این نسخۂ فتح المبین علے الخصوص ضمیمہ تنبیہ الوہابیین نسخہ ایست پر تاثیر بل در
دفع مواد فاسدۂ فہم ناقص منکران تقلید مذاہب حقہ بمنزلۂ
الکسیر جزی اللہ تعالیٰ مصنفیہما احسن الجزاء فی الدنیا والاخری وشکر
لاحقاق الحق واھداء الورحررہ کالراجی رحمۃ الودود محمد محمود عفا عنہ المعبود

واقعی یہ جواب لاجواب
باصواب ہے۔ محمد عبد الکریم
عفی عنہ وعن اسلافہ

قد اصاب من
اجاب محمد شہاب الدین
عفی عنہ

صح الجواب
سید علی رضا البیض
کان اللہ لہ

ابو المحامد سلطان
محمود الحنفی بن مولانا
غلام قادر الفاروقی
عفی عنہما وعن اسلافہما

یہ کتاب موافق مذہب اہل سنت وجماعت
کے صحیح ہے۔
علی موسیٰ رضا
عفی عنہ

من اجاب لقد اصاب

المجیب مصیب

ہذا الجواب موافق للحدیث والکتاب

تحریری نظیر و تقریر دلپذیر از علامۂ تحریر و کلامہ سفیر امام الادبا مقدام الخطبا جامع علوم عقلی و نقلی مولانا قاضی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی مدظلہ العالی

باسمہ سبحانہ

مِنْ آفاتِ هٰذَا الزَّمَانِ اَنَّ النَّاسَ كَثُرَ بَيْنَهُمُ الشَّغَبُ وَالْمُكَافَحَةُ بِاللِّسَانِ حَتّٰى يُؤَدِّيَ فِي بَعْضِ الْمَوَاقِعِ الطِّرَادَ بِالرُّمْحِ وَالسِّنَانِ حَتّٰى قَصَمَ التَّنَافُرُ وَالتَّبَاغُضُ حِبَالَ الْمَوَدَّةِ بَيْنَ الْاِخْوَانِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْمُغْبِيَيْنَ قَدِ اقْتَحَمُوا ثُغُورَ الدِّيْنِ وَشَتَّتُوا بِحِيَلِهِمْ شَمْلَ الْمُسْلِمِيْنَ بِاَنْ اَوْقَدُوا بَيْنَهُمْ نَارَ الْعِنَادِ فَاَكْثَرُوا فِيْهِمُ الْفَسَادَ وَاَمَالُوا كَثِيْرًا مِنْهُمْ عَنِ الْمَحَجَّةِ الْقَوِيْمَةِ وَطَرِيْقِ السَّدَادِ وَمِمَّا احْتَالَ اُولٰئِكُمُ الْمُغْبِيَةُ اَنْ اَرَوْا كَثِيْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ تَقْلِيْدَ الْكَامِلِيْنَ الْبَارِعِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا مِنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ الْبَاذِلِيْنَ جُهْدَهُمْ فِيْ اِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ لَيْسَ مِنَ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا لِكُلِّ مَنْ سَلَكَ مَنْهَجَ الْاِسْلَامِ وَرَامَ تَلَقِّيَ الْحَقِّ وَالْاِسْتِيْنَانَ بِمَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمَّا كَانَتِ النَّاسُ مُوْلَعِيْنَ بِاَنْ تَسْرَحَ اَعْنَاقُهُمْ اِلٰى مَسَارِحِ اَهْوَائِهِمْ لِيَتَمَتَّعُوْا بِمَا اَعْجَبَهُمْ وَيَرْفُضُوْا مَا شَاقَهُمْ رَفَضُوا التَّاَسِّيَ بِهُدَاةِ الْمِلَلِ وَسَادَةِ الْعِلَلِ حَتّٰى حُرِمُوْا بَرَكَاتِهِمْ وَعُدِمُوْا نَفَائِسَ اَنْفَاسِهِمْ وَمَحَاسِنَ مَلَكَاتِهِمْ وَلَعَمْرِيْ اَنَّ هٰذَا لَضَلَالٌ مُبِيْنٌ وَمَفْسَدَةٌ فِي الدِّيْنِ لَمْ يَاْبَ اَحَدٌ مِنَ الْعُقَلَاءِ التَّاَسِّيَ بِمَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ مِنْ اَرْبَابِ الْاٰرَاءِ فِيْ مَسَائِلَ فِيْهَا شَيْءٌ مِنَ الدِّقَّةِ وَالْخَفَاءِ وَلَيْتَ شِعْرِيْ مَنْ يَدْرِيْ بِهِمْ بِاَنَّ التَّقْلِيْدَ لَيْسَ اِلَّا نَوْعٌ مِنَ الْاِعْتِمَادِ وَحُسْنِ الظَّنِّ عَلَى الْكَامِلِ الْمَاهِرِ الصَّدُوْقِ الْاَمِيْنِ فِيْ مَسَائِلِ عِلْمٍ بَرَعَ فِيْهِ ذٰلِكَ وَبَلَغَ نِهَايَتَهُ وَهٰذَا الْاَمْرُ لَا يَخْتَصُّ بِعِلْمٍ مِنَ الْعُلُوْمِ بَلْ يَعُمُّ الْعُلُوْمَ كُلَّهَا فَاِنَّ مَسَائِلَ كُلِّ عِلْمٍ عَلٰى مَرَاتِبَ مُخْتَلِفَةٍ بَعْضُهَا وَاضِحٌ لَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهِ الْغَلَطُ لِاَحَدٍ مِمَّنْ نَظَرَ فِيْهِ وَبَعْضُهَا يَتَطَرَّقُ الْغَلَطُ اِلَيْهِ كَثِيْرًا لِمَنْ لَمْ يُحْسِنْهُ وَتَعْلِيْمًا وَالنَّاسُ فِيْ مَهَارَةِ الْفُنُوْنِ اَيْضًا عَلٰى مَرَاتِبَ مِنْهُمْ مَنْ رَتَّبَ بِاجْتِهَادِهِ الْمَسَائِلَ وَنَصَبَ لِثُبُوْتِهَا الدَّلَائِلَ حَتّٰى اَتَمَّ الْفَنَّ وَكَمَّلَ هُمْ اَهْلُ الْاِجْتِهَادِ وَرَاَيُهُمْ اَوْثَقُ الْاٰرَاءِ فِيْ ذَالِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ وَقَفَ عَلٰى مَسَائِلِ الْفَنِّ وَدَلَائِلِهِ لٰكِنَّهُمْ لَمْ يَبْلُغُوْا رُتْبَةَ الْاِجْتِهَادِ

من يجمع المسائل ولا يعرف الدلائل ويعتمد في صحتها على الفئة الأولى أو الثانية
فمن لم يرزق الوقوف على مسائل علم بدلائله كيف يمتنع منه ما لم يعتمد على ماهر
كامل وهذا الاعتماد كما يجري في الصرف والنحو والحساب والطب فإنه يأخذ
أمور الإعراب من النحوي من لا مهارة له في علم النحو وأمر العلاج يطلب من
الطبيب كذلك في الفقه فإن من لا يعلم الفقه لا بد له أن يعتمد على الفقهاء المهرة
الموثوقين بالفقاهة كأبي حنيفة والشافعي مثلا وإذا سمعت هذا فنقول إن التقليد
في الأعمال الواجبة واجب لا محيص عنه فإن العمل موقوف على العلم به والعلم
بشرائطه ولا يتيسر هذا الأمر لفاقد المهارة إلا بالتقليد فالتقليد ههنا مقدمة
الواجب ومقدمة الواجب واجبة فالتقليد واجب ويظهر بما تلونا إليك أن
الأوامر الواردة في النصوص مثل أقيموا الصلوة وآتوا الزكوة كما أوجبت الوضوء
وإخراج الماء من البئر كذلك أوجبت التقليد وهذا المقام يقتضي بسطا في الكلام
إن اشتهيته فعليك بالمراجعة إلى ضميمة منيفة في هذا المرام أفادها الفاضل
الخبير الراسي مولى الأداني والأقاصي مولانا **محمد عبد العلي** المدراسي أدام
ظله رب الأناسي فإنه أظهر ما هو الحق فيها ودمغ الباطل وبين ما هو الصواب
وأزهق الباطل كيف لا وكلامه في بحث وجوب التقليد وضرورته مبسوط كثير
السؤال والجواب وطويل الذيول والأذناب بإسنة لآل النصوص الصريحة على وجه
حسن قبول القريحة وآخر دعوانا أن الحمد لله رب
العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله
أجمعين - ذبره عبده محمد فاروق أبو الخير باكوتي

جاء الفاروق الكامل فارقا بين الحق والباطل

(ترجمہ) اس زمانے مین یہ آفت بپا ہوئی ہی کہ لوگون مین جھگڑے اور بدزبانیان پھیل گئی ہین

جسکی وجہ سے لڑائی اور جنگ وجدال تک نوبت پہونچ گئی اور تباغض وتحاسد مسلمان بھائیون مین شائع ہوگیا - اور اس بغض وعناد نے خلت باہمی کی رسیون کو کاٹ ڈالا - اسکی وجہ یہ ہی کہ دین مین مفسدین نے دخل دیا - اور اپنے حیلون سے مسلمانون کی بندھی ہوئی جماعت کو متفرق اور پریشان کر ڈالا - اور انہین عداوت کی آگ بھڑکا دی - اور فساد کو بڑھا دیا - اور بہت سے لوگون کو سیدھے راستے سے ڈگا دیا - منجملہ انکے حیلون کے ایک حیلہ یہ ہی کہ وہ یہ بات کہتے ہین کہ مجتہدین کی تقلید مسلمان کیلیے کچھ ضرور نہین ہی - اور یہ تو ظاہر ہی کہ عموماً لوگون کی طبیعتین آزادی پسند واقع ہوئی ہین اور انکی خواہش طبعی یہ ہی کہ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو یہ سنتے ہی انھون نے اپنے بزرگون کی اطاعت کو قطعاً چھوڑ دیا آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فتوحات دین کے برکات سے محروم ہوگئے اور نفائس فیوض سے بے بہرہ - اور مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ کھلی ہوئی گمراہی ہی اور دین مین بہت بڑا مفسدہ - آج تک کسی اہل عقل ودانش نے اپنے بڑون کی اتباع اور پیروی کو نہین چھوڑا - اور جن مسائل کو اشکال اور دقت کی وجہ سے وہ نہ جان سکے ضرور اپنے سے زیادہ جاننے والے سے دریافت کر لیا - اور اسی پر برابر عمل جاری رکھا - اور مین سخت حیران ہون کیا انہین اتنا نہین معلوم کہ تقلید تو صرف اسکا نام ہی کہ جس علم وفن مین جو شخص زیادہ ماہر ہو اُس مین اُسپر وثوق کر لینا کہ یہ علم اس شخص کو خوب آتا ہی اور اُسی کے کہنے کے موافق عمل کرنا - اب خواہ وہ علم صرف ہو خواہ علم نحو خواہ علم حساب خواہ علم طب خواہ علم فقہ - مثلاً جو شخص مسائل نحویہ سے ناواقف ہی وہ اپنی تشفی نحوی سے کریگا اور جو مریض ہی وہ طبیب سے نسخہ لکھوائیگا اور اگر اپنی رائے پر چلیگا ہلاک ہو جائیگا اسلیے کہ مریض کی رائے بھی مریض ہوتی ہی - جب سب علوم کی یہی حالت ٹھیری تو جس شخص کو اتنا ملکہ نہو کہ مسائل کو دلائل سے مطابق کر سکے اُسکو بھی حکم کے معلوم کرنے مین ایک بڑے ماہر فقیہ سے اُسکا پوچھ لینا بہت ضروری ہی ورنہ گمراہی کا خوف ہی

پس حاصل کلام یہ ہی کہ تقلید ایک ایسی چیز ٹھیری کہ جسکی ہر علم مین ضرورت ہی خصوصاً علم دین مین جس پر مدار کار اسلام کا ہی اسمین آزادی اختیار کرنے سے دین مین بڑے بڑے رخنے پڑ جاتے ہین اور بدون احتیاط کے کسی مسئلے پر عمل نہین ہو سکتا پس خلاصۂ کلام یہ قرار پایا کہ تقلید واجب ہی کیونکہ تقلید مقدمۂ واجب ہی اور مقدمۂ واجب واجب ہوتا ہی اور یہ اصول سے ثابت ہی اور علاوہ اسکے جو دلائل وجوب تقلید کو ثابت کرتے ہین اس کتاب کے ضمیمہ تنبیہ الوہابیین مین تفصیل موجود ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے اللہ تعالیٰ اُسکے مؤلف کو جزائے خیر دے

صورة ما كتبه على هذا الكتاب العالم الفاضل المستطاب مقتدى الشيخ والشاب مجمع المكارم والآداب مولانا شاه امانت الله الفصيحي الحنفي الغازيفوري في ابنه ذو المجد المعنوي والصوري مولانا محمد ابو الخير القادري مد ظلهما العالي ما تعاقبت الايام والليالي

الحمد لله رب العالمين والصلوة على شفيع المذنبين وآله وصحبه اجمعين اما بعد فلما سرحت نظري وغايرت بصري في ضميمة الفتح المبين من اولها الى آخرها طلقا طلقا وجدت ما فيها من اثبات وجوب التقليد حقا حقا وموافقا للقرآن الازهر والحديث الابهر والاجماع الاظهر والقياس الاشهر فان هذه الرسالة العجيبة والمقالة الغريبة قليلة المباني وكثيرة المعاني وفي الظاهر مختصرة صغرى وفي الباطن مطولة كبرى حصرت عن ادراك دقائق حقائقها اذهان النبلاء وتحيرت في مدارك حقائق دقائقها وجدان النبهاء تمت بتأييد المقلدين كلماتها ودلت على اثبات التقليد آياتها تنحل بها مشكلات الفقه والاحكام وتنكشف بها على الطلبة معضلات شريعة الاسلام سطورها عقود الجمان وحروفها نقود الفيضان كيف لا ومؤلفها اسوة المحققين زبدة المدققين قسطاس نظام العلم والايقان نبراس صراط اليقين والايمان الفاضل الراسي العالم المدراسي مولانا



محمد عبد العلي الآسي مد الله تعالى ظلال فيوضه على فروق الخلق ودؤوس الاناس حرره العبد الضعيف الفقير محمد امانت الله الفصيحي الغازيفوري تجاوز الله عن ذنبه المعنوي والصوري

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم

تمام دنیا کے مقلد مسلمانون کو علی العموم اور ہندوستان کے حنفی اہل اسلام کو علی الخصوص خرده جان بخش دل افزا خوشخبری روح پرور عشرت انتہا کے ساتھ مبارکباد ہو جیو کہ الحمد للہ تم الحمد للہ کہ یہ کتاب جواب پسندیدہ شنشاب ایمان کی شیرینی مین غیرت حلاوت انگبین ہر آیت کی روشنی مین رشک ضیای ماه مبین یعنی تنبیہ الوہابیین منکران تقلید کے رد مین بھگانیوالی تلوار ہو بلکہ جگانیوالی للکار ہی

واضح ہو کہ ظفر المبین مین اور یہی حضرت کی کارروائی ہو ۔ کب سلیقہ ہو فلک کو ستمگاری مین کوئی معشوق ہو اس پردہ زنگاری مین ۔ کیونکہ شیخ محی الدین تو مسلم تواس قابل نہ تھے کہ اہل علم انکی تالیف کے جواب کے درپی ہوتے وہ بیچارہ تو اردو خوان کتب فروش تھا میزان منشعب بھی پڑھا نہ تھا اور فقہ سے تو محض بے بہرہ ورنہ ظفر المبین مطبوعہ ۱۳۰۶ھ کے صفحہ ۹۶ مین بجای عقود و فسوخ کے عقود و فسوق قاف سے نہ لکھتا اگر کاتب کی غلطی ہوتی تو غلطنامہ مین داخل کرتا بلکہ طبع بار دوم ۱۳۰۹ھ کے صفحہ ۲۴۳ مین بھی یہی فسوق بالقاف لکھدیا اور پھر دوبارہ بھی غلطنامہ مین داخل نکیا داخل کیا خاک کرتے کہ انکو اسکے سمجھنے کی تمیز ہی نہ تھی وہی مثل کہ ۔ خود غلط انشا غلط املا غلط ۔ چونکہ وہ تالیف درپردہ اور صاحبون کی تھی اور بعض ملامت شیخ موصوف بنایا گیا اسلیے اصل مین جواب بجواب انکا ہی لیس اب مخاطب وہی صاحب ہین جو درپردہ ٹٹی کی آڑ مین شکار کھیل چکے اور ہمارے اس دعوے پر انکے گروہ کے پیشوا صاحب اشاعة السنہ شاہد عادل ہین چنانچہ انھون نے پرچہ اشاعة السنہ جلد چاردہم نمبر ۱۲ بضمن مباحثہ بٹالہ مولوی محمد حسین صاحب امروہوی مرزائی کی نسبت یہ دعوی کیا ہو کہ وہ منشی آدمی ہین اور تصنیف کرنے سے مولوی ہونیکا استحقاق انکو حاصل نہین ہو سکتا کیونکہ ایسے کام وہ بھی کرتے مین کہ جو بالاتفاق مولوی نہین ہین چنانچہ عبارت اشاعة السنہ کی بعینہ نقل کیجاتی ہو جو صفحہ ۳۵۵ پرچہ مذکور مین موجود ہو وہی ہذہ ۔ لہذا وہ اب ہمارے خیال مین مولوی (عالم) کہلانے کے مستحق نہین ہین صرف منشی کہلانیکا حق رکھتے ہین کیونکہ اردو فارسی یا کسی دوسرے شخص یا تراجم کی مدد سے عربی کتابون کی فہرستین دیکھکر انسے مضامین اور مسائل نکال لیتے ہین اور انکو غلط یا صحیح عبارت سمجھنے اور انشا پردازی پر بالکل قدرت نہین اور یہ امر شاید کسی کے نزدیک محل نزاع نہوگا کہ اس طور پر کتابین دیکھکر کچھ لکھ لینا علماء (مولویون) سے مخصوص نہین ہو یہ کام وہ لوگ بھی کرتے ہین جو اتنا نہین جانتے کہ علم یا مولوی کیا لفظ ہو ۔ اسم ہو یا فعل اور اسکے لغوی معنی کیا ہین اور اصطلاحی کیا ۔ اسکی تمثیل مین ایسے بہت شخاص کو ہم پیش کر سکتے ہین جنکو ہمارے مہربان منشی صاحب بھی مولوی نہ کہینگے اور معہذا وہ صاحب تصانیف ہین ازانجملہ ایک شخص شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب لاہوری ہین جو بڑے بڑے ضخیم کتب ظفر المبین اور جامع المبین وغیرہ ہمارے شاگردون غلام حسین لاہوری اور اردو تراجم کی مدد سے تصنیف کرکے تمام شائع کر گئے ہین اوران تصانیف کو دیکھکر پنجاب سے باہر اور دور کے بلاد ہندوستان مدراس بمبئی ۔ برہما ۔ آسام ۔ رنگون وغیرہ کے لوگ انکو مولوی اور عالم سمجھے مین یقت وہ بیچارے میزان منشعب بھی پڑھے نہ تھے اور ماضی مضارع کے معنی نہ جانتے تھے

کہ لامذہبون نے سنتے ہی سوای گردن جھکانے کے چارا نہ دیکھا اور جواب دینے کا یارا نہ دیکھا کہ ہر حرف اسکا اثبات مدعا مین دلیل ساطع ہی اور ہر لفظ اسکا الزام خصم مین برہان، قاطع تحقیق مسائل شرعیہ تدقیق دلائل فرعیہ تائیدِ دین تقویت مقلدین احقاق حق و ابطال باطل اثبات مطلب رد ایراد لاطائل مذہب مختار حنفیہ کی ترجیح دفع نقض و جرح کی تنقیح اقوال متناقضہ مین تطبیق امور متباینہ مین وجہ توفیق مطلب کی تائید اعتراض کی تردید الزام کا دفع تعارض کا نفع سوال کا جواب جواب کا صواب جعلیون کی پردہ دری فریبیون کی جنگ زرگری مقلدون کا انصاف لامذہبون کا اعتساف اسلام کی خوبی ایمان کی محبوبی فساد کی اصلاح اتفاق کی صلاح اہل حدیث حال کا احداث فی الدین اہل تقلید سلف کا مسلک شرع متین سفہا کی ناحق کوشی فقہا کی حق نیوشی سب کچھ بحر زخار کو اس کتاب کے مختصر کوزے مین حضرت فاضل مدراسی مولانا محمد عبد العلی صاحب آسی نے بھر دیا اور غیر مقلدین کے اعتراضات رد تقلید کو کعصف ماکول کر دیا دین حنیفی مین تقلید حنفی کی ضرورتین بتا دین اور ترک تقلید مین فساد دین کی صورتین دکھا دین سچ پوچھیے تو ہم مقلدون کو دشمن تقلید کی فوج پر غالب آنیکے واسطے ایک ہتھیار عنایت فرمایا بلکہ جہاز تقلید کے ڈوبتے ہوون کا بیڑا پار لگایا جزاہ اللہ خیر العطایا و دفع عنہ البلایا پس عموماً سب برادران تقلید اور خصوصاً ہمارے تمام حنفی بھائیون کو ضرور چاہیے کہ ہر ایک اس گوہر شب چراغ کی جیتی جاگتی روشنی سے اپنے اپنے گھرون کو روشن اور منور رکھے جس سے غیر مقلدی کی ظلمت اور لامذہبی کی کدورت بالکل دور ہو جائے اور مثل روز روشن کے ہر ایک مقلد کا سینۂ بے کینہ تقلید ائمہ مجتہدین کے پرتو انوار ہدایت آثار سے پرنور ہو جائے اور ساری بے قیدی مذہب کی تیرگی کافور ہو جائے بلکہ اس سے ہر گھر کا چراغ ایمانی مثل شعلۂ طور ہو جائے اور پھر کبھی کسی سوء عقیدت فقہ و فقہا کی تاریکی اس کتاب آفتاب جہانتاب کے سامنے اپنا کالا منہ نہ دکھائے آمین یا مجیب الداعین

ذبرہ العبد الفقیر الی رحمۃ اللہ الغنی القدیر محمد ابو الخیر الفضیحی القادری الحنفی النعمانی فیقوری

ماشاء اللہ جناب مولانا اولانا مقتدانا شاہ محمد ابو الخیر صاحب سجادہ نشین غازی پوری نے عجیب انداز سے سجے مضمون کی تقریظ لکھی ہے اور داد تحقیق مؤلف ضمیمہ کی دی ہے کہ ہر فقرہ فصاحت کا بحر زخار ہے اور ہر مضمون در مکنون شاہوار ہے اللہ بس باقی ہوس

اور اس امر کو آپ بھی جانتے اور مانتے ہونگے نہین جانتے تو لاہور اور امرتسر کے لوگون سے معلوم کر سکتے ہین اور خود بلاغ المبین کے شمولہ اور ملحقہ تقریظ مولوی ابو عبد اللہ غلام علی قصوری مرحوم کو دیکھ سکتے ہین اسمین مولوی صاحب مرحوم بمقام تعریف کتاب مین اس امر کو جتا چکے ہین انتہی بکلامہ پس مؤلف ظفر المبین کی جہالت دریافت کرنے کے واسطے یہ مختصر تحریر کافی و بس ہے باقی سب ہوس ہے۔ حررہ الفقیر الحقیر محمد امیر عفا عنہ اللہ القدیر

تحریر خامۂ علامۂ نحریر مولانا جناب مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفے علیہ التحیۃ و الثنا و علی آلہ اہل الہدی و التقے ظاہر ہو کہ عاجز نے بھی اسی کتاب ناصواب مجموعۂ اوہام شیاطین ظفر المبین کے جواب مین ایک کتاب مبسوط بنام نصرۃ المجتہدین تصنیف کی ہے جو شائقین کی کثرت خریداری سے دوبارہ چھپی ہے اور یہ فتح المبین بھی جا بجا سے میرے مطالعہ مین آئی خوب ہی جواب دندان شکن ہے اور اثبات تقلید مین اسکا ضمیمہ تو غیر مقلدی کا بیخ کن ہے چونکہ یہ کتاب جید فوائد حسنہ مالا مال ہے اور عوائد مستحسنہ کے لحاظ سے بے مثل و بے مثال ہے اور اپنی گرانمایگی اور بلند پایگی کے شواہد حقہ صادقہ کو کدعوی الشئ بالبینات و البراہین الناطقۃ باوضح الآیات اپنے ساتھ لیے ہوے ہے اسلیے مین اسکی توصیف اور اسکے ضمیمے کی تعریف مین زیادہ خامہ فرسائی ضروری نہین سمجھتا ہون ناظرین خود دیکھ لینگے کہ اسمین ہر ایک نے اپنے خامۂ خارا شگاف کی نیزہ بازی اور اپنے مخالفین بئس القرین کی زہرہ گدازی مین کیسی قدر اندازی سے کام لیا ہے کہ اہل وفاق کیا اہل نفاق مین بھی اپنا نام کر دیا ہے بلکہ دشمنان امام صاحب کے منہ مین خاک اسکات کو بھر دیا ہے پس اب اس کتاب سے پوری امید کیجاتی ہے کہ یہ ان خودسران سر در ہوا کے تعصبات کو جنکے دماغ مین ہمز و لمز اکابر کی فاسد ہوا بھری ہوئی ہے دھوئین کیطرح اڑا دے اور جنکی آنکھین لمعات تقلید سے خیرہ اور جنکے قلوب زنگ ریوب سے تیرہ ہو رہے ہین انکو اپنے صیقل تعلیم سے جلا دیکر کالمنور علی شاھق الطور چمکا دے حق یہ ہے کہ ایسے زمانۂ شر القرون مین جن اہم مسائل کی ضرورت تھی انکی بجا آوری مین صاحب فتح المبین و صاحب ضمیمہ کو ایک حد تک کامیابی ضرور ہوئی کہ اکثر متعصب لامذہبون اور شدید بدمذہبون کے قلوب قاسیہ سے تقلید امام ہمام و فقہ و فقہا کی بدظنی دور ہوئی اگر اب بھی یہ لوگ حق ظاہر ہو جانیکے بعد باطل پر اڑے رہینگے تو چاہ ضلالت مین پڑے رہینگے۔ العبد الراجی رحمۃ الصمد وکیل احمد عفی عنہ الاحد

الحمد لله رب العالمین کہ یہ کتاب فتح المبین مع تنبیہ الوہابیین ہم حنفی بھائیون کے واسطے حدیث وفقہ کا ماخذ ہی اور اصول مسائل کا فتاوی۔ حررہ الفقیر الحقیر محمد حبیب الحق الپھلواروی ثم العظیم آبادی

بے شک یہ کتاب مستطاب غفیون کے واسطے نہایت کارآمد اور ضروری ہی ہر مقلد کو چاہیے کہ ایک ایک نسخہ اسکا اپنے پاس رکھے جس سے ہمیشہ لامذہبون پر فتحیاب رہے اور اُنکے پھندے مین نہ پھنسے اور ان بادلیل مسائل کے عقیدت جازم سے قدم نہ ڈگے حق تعالی اسکے مؤلف کو جزائے خیر عنایت کرے۔ حررہ المحتاج الی الله محمد عبد الله سلمہ الله وعفاہ

تقریر دلپذیر جناب مولانا مقتدانا محمد اشرف علی صاحب صدر مدرس جامع العلوم کانپور

بعد الحمد والصلوۃ ضمیمہ فتح المبین مین مسائل اثبات تقلید کا اس عاجز کے مطالعہ مین آیا جسکی تقریر پسندیدہ ہر صغیر وکبیر کو مفصل مدلل وکافی ووافی پایا + جزی الله تعالی المصنف جزاءً تاماً + وجعل نفعہ شاملاً عاماً + چونکہ اجمال بعد التفصیل کا اقرب الی الضبط ہونا مسلم ومعلوم ہی + اسلیے اس مقام پر ایک مختصر تقریر ضرورت تقلید مین بطور فذلکہ کے مرقوم ہی وھو ھذا \ احکام شرعیہ عملیہ دو قسم پر ہین منصوص وغیر منصوص اور منصوص کی دو نوع متعارض وغیر متعارض اور متعارض کی دو قسم معلوم التقدیم والتاخیر غیر معلوم التقدیم والتاخیر پس احکام منصوصہ غیر متعارضہ یا متعارضہ معلومۃ التقدیم والتاخر مین نہ قیاس جائز نہ کسی کے قیاس کا اتباع جائز۔ لقولہ تعالی وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ولقولہ تعالی إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ اس ظن سے مراد وہی ظن ہی جو مقابل نص کے ہو اور احکام غیر منصوصہ یا منصوصہ متعارضہ غیر معلومۃ التقدیم والتاخیر مین یا تو کچھ عمل نکریگا یا کچھ کریگا اگر کچھ نہ کیا تو مخالفت نص أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى۔ اور أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا۔ کی لازم آئیگی اگر کچھ کیا تو بدون علم یا تعیین کسی جانب کے عمل ممکن نہوگا۔ پس علم یا تعیین حکم نص سے تو ہو نہین سکتی لعدم النص فی الاول وللتعارض من غیر علم بالتقدیم والتاخیر فی الثانی ضرور علم یا تعیین قیاس سے ہوگی۔ پس یا قیاس ہر شخص کا شرعاً معتبر ہی کہ جو کسی کی سمجھ مین آئے یا بعض کا معتبر ہی بعض کا نہین۔ کل کا تو نہین سکتا لقولہ تعالی وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ پس بعض کا معتبر ہوگا بعض کا نہوگا جسکا معتبر ہی اُسکو مجتہد ومستنبط

کہتے ہین اور جسکا معتبر نہین اُسکو مقلد کہتے ہین پس مقلد پر ضرور ہوا کہ کسی مجتہد کی تقلید کرے لقولہ تعالی وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ۔ اب جاننا چاہیے کہ ایمہ اربعہ کے تاریخی حالات سے بالقطع معلوم ہی کہ وہ تحت عموم مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ داخل ہین پس اُنکا اتباع بھی ضروری ہوا۔ رہی یہ بات کہ مجتہد تو بہت سے گذرے ہین کسی دوسرے کی تقلید کیون نہ کیجائے اسکا جواب یہ ہی کہ اتباع سبیل کے لیے علم سبیل ضروری ہی اور ظاہر ہی کہ بجز ایمہ اربعہ کے کسی مجتہد کی سبیل تفصیل جزئیات وفروع معلوم نہین۔ پس کیونکر کسی کا اتباع ممکن ہی پس انحصار مذاہب اربعہ مین ثابت ہوا۔ رہی یہ بات کہ ان چارون مین سے ایک ہی کی تقلید کیون ہوا اسکی وجہ یہ ہی کہ مسائل دو قسم کے ہین متفق علیہا مختلف فیہا مسائل متفق علیہا مین تو سب کا اتباع ہوگا مسائل مختلف فیہا مین سب کا تو ہو نہین سکتا بعض کا ہوگا بعض کا نہوگا پس ضرور ہی کہ کوئی وجہ ترجیح کی ہو سو حق تعالی نے اتباع کو انابت الی الله پر معلق فرمایا ہی جس امام کی انابت زائد معلوم ہوگی اُسکا اتباع کیا جائیگا اب تحقیق زیادہ انابت کی یا تفصیلا کیجائیگی یا اجمالا۔ تفصیلا یہ کہ ہر فرع وجزئی مختلف فیہ مین دیکھا جائے کہ حق کس کی جانب ہی اجمالا یہ کہ ہر امام کے مجموعہ حالات وکیفیات پر نظر کیجائے کہ غالباً کون حق پر ہوگا اور کس کی انابت زائد ہی صورت اولے مین علاوہ حرج اور تکلیف مالا یطاق کے مقلد مقلد نہ رہا بلکہ اپنی تحقیق کا متبع ہوا نہ دوسرے کی سبیل کا وہو خلاف المفروض پس صورت ثانیہ متعین ہوئی کسی کو امام ابو حنیفہ رح پر اونکے مجموعہ حالات سے یہ غالب ظن واعتقاد راجح ہوا کہ یہ منیب ومصیب ہین۔ کسی کو امام شافعی رح پر کسی کو امام مالک رح پر کسی کو امام احمد بن حنبل رح پر۔ اسلیے ہر ایک نے ایک ایک کا اتباع اختیار کیا۔ اور جب ایک کے اتباع کا بوجہ علم بالانابۃ اجمالاً التزام کیا گیا اب بعض جزئیات مین بلا کسی وجہ قوی یا ضرورت شدیدہ کے اُسکی مخالفت مین شق اول عود کریگی وقد ثبت بطلانہ۔ پس بحمد الله تقریر بالا سے وجوب تقلید مطلقا وتقلید ایمہ اربعہ خصوصاً وانحصار فی المذاہب الاربعۃ ووجوب تقلید شخصی وبطلان تلفیق کالشمس فی کبد السماء واضح ہوگیا ورنہ خرط القتاد والکلام فیہ طویل وفیما ذکرناہ کفایۃ لطالب الرشاد انشاء الله تعالی والله تعالی اعلم وعلمہ اتم۔



تقریظ ماقل و دل علامۂ اجل مولانا حافظ شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی عم فیضہم

بعد الحمد للہ وحدہٖ والصلوۃ علی النبی لا نبی بعدہٗ مین نے اس کتاب کو اکثر مقامات سے دیکھا بے شک مخالفین حنفیہ کے رد شبہات کے لیے ایک کافی ذریعہ ہی اور منکرین ایمۂ مجتہدین کے دفع توہمات کے واسطے ایک عمدہ وسیلہ ہی واللہ اعلم نمقہ محمد حسین المحب للہی الالہ ابادی غفر لہ اللہ



قد تشرفت بمطالعۃ ہذا الکتاب المستطاب فرأیت ان مؤلفہ الفاضل الکامل قد میز القشر من اللباب واتی فیہ بما افحم بہ اہل الزند قۃ والارتیاب جعل المولی سبحانہ سعی مؤلفہ العلام مشکورا وجزاہ یوم الجزاء من فضلہ جزاء موفورا کتبہ الحقیر فرحت اللہ

الحمد للہ وکفی والصلوۃ علی عبادہ الذین اصطفی۔ جہان بڑے بڑے عالمون اور فاضلون نے اس کتاب پر تقریظین لکھین اور مہرین کردین وہان ایک مجھ ایسے طالب العلم کم فہم کی تحریر کا کیا اعتبار اور کیا شمار لیکن جہان گل ہی وہان خار ہی اور جہان گنج ہی وہان مار ہی ظلمت سے نور اور نور سے ظلمت کا ظہور لہٰذا اُن لوگون کی عبارت اگر بمنزلۂ عقد لآل ہی تو یہ خزف ریزہ و سفال ہی اگر وہ کمال ہی تو اس نقصان کا شامل حال ہی ؎ اُحِبُّ الصَّالحِینَ وَلَستُ مِنہم + لعلّ اللہ یرزقنی صلاحا +
پس ایک مدت مستد سے میرا خار خلجان دامنگیر اطمینان تھا کہ جب تقلید شخصی کے واجب ہونے کا ثبوت کسی نص صریح الدلالت سے نہین ملتا تو تارکِ تقلید کا گنہگار ہونا کیونکر نکلتا ہی مگر مؤلف ضمیمۂ تنبیہ الوہابین پر ؎ ہزار آفرین صد ہزار آفرین + کہ در کار ما کرد کار این چنین + یعنی جب اُنھون نے تقلید شخصی کے وجوب کو نص صریح سے ثابت کر دکھایا تو اب قول فقہا کا آثم ہونا تارک تقلید پر بخوبی صادق آیا جیسا کہ صاحب بحر الرائق نے رسالۂ ترصیع کے کتاب الاحسان مین جاوی سے نقل کیا ہی واما الذی لم یکن من اہل الاجتہاد فانتقل من مذہب الی مذہب من غیر دلیل فہو المذموم الآثم المستوجب للتادیب والتعزیر لارتکابہ المنکر فی الدین



تقاریظ و دستخط و مواہیر علمای مشاہیر گجرات و سورت و بمبئی وغیرہ زید فضلہم

حامدًا ومُصلیًا مین نے اس کتاب فتح المبین کو جا بجا دیکھا اسکے مصنف عمدۃ العلما مولانا محمد منصور علیخان صاحب سلمہ الواہب نے وہابیان لامذہب ظاہری المشرب بلکہ مذبذب کے رکیک اعتراضون کا قرآن و حدیث سے خوب ہی جواب باصواب دیا اور حنفیہ کے مسائل کو سنت و کتاب سے ثابت کیا علی الخصوص مولانا محمد عبد العلی صاحب آسی مدراسی زبدۃ الفقہاء والمحدثین مصنف ضمیمۂ تنبیہ الوہابین نے تو قرآن و حدیث سے مسائلۂ وجوب تقلید کو ایسا ثابت کیا اور مدعیان عمل بالحدیث کو مخالف حدیث کا ایسا الزام دیا کہ آجتک کسی سے ایسا مشکل کام معرض ظہور مین نہین آیا جزاہما اللہ رب البرایا ووقاہما عن جمیع الآفات والبلایا
حررہ الفقیر محمد عبید اللہ عفا اللہ عنہما جناہ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ

مہر مولانا محمد صالح صاحب | مہر مولانا محمد عمر صاحب | مہر مولانا مرید غوث صاحب | مہر مولانا سید زین الدین صاحب

اس کتاب مین ہر ایک جواب موافق مضمون حدیث و کتاب ہی لہٰذا لامذہبون کو چاہیے کہ اپنی لامذہبی سے توبہ کر کے حقیت تقلید کی راہ راست پر آئین اور حق کی طرف ہو جائین تا کہ دنیا مین نیکنامی اور آخرت مین اجر جزیل پائین نمقہ العبد الآثم محمود بن ملا محمد ہاشم السورتی عفی عنہ

مہر مولانا فتح الدین صاحب | مہر مولانا محمد عبد القادر صاحب | مہر مولانا ابو الفتح صاحب | مہر مولانا عبد القیوم صاحب

یہ کتاب مستطاب قرآن و حدیث کے دلائل سے مالامال ہی اور لامذہبون کا حملہ روکنے کے واسطے مذہب والون کی ڈھال ہی۔ کتبہ خادم العلما محمد کاظم عفی عنہ

ہم نے اس کتاب کو اکثر مقامات سے دیکھا تو سبحان اللہ کیا کہنا کہ تحقیق سے پُر ہی بلکہ دریای تدقیق کا بے بہا دُر ہی

حقیر فقیر سراپا تقصیر سید عبد القادر بن سید حسن عفی عنہ



نمقہ الحقیر الفقیر الی اللہ الصمد شیر احمد القادری



چونکہ اس کتاب مستطاب پر بڑے بڑے اکابر دین اور علمای کاملین نے مہرین کردین اور تقریظین لکھین کہ ہر ایک جواب اسکا باصواب ہی بلکہ موافق حدیث وکتاب ہی لہذا اب کوئی منکر اسکی حقیت سے انکار کرے تو وہی مثل کہ آفتاب پر خاک ڈالنا ہی اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ ماننا ہی غرض کہ صدہا عالمون نے اس کتاب کے معتبر ہونے پر اتفاق کیا ہی تو کسی معاند بد اندیشہ و حاسد فساد اندیشہ کے نفاق و انکار سے کیا ہو سکتا ہی پس یہ کتاب باصواب اور اسکا ضمیمہ لاجواب دفع مطاعن معاندین و قمع مظان مخالفین کے لیے کافی ہی اور قلوب قاسیہ کے واسطے شافی حق تعالے مؤلف فتح المبین و مصنف ضمیمہ تنبیہ الوہابیین کو



تمام مقلدین حنفیہ کی طرف سے جزای خیر عنایت فرمائے اور ان دونون کتابون کی برکت سے منکرون اور گمراہون کو راہ راست پر لائے اور انکو زمانی اور مکانی اور زمینی اور آسمانی ہر آفت سے بچائے آمین - کتبہ سید عالم معروف عبد الحق ہزاردی مقیم کٹھور ضلع سورت

واقعی یہ کتاب فتح المبین مع ضمیمہ تنبیہ الوہابیین غیر مقلدون کے رد کے لیے محققانہ جواب ہی اور ہر ایک مسئلہ اسکا بر طبق سنت وکتاب ہی یہ طائفہ محدثہ عجب گروہ مبتدعہ ہی کہ انکی بدعت معتزلہ و خوارج و روافض کی بدعت کا مجموعہ ہی بلکہ اس سے بھی اسکا درجہ بڑھا ہوا ہی اور انکا مذہب تعصب نفسانی سے بھرا ہوا ہی یہ اپنے زعم باطل مین تمام مقلدون کو کافر اور مشرک جانتے ہین اگر کوئی لامذہب صاحب کہین کہ یہ بالکل جھوٹ اور ہم لوگون پر بہتان اور سراسر اتہام ہی تو ہم ابھی ڈنکے کی چوٹ اس دعوے کو دلیل و برہان سے ثابت کرکے دکھا دیتے ہین کہ خواہ مخواہ سلف صالحین کے خلاف مقلدون کے مقابلے مین انکا اپنے تئین محمدی اور موحد کہنا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ تمام اہل تقلید غیر محمدی یعنی کافر اور غیر موحد یعنی مشرک ہین معاذ اللہ منہ

بس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی		کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان ست بورانی

اور نیز دوسری تحقیق نسبت محمدی کی جو علامۂ آسی فاضل مدراسی نے ضمیمہ تنبیہ الوہابیین کے صفحہ ۲۶۹ مین بیان فرمائی ہی سچ پوچھیے تو آئینۂ حقیقت مین وجہ ملقب محمدی کی صورت دکھائی ہی تا مقلدین ہوشیار ہو جائین اور ان غیر مقلدین کے دام فریب مین نہ آئین پس اس کتاب کی برکت سے یقین ہی کہ بہت سے مبتلای مرض ترک تقلید شفایاب ہوان وما ذلک علی اللہ بعزیز حررہ الفقیر ہدایت اللہ العمری





بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُذِلِّ الْمُفْسِدِیْنَ وَمُضِلِّ الْمُعَانِدِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُنْذِرِیْنَ لِاَعْدَاءِ الدِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ **امابعد**

مقام عبرت ہی کہ اب تو بیہودہ گو ہرزہ سرا اور محض نافہم جاہلون کے ہاتھ مین قلم آگیا ہی جو چاہتے ہین لکھتے ہین چھپواتے ہین تبرا اور لعن اور طعن ایمۂ دین و جملہ علمای سابقین ولاحقین پر اپنا پیشہ اور شیوہ قرار دیا ہی انکے منہ پر لگام دینے والا کوئی نہین کہ ایسے سرکش نالائق حیوانون کو آداب و تہذیب کے چابک سے درست کرے چنانچہ ان دنون ایک رسالہ دیکھنے مین آیا نام اسکا ملاحظہ فرمائیے کہ رسالہ دار شتر بے مہار نے کیا رکھا ہی **فوس المحققین علی رؤس المقلدین** افسوس یہ بھی نہ سمجھا کہ کیسے بڑے بڑے ایمۂ دین اور بزرگان محققین مقلد گذرے ہین سب کے سرون پر کیسی بے ادبی کے تبر لگائے جاتے ہین مگر بے دین بے شرمون کو ڈر ہی کسکا ہی جو خوف کھائین یہ رسالہ چند چیزون کا مجموعہ ہی ایک یہ کہ ان علمای نامدار و فضلای کبار پر لعن و طعن اور گالی اور دشنام دہی کرنا جنکے روبرو صاحب رسالہ کے پیر مغان اور گرو گھنٹال اگر دس برس زانوی ادب تہ کرین تو آدمی بنجائین دوسرے جابجا مقامات پر ہٹ دھرمی اور بدظنی اور کج فہمی اور جہالت اسقدر ظاہر کرنا جسپر عوام لوگ بھی مضحکہ کرین تیسرے افترا و دروغ و بہتان بندی مین جوش بے حیائی سے کل دجالین و کذابین پر سبقت لیجانا جرأت و بے حیائی اس مجلس کی قابل تماشا ہی کہ مولوی **عبد القادر** صاحب بدایونی کو اسلام سے خارج کیا یعنی باتفاق علمای لکھنؤ و دہلی و پنجاب و مصر و شام و روم و عراق و حرمین شریفین کافر قرار دیا یہ اسکا انتقام لیا ہی کہ انھون نے